

هذه رسالة ميرزا كزلي مسماة

# كلام الصادق

ولمن يات برسالة مثلها فله انعام

الف من الورق غير مقلد

كان او من المقلدين

وانتها



قد طبع بفضل الله ورحمته في نجف ليس رسيا كوت

بها المني غلاف الفصيح مالك المطبع والحمد لله العالمين



# التنبية

أيها المكفرون الذين أصروا على تكذيبي وهو اجتمعتي جلايبي اعلموا هذا كما الله لهذه الرسالة تصديق  
امري وامركم فان كنتم لا تشاهدون عن سببكم ولا تخافون قهركم وتظنون انكم اعلام الشريعة <sup>والشياخ</sup>  
الطريق وعلما للملة وفضلاء الامم فانوا برسالتهم مثل المكنتم صايقين وان لم تفعلوا واد الله لم تفعلوا  
فا تقرأ الله الذي ترجعوت اليه واتقوا نارا انا كل احشأ المجرمين - واد الله اني ما الفت هذه الرسالة  
لكم فحوتكم واطفأ مشعلتكم وعونكم وكنتم اطيعون على رواية ذلتي ومساغ <sup>كيفية</sup> <sup>التي</sup> <sup>اروت</sup> ان اظهرت  
عليكم على المنصفين - فمشتت كتمانتي وقضيت من درج البيان لباغتي فان نأوتهم وانيتهم بكلام من مثله  
فلكم الالف بل ازيد عليه حشرين درهما للفا المبين - واد الله اني ما اري فيكم الا اجمال القرائح والاداء  
الماع والماع وما اري عندكم من ماء معين - واعجبني انكم مع كونكم خادى الوفاض من المعارف <sup>كيفية</sup> <sup>التي</sup> <sup>اروت</sup> ان اظهرت  
ولا تسعون ولا تتعجون حجة المتقين - فالذي بعثني لا ازالكم وانا ماكم لقد سئلت الله ان يحكم بيني وبينكم  
ويوهن كيد الكاذبين - وما عرضت عليكم درهما دينارا الا اختبارا فان نأضقتوني ففسدوا ففسدوا لكم  
حتما واعلم ان الله يفر بينكم ويرى الخلق جعلكم ويرىكم ما كنتم تكذبون وتستعلون مستكبرين - وقد <sup>نظمت</sup>  
هذه القصائد باربعين من غير احوال في بلدة عنبر سر وكان ثم شاهد عزي من المستدين - ولكني  
امهلهم الى شهرين من وقت اشاعت هذه الرسالة وارقب ما يحيون اولون الذين اوتوا من المشايخ  
ان شيخ الباطل التدعائي غضبا فنهضت اليه عجلا وقلت قم فاني ايتيتك الان ودانيتك بالمصالح للشهد  
وكنتي اعلم انه من قومه عيين - وهذه رسالتك قد اردت دقايق القرآن وضحت بطيب العرفان وسيتو اليه  
شرب من تسيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيمد ارج نسيم وتراوت برحمة حيين - لمعانها  
ازدت بالبحمان وصليت القلوب بالعيان وهيمت البلائل في صدره ورام المعاندين وكتبتها المثلا  
يتبع للعدل مطرح ولا للمراي سرح وليتبين الحق وليستبين سبيل المجرمين - وآخر دعوانا  
ان الحمد لله رب العالمين





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار - وتتبعه الافكار  
عن فهم كنهها يتابعه الليل من النهار - الذي جعل الناب القلبي ورسوله المصطفى  
الى مناديه الجفلى - من اهل الحضارة والفلا - والصلوة والسلام على  
حبيبه محمد خاتم النبيين وفخر المرسلين - الذي جاء بالحق والبراهين -  
واسعف الناس بحاجاتهم وليقم اصلاح العالمين - فكم من مخلوق الى  
الهوى دخل في الروحانيات - وكم من ذي لسان سليط - وغنيظ مستشيط  
صار من المهدبين المطهرين - اللهم فصل على هذا الرسول النبي الامي الذي  
فاق الرسل كلهم كمالاته - وحاز كل فضيلة في سيرة وصفاته - والف بيزقوا  
ايهم كانوا ياجون ولا يخلصون - واصالح قوما كانوا يشركون ولا يؤحدون - وطهر  
اناسيا كانوا يفجرون ولا يتقون - وينجون مطايا نفوسهم ولا يسبون



في سبيل الله ولا يتيقظون - وكان (صلى الله عليه وسلم) أمياً لم يقرأ شيئاً  
 من علوم الدنيا والدين وبلغ أشده في قوم أميين وعميين - ولم ير صلى الله عليه وسلم  
 وجه العالمين العارفين - بل لم يرم عزم جارة - ولا ظعن عن الفه وجارة -  
 ومع ذلك سبق العالمين والعالمين في عقله وعلومه وبركاته وفيوصنه وأتوانه  
 حتى غمرت مواهب هدايته المشارق والمغارب - والأجانب والأقارب -  
 واطال كل ذي ذيل ذيله إلى بركاته - وامتدت أيدي الناس إلى أفادته وخبراته  
 فإرى الناس سبيل السلام - ونجاهم من المسالك الشاغرة وطرق الظلم -  
 وطهرهم من شعب النفاق والشقاق والنزاع والمشاجرة وسبيل السلام و  
 بصر العميون - واحسن الظنون - ونجى المسجون - حتى ألقى فروع الناس  
 الاستسلام - وثبت جذبات كفرهم وثبت الأقدام - ونشطهم إلى الثبات  
 والاستقامة وأقام فالصبر وأمر وأسبغهم ومناداهم وتخير والمناخ - و  
 ردوا الورد النقاخ - وزكوا ومحصوا وطهروا حتى سموأخيار الناس - وخلصوا  
 من كل نوع النعاس - وكملا في العلم الباطني والخبر الروحاني إلى أن ارتعوا بالحق  
 الأكياس - وحصص فهم نور بينير الناس - وبدلت شيمهم وقرأتهم - ونور  
 نفوسهم ونشرت مدايهم - واعتلقوا بالنبى الكريم اعتلاق الأثام بالاعود  
 ولو اعنتهم من طرق الفساد إلى منهاج السداد - حتى وصلوا منازل القرب  
 والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا إلى كمالات قدرها الله للعباد -  
 فالحمد لله الذي هدى عباده بهذا الرسول النبى الامى المبارك واحيى به  
 العالمين



ابابعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر ایک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ  
 اس امت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور صحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو جان  
 کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرماتا ہے یہ عاجز ہی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر سبوت ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پہلے سے تھے  
 ان کے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جتنا  
 خاص غنائت الہی انکو عطا کر کے سیکو حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قدیم سے ناتمام اور  
 ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منہج اسرار کو کافر ٹھراتے رہیں اسی  
 راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے یہی قدم مارا اور حزب مخصوص قرآنیہ و حدیثیہ سمجھا لیا گیا۔  
 مگر ایک ذرہ بھی صدق کی روشنی ان کے دلون پر نہ پڑی بلکہ برعکس اس کو تکفیر اور تکذیب کے بارے میں  
 جوش کہلایا کہ نہ صرف فرکینے پر کفایت کی بلکہ اکفر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلو و ہم  
 پر فتوے لکھے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کہا کہ بلکہ مسجد میں جو خانہ خدائے بیکھر  
 اپنے ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ بشارت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں  
 مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاص کر انہیں سے جو میان محمد حسین بناوی  
 جن انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر میں کچھ خود نشان ہی دیکھوں تو میں ہرگز  
 مسلمان نہ سمجھوں گا اور ہمیشہ کافر کہتا رہوں گا چنانچہ بعض نشان بھی ظاہر ہوئے مگر حضرت بطالوی  
 صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دھوکے دیتے چنانچہ منجد ان  
 دھوکوں کے ایک یہی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور غیور علوم عربیہ سی بالکل بے بہرہ ہے اور مع  
 و جاہل اور مغتری جو خدا تعالیٰ سے بھی کچھ مدد نہیں پاسکتا اور اپنی عربی و انی کو بہت کروفر سے بیان  
 کیا تا اس ذبح سے اسکی عظمت لوں میں جم جاسکے اور اس عاجز کو ایک جاہل اور احمی اور علوم عربیہ



بیگانہ اور ملعون اور مغتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیکست فتنی کی بند ہو جائیں لیکن بحسب  
 قدرت خداوند تعالیٰ ہے کہ اس امر میں بھی شکست نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب انجیل ہم شرب عطا کی  
 کچھ عزت اور اتنی ظاہر ہو سوا اگرچہ میں حقیقت میں کی طرح ہوں لیکن غرض اسو اپنے فضل و علم کو  
 دو تاقی و حقایق قرآن کریم میں میری وہ مدد کی کہ میرے پاس ایسا الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس غرض کو  
 کا شکر ادا کر سکوں اور مجھ کو بشارت دی کہ اگر میں بٹالوی یا کوئی دوسرا اسکا ہم مشرب مقابلہ پر  
 آئے شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہو گا اسی بنا پر میں نے استحضار و پا کہ میان بٹالوی چہرہ  
 ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی تفسیر عربی نصیح بلخ میں لکھے جو  
 جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک قصیدہ لغت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے جو  
 شعر ہو اور ایسا ہی میرے پر واجب ہو گا کہ میں ہی اسی سورۃ کی تفسیر عربی نصیح بلخ میں لکھوں  
 اور نیز شعر کا قصیدہ بھی لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عند المقابلہ  
 والموازۃ میان بٹالوی صاحب کی تفسیر اور ان کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ نصیح اور بلخ  
 اور اتم اور مکمل ثابت ہوا تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھ لوں گا کہ خدا تعالیٰ نے  
 بٹالوی صاحب کی تائید کی اپنی کتابیں جلا دوں گا اور اگر میں غالب ہوا تو بٹالوی صاحب کو اقرار  
 کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سرسرا کاذب اور دودھ غلو تھے کہ شخص مغتری اور دجال  
 اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صغیر بھی درست طور پر نہیں آتا اور  
 ساتھ اس کے سینے میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے شہید ہو جائے یا بجا  
 مجتہدوں اور حیلوں سے اس طریق آزمائش کو مال دیا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی دین الغنیین  
 ہوں مگر انیسویں صاحب نے ان لغتوں کی کچھ بھی پر دا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے  
 تو بیکر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے



دیکھیں گے کہ وہ سہو اور نسیان سے متراہین یا نہیں اور کوئی غلطی صرف اسے سنو کی رو سے انہیں پائی جاتی  
 ہے یا نہیں اگر انہیں پائی جائیگی تو پھر بالمقابل تفسیر لکھنے اور نثر و شعر کا قصیدہ بنانے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔  
 گرواشمنوں نے سمجھ لیا کہ بطلالوی صاحب نے اپنی جان بچا کیلئے چیلہ لکھالے کیونکہ ان کو خوب معلوم  
 کہ عربی یا فارسی کی کوئی مضبوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور جیلہ جو کہنے کوئی نہ کوئی  
 لفظ کو سہو کا تب ہی مہی حجت پیش کر نیکی لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں  
 نے بیت ہاتھ پیرا کر اور مثل مشہور مترا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے  
 دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کا تب یا فرض کرو اتفاقاً کسی  
 غلطی کے نکلنے سے حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے اسے  
 کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن فوس کہ بطلالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ سمجھا اور کسی انسان کو  
 بعد ازینا علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعویٰ ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی میں مضبوط کتابیں تالیف  
 کر لیا ممکن ہے کہ مستقبلہ مشہورہ قلماسم کٹار کے کوئی صرفی یا نحو غلطی اس سے ہو جائے  
 اور بیا عثت خطا نظر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سہو کا تب کے کوئی غلطی  
 چھپ جائے اور بیا عثت فہول بشریت سے لف کی اس پر نظر نہ پڑے پھر اس کیلئے نکتہ چینی میں دون  
 فرق کی علمی طاقتوں کا موازنہ کیونکر ہو۔ عرض بطلالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات کو  
 یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب میں قسام تقی نے انکو کچھ ہی حصہ نہیں دیا اور  
 سبزوعلین و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ ہی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لازم تھا  
 نہیں لی اسوجہ سے اول مجہوں ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل میں خیال آیا تھا کہ  
 اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائیو لیکن عوام کا فیلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد  
 بطلالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم شرب میں علم ادب اور حقائق تفسیر کلام



الہی من بدطولی رکھتے ہیں قرین صحت سمجھا گیا کہ اب آخری ذمہ **التزام** کے  
 طور پر بطلانی صاحب نے ان کے ہم مشرب سہری علماء کی عربی دانی اور حقائق شناسی کی حقیقت  
 ظاہر کر نیکی لئے یہ رسالہ شائع کیا جاؤ واضح رہے کہ اس سالہ میں **چار قصائد** اور ایک **تفسیر**  
**سورۃ فاتحہ** کی ہے اور اگرچہ یہ تصاید صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے  
 ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ چند ساعت میں لیکن بطلانی صاحب نے انکو ہم مشرب مغالبوں کیلئے  
 محض اتمام محبت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرا شرعی قانونی شائع کیا جاتا ہے  
 کہ اگر وہ اس سالہ کی اشاعت سے ایک ماہ کے عرصہ کے مقابل پر اپنا فیصیح طبع رسالہ شائع  
 کر دیں جس میں اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو ہمارے اس رسالہ میں ہیں اور اسی ہی حقائق  
 اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس سالہ میں لکھی گئی ہے تو  
 ان کو ہزار روپیہ **عام و باجائیگا** ورنہ آئندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجائش  
 نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقائق شناسی میں کچھ نہیں انکو  
 مس ہو اور میں سناتا ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانات میں بیٹھ کر اس عاجز کو ایک طرف تو  
 کاذب اور جال اور کافر ٹھراتے ہیں اور ایک طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور  
 علم عربی سے بکلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے تمام تر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں  
 یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دل نہیں دانت اور خدا ترسی نہیں دلتے  
 اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کردہ  
 ایسے متعصب اور کج دل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنے سے روکا گیا ہوں جبکہ ذکر میری کتاب  
 اثبات کمالات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہو اور ملحوظ  
 توجہ و تفسیر آئندہ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اگر اب میان محمد حسین بطلانی یا کسی دوسرے مولوی نے



بغیر کسی حیلہ و حجت کے میرے ان قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ ایماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر  
 شائع نہ کی تو پھر ہمیشہ کے لئے اس قوم سے اعراض کر دینا۔ اور اگر اس سال کے مقابل پر یہاں  
 بطلانوی یا کسی اور مانجے ہم مشرب سیدھی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف  
 کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو میں پختے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت کے  
 یہ ثابت ہو جائے کہ ان کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقائق اور حقائق کے متعلق  
 ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے  
 ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو میں ہزار روپیہ نقد انہیں سے ایسے شخص کو دوں گا جو مذاہن سے  
 ایماہ کے اندر اپنے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی قرار کرتا ہوں کہ بعد  
 بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کر نیکیے اگر ان کے قصائد اور انکی تفسیر بخوبی دصر فی اور علم بلاغت  
 کی غلطیوں سے متبرک لکھے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھ کر لکھے تو پھر باوصف اپنی اس کمال کے  
 اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالیں گے تو فی غلطی پانچ سو روپیہ  
 ہی دوں گا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ ثانی مشکل۔  
 تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منقول نہیں ہوگی بلکہ ہی  
 تفسیر لایق منظور ہوگی جس میں حقائق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ جل شانہ قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ میں  
 ہر ایک چیز کی تفصیل سے پہر معارف اور حقائق کا کوئی حصہ کیونکر اس سے باہر رکھتا ہے۔ اس واسطے  
 خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دے رہا ہے کہ جو کچھ اس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک  
 مکہ ہی ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پہر کیا ایک یا اندازہ یہ نظام رکھتا ہے کہ ایک  
 مکہ ہی یا پتھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفہ سکاخوہن عجیبہ کے فہم



کر نیلے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی اُن کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر  
 انہیں خواص تھوڑے انہوں نے معلوم کیے ہیں لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک  
 محدود ہیں جو ایک جاہل ملاپ سرسری نظر ڈالکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا میں نے معلوم  
 کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اس کی مخلوقات میں سے ایک پتہ ہی ایسا  
 جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر کہتی ہے  
 اور اسوجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت منظیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنا چاہے  
 تو ہرگز اسکی نظیر ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمادیا ہے کہ کبھی بنانے پر بھی کوئی  
 قادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قادر نہیں ہو سکتا اسکی یہ توجہ ہے کہ کبھی میں ہی اس قدر عجائبات  
 صانع ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی قوتوں سے بڑھ کر میں پر خدا تعالیٰ کا کلام کہوں ایسا اگر  
 ہوا اور اوتنی درجہ کا سمجھاؤے کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے روتے کبھی کے درجہ پر نہیں کیا  
 یہی کلام نہیں جسکو حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **قُلْ لَّيْسَ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ**

**وَالانسِ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ**

**بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا** اپنے اگر جیوں انس

اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بنا دیں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک سریکی  
 مدد بھی کریں۔ بعض نادان ملا آخر سلام لے کر کہا کرتے ہیں کہ یہ منظیری صرف طاقت کے متعلق ہے  
 لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دہلوان کے اندر ہیں اس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی غنیمت  
 اور فصاحت کے روتے ہی منظیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اسکی منظیری صرف  
 اسوجہ سے ہو بلکہ اس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے یہ تصف کیا گیا ہو ان تمام



صفات کے رسی وہ بی نظیر ہے مگر یہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بی نظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جداگانہ بی نظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رو سے قرآن کریم بی نظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ایل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

إِلَى تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ - يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَالْبَرِّ طَرِيقَ مُسْتَقِيمٍ - ان  
 هُوَ الَّذِي ذَكَرَ لِلْعَالَمِينَ - لِمَنْ يَشَاءُ مِنْكُمْ إِنْ يَسْتَقِيمِ - مَا قُطِعَ فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ  
 هَذَا بَصِائِرٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ - فَلَا اقْسَامَ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ  
 لَقَسْمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ - إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ  
 أَصْلَاهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرَهَا كُلَّ حِينٍ - إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي  
 هُوَ أَقْوَمُ - إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ - لَا رَيْبَ فِيهِ - حِمْلَةٌ بِاللَّغَةِ - وَمَهْمِئًا هُدًى  
 لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ - وَإِنَّهُ لَتَذْكُرٌ لِلْمُتَّقِينَ - وَإِنَّهُ لَحَقُّ  
 الْيَقِينِ - وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ - قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ -  
 يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ  
 بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ  
 الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا  
 إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا - الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّعَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ  
 لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا - اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانًى تَقَشُّشٌ  
 جَلُودَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدًى مِنَ اللَّهِ  
 يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ - قُلْ اللَّهُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ - أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ -



انزل من السماء ماءً افسالت اودية بقدرها۔ وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين  
 لهم الذي اختلفوا فيه۔ هو الذي ينزل على عبدہ آیات بینات ليجرحكم  
 من الظلمات الى النور۔ یا ایہا الناس قد جاء تکرم وعظۃ من ربکم وشفاء لما  
 فی الصدور۔ کتاب انزلناہ البلیک مبارک لیدبر وایاتہ ولبتذکر اووالالبلیک  
 وتذریہ قومًا الذّا۔ وکلشی فصلناہ تفصیلاً۔ وباحتہ انزلناہ وباحتہ نزل۔  
 وانه لکتاب عزیز لایاتیہ الباطل من بین یدید ولا من خلفہ۔ جعلناہ نورًا  
 ینہدی بہ من نشاء من عبادنا۔ تبیننا لکل شیء۔ روحًا من امرنا۔ بلسان عربی  
 مبین۔ فیہا کتب قیمہ۔ قل لئن اجتمعت الجن والناس علی ان ینزلوا بمثل  
 هذا القرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظہیرا۔

**خلاصہ ترجمہ** ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بہرہ ور ہے۔ راہِ راست  
 کی تمام منزل طر کر دیتا ہے اور ذکرِ حق میں سے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو سچی کمالیت طلبہ  
 یہ دو لائق اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسو ایک عامی دیا ہی ایک فلسفی  
 یہ اس شخص کیلئے اثر ہے جو اس کی ہمت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی اس کی دست  
 کی جس قدر شہین ہیں یہ کلام ان شب خون کا پرورش کر نیو اور عہد ال پرانیوں سے اور  
 انسانی قوی کے۔ ایک پہلو اپنی تربیت کا اثر داتا ہے۔ کوی صداقت اس کو بہرہ نہیں۔  
 ہائی عیون بصیرت بخشی ہیں اور ایمان نبیوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے وہ یوں قوی ہوتا ہے  
 اور حیانت و جہیت الہی سے شال حال مرجاتی ہے۔ جس سے وہ یوں جان و دان کے درجہ تک  
 پہنچتے ہیں اور پھر ان کے ذہن سے کہ میں واقع الخیر کی قسم لیتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے کہ تمہیں  
 علم و فہم اس وقت پہنچے کہ یہ ان کی شان کتابت اور اس کی کتابت سے کونسا کے معنی لے



بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب کمون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اسکے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کمرے گئے ہیں اس جگہ اللہ جل شانہ نے موقع النجوم کی قسم کہا کہ اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارہ نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جادے وہ آنکھوں دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اللہ جل شانہ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں کے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نا فرمانی کی جات میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدارایان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہتا۔ مگر حقائق معارف چونکہ مدارایان نہیں صرف یادت عرفان کے موجب ہیں بسلئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل سواہب روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔) پھر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اثر و نسبت کی مانند ہیں جسکی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پھل دیتا ہے یعنی انسان کی سیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخوں کے موئیے پر اسے کہ جڑ سے معارف پرستل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہیں اور ہمیشہ پر امن و خوشی پر اور ہر کوئی بھی طور پر روحانی تاثیرات پر اندر رکھتا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ پس آں اس سیدی راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کچھ نہیں اور انسانی سرشت کے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور حقیقت قرآن کی خوبون میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل اور کی طرح بنی آدم کی تمام قوت



پھر پھاہور ہے اور آیت موصوفہ میں سیدہی راہ سے دی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت  
 بنیائے دیک ہی یعنی جن کمالات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے ان تمام کمالات کی راہ کو دکھلا دینا  
 اور وہ راہیں اس کے لئے میسر اور آسان کر دینا جس کے حصول کیلئے اس کی فطرت میں استعداد اور کھپ گئی ہے  
 اور لفظ اقوام سے آیت چھدی للتی ہی اقوام میں یہی راہی مراد ہے۔ پھر بعد اسکے  
 فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہکڑوں کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول ہی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہمیں تمام  
 اقسام حکمت الہی کے موجود ہیں کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے خالی ہو وہ عام طور پر  
 الہیات کے مخطیوں اور مصیوں کیلئے قاضی اور حکم نہیں دے سکتی بلکہ کبھی وقت حکم ٹہر گئی کہ جب  
 جل مع جمع علوم حکمیہ ہوگی۔ اور یہ فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اس کی تعلیمات میں شک اور شبہ  
 کو راہ نہیں دینے علوم یقینیہ سے مراد ہے۔ اور یہ فرمایا کہ یہ قرآن وحکت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی  
 ہے اور تمام الہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا اس میں بیان موجود ہے وہ ہدایت  
 کرتا ہے اور ہدایت پر دلائل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کر کے دکھلا دیتا ہے اور وہ  
 پرہیز گاروں کو ان کی نیک استعدادیں جو انہیں موجود ہیں یاد دلادیتا ہے اور اس کی تعلیم تقیہ کے  
 مرتبہ پر ہے اور وہ غیبی میں بخیل نہیں ہے یعنی اس میں غیبیہ بہت بہرے ہوئے ہیں اور ہر  
 صفت اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی اس غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اس کا سچا پر بھی سنجائے الہام پاکر  
 اس غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہے جو بخیل نہیں ہے اور دوسری کتاب میں اگرچہ  
 سنجائے الہی ہی دس گراؤں بخیل کا ہی حکم کہتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کہ اس انجیل پر ہی کرنا  
 کوئی نور حاصل نہیں آ سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی پادری  
 عدستین انجیل نے ڈالی ہیں کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی ماورزا و اندھوں اور مجذوموں اور  
 لنگڑوں اور بہروں کو اچھ کر نیگے اور پاٹوں کو حرکت دینے اور نہ ہر کھانسی سے نہیں مٹنے کے بعد متنبہ



عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر  
تم میں ایمان تو یہ کام جو میں کہتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام  
عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو ان کو حق بھی پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین  
کے بارے میں بحث کریں جتنا کہ پہلی اپنی ایمان داری ثابت نہ کر لیں کیونکہ انہی حالت میں گواہی  
دے رہی ہے کہ بوجہ تہ پائے جا کر روادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص  
کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں ان کے لئے قرار دیں جو انہیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے  
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے لکلی و دروہ جو وہ بے نصیب ہیں  
مگر قرآن کریم نے اپنی پیروی کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صد مسلمانون میں پائی  
جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو  
ایمان دار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جو  
پیشگو یوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رکھئے اس تقریر کے حضرت  
یوحنا علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت مسیح کی طرف سے  
ہیں تو انہوں نے ایمان داروں کی یہ نشانیاں لکھ دیں پہر اگر کوئی ایمان داری کو چھوڑ دے تو  
حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے ان علامات کے لباس میں عیسائیوں کی ہر ایمان  
جو جائے کر زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہ دیا ہے کہ جب عیسائیو تہارے پر ایسا زمانہ  
آوے کہ تم میں علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک انی کے دانہ کے  
برابر ہی تم میں ایمان نہ رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے  
عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں علامتیں پائی جاتی تھیں اور حواقیق ان ہی ظہور میں آتے تھے  
لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ بہ باعث قبول کرنے آفتاب



صدقیت کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رالی کے دانے کے برابر ہی ایمان نہ رہا تب عموماً بے ایمانی کی علامتیں انہیں ظاہر ہو گئیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ جتنا عیسائی اقاموا التوراء والانجیل کا اپنے نہیں مصداق ثابت کریں یعنی ایمان داری کی علامتیں نہ دکھلائیں تب تک بار بار ان سے یہی موصدہ کریں کہ وہ ان علامات قرار دادہ انجیل کے رو سے اپنا ایمان دار ہونا چاہیں کہلا دیں ان سے یہ پوچھنا چاہئے کہ تم کس دین کی طرف بلائے ہو آیا اس انجیلی دین کی طرف جس کو قبول کرنا والوں کی یہ علامتیں لکھی ہیں کہ روح القدس انکو ملتی ہے اور ایسے ایسے خوارق وہ دکھاتے ہیں اگر وہی دین ہے تو بہت خوب علامتیں دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئیں ایک ایمان دار عیسائی ثابت کرو اور پھر اس شہنشاہ اور مہملہ ایمان کی طرف سر دین کو بلاؤ اور جبکہ اس ایمان کی علامتیں ہی موجود نہیں تو نجات جسکا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تھا ایمان بطل ہے۔ اور جہوٹے ایمان کا ثمرہ سچی نجات نہیں ہو سکتی بلکہ جہوٹی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہیں سکتی۔ عرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونیکے بحث کرنا حق نہیں رکھتا جب تک انجیلی نشانیوں کے ساتھ اپنی تئیں سچی عیسائی ثابت نہ کرے ورنہ ہم ڈالک۔

پھر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن رسول ایسے ہی ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کرنے والی ہے خدا اسکو بہترین اور سلاستی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ انکو علامات سچی اور کھیرف نکالتا ہے اور سیدی راہ جو اس تک پہنچتی ہے انکو دکھلاتا ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے اس دین کو ہم دشمن پر غالب کرے۔ اسے لوگو! قرآن اب اس زمانہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکولی ہے اور ایک کہلا کہد نور ہے جو تمہاری طرف آ رہا ہے۔ آج تمہارے دین کا کیا گیا اور میرے بھائیوں کی گئی ہیں



اور میری رضا سندی بہین محدود ہو گئی کہ تم دین اسلام پر قائم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہارا ریطاف اتارا اس کتاب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیم نہ باہم خلاف رکھتی ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کو سناپی ہیں بلکہ جو کمال انسان کینیٹو اسکی فطرت اور اس کے قومی کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسبات اس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت تورات اور انجیل کی تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ تورت میں حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حقین ایسے طور سے تجویز کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تورت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سید ہے اور عام قانون قدرت کے موافق تورت کی حکام بن قوموں کو کچھ ہی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اسی لحاظ سے تورت کے اندرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگزر کو یا یہودیوں کے لئے حرام کیطرح ہو گئے۔ اور دانت کے عوض اپنے بہائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق امتین بھی بہت سخت اور گریافوق الطاقت تکلیفیں جنس و معیشت اور تمدن میں جرح ہو کر رہی گئیں ایسا ہی ہیردنی احکام تورت کے بھی زیادہ سخت نہ ہو سکی رو سے مخالفوں اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر بھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڑبڑوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم میں حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگزر فرض کیطرح ٹھرائے گئے چنانچہ ہیردنی طور پر اگر دشمن دین حملہ کریں تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ ان کے روبرو ان کے قوم کے غمیوں اور ضعیفوں کو کھٹکے کھٹکے کر دین اور ان کے بچوں کو قتل کر ڈالیں اور انکی عورتوں کو چھو کر لیجائیں اور ہر طرح سے ہجرتی کریں اور ان کے معابد کو پہنکائیں اور انکی کتاہوں کو جلادین غرض کیسے ہی انکی قوم کو تہ دہلا کر دین گرا دشمن نہ رہے



ساتھ لڑائی کا حکم نہیں۔ ایسا ہی اندرونی طور پر بھی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے  
یا مجرم کو پاداش جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہیں۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگزر کے پہلو پر اگر  
جین مت سو بہت کم کرتا ہم اس قدر زور مال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤں کا گویا خیال نہیں  
اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری ہی سپرد دنیا ایک ٹان کی نظر میں بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی  
مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی مانہ کے لوگوں نے اس پر عمل ہی کیا اور اگر بغیر منہ محال  
عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن میں کچھ خلل نہ ہوا۔ کیا تعلیم دینیکے  
پیدا کر نیوالے کے اس قانون قدرت کے مطابق ہے جسکی طرف انہوں کی طبیعت مختلف محتاج  
میں کیا نہیں سمجھتے کہ تاہم جرائم کی سرروینے کی طرف بالطبع جھک گئیں اور ہر ایک عظمت نے  
انہی جرائم کے لئے بھی قانون مرتب کی جو مجرموں کو قرار واقعی سزا دیجائے اور کسی ملک کا نظام  
بجز قوانین سزا کے مجبوراً حکم چل سکا۔ آخر عیسائی مذہب نے بھی اس رحم اور درگزر کی تعلیم سونپا  
ہو کر وہ خونریزین دکھلا دیں کہ شاید انکی دنیا میں نظیر نہیں ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر ارد گرد  
کو نہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگزر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے۔ سو ان دونوں  
کتاہوں کا نام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم  
چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہاں تک اس قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی  
اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے کامل ہے  
اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر فہم ہیں جو انسانیت کے ساری دھت کی آسپاشی کرتی  
ہیں کسی آیشخ کی۔ اور نام قوت کی مری میں کسی ایک قوت کی۔ اور حقیقت الٰہی  
اور حقیقت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا **کُنَا بِمِثَابِہَا**۔ پر بعد اس کے  
**مِثَابِہَا** کے لفظ میں اسبابت کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقول اور



روحانی و دنیوی طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر شعر و پڑ جاتا ہے اور پھر انکی جلدیں اور ان کے دل یاد الہی کیلئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہی اور نیز منزل حق یعنی یہ حق ہی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتار اپس اپنے اپنے قدر پر ہر ایک دوا دی یہ نکلی یعنی بقدر دنیا میں طبع انسانی میں قرآن کریم انکے ہر ایک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کر دیا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہوا کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریا ہے معارف ہو کہ محبت الہی کے تمام پہلوئے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہمنے قرآن کریم کو اسلئے اتار لیا ہے کہ ناجو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئی ہو انکا اظہار کیا جاوے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور ہمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچا دینا امور ہمیں بہرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اسکو تدریس دیکھا جائے اور عقلمند ہمیں غور کریں اور سخت جھگڑا اس سے کمزور ہوتے ہیں اور ہر ایک کے تفصیل ہمیں موجود ہے۔ اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی ساتھ آتا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اسکے آگے چھپے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے ہمیں ہر ایک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل ہمیں موجود ہیں انکو کہہ دے کہ اگرچہ انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کا ملکہ جو اس کے بیان کیلئے نہیں اگر کوئی انکی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں +



اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت فصاحت ہی کے رو سے  
 منیظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رو سے منیظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ اپنی تین ہزار و تیس  
 یہی صحیح بات ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اسکی صرف ایک خوبی ہی ہمیشہ  
 نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر ایک خوبی ہمیشہ ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود و حقیق اور  
 معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ مآخذ و القرآن حق قدر میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پا  
 اور سچی کلام کو شناخت کرنے کے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو  
 کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر شے ایک ہو گا، ان سے وہ بھی منیظیر  
 اور انسانی طاقتیں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور ہمیشہ وہاں غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے نیز ہر ایک  
 چیز اسی حالت میں بے نظیر نظر رکھتی ہے جبکہ اسکی عجائبات اور خواص کی کوئی صدا و کنا راہ نظر نہ آدے  
 اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق میں پائی جاتی ہو شے اگر ایک  
 کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک یہی تحقیقات کی جائیں تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اس پتے کے  
 عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اس میں متر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود و قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں  
 غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان  
 البحر مداد الکلمات لبرق قبل البحر ان تنفذ کلمات ربی ولو جئنا بمعنہ مد  
 پنے ایک معنی کی رو سے اسی امر کی توثیق ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام  
 کلمات مد سے ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہو کہ کلمۃ القاھا الیٰ ربکم کیونکہ ابن عرب میں  
 وہ ساری مخلوقات ہیں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور  
 اسکی دل وہی کیونکہ ہر ایک چیز کن فیکون کے کلمے سے پیدا ہوئی ہے اس طرح مخلوقات کی صفات  
 و خواص ہی کلمات ہی ہیں نیز مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمے کن فیکون سے نکلے ہیں



سو ان معنوں کے رو سے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات بچیدار بے نہایت ہیں  
 اور جبکہ ہر ایک چیز اور ہر ایک مخلوق کے خواص بچیدار بے نہایت ہیں اور ہر ایک چیز غیر محدود  
 عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کوئی قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف ان چند معانی میں  
 محدود ہو گا کہ جو چالیس چالیس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھی ہوں یا جس قدر ہماری وسعت  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لانا  
 میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عدا آپ اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔  
 یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنی بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور  
 حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان  
 فرمائے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ ہی نہیں۔ یا تو الہامی ہمارے مخالفوں کے صاف  
 دلالت کر رہی ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدودہ عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور  
 ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اترایا جو امی تھے اور یہی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن  
 شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شخص امتیوں  
 کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان انہی امت میں داخل ہیں اسی لئے  
 فرمایا **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا** پس اس آیت سے ثابت  
 ہے کہ قرآن کریم ہر ایک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت **وَاللَّهُ**  
**سُئِلَ اللَّهُ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ** میں یہی اسی کی طرف اشارہ ہے پس یہ خیال کہ  
 گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اس سے بڑا کر ممکن نہیں  
 یہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام  
 کئے لئے ضروری ہے کہ اسکو عجائبات غیر محدودہ اور نیز بمثل ہوں۔ اور اگر یہ معترض ہو کہ اگر



قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ ان کو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ کلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلوم کرنا عزانہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں اُنکے لئے بہتر تھے وہ ان کو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو دارایمان میں اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہہ سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلہ دنیا، حضرت باغی تسمیہ ظاہر ہوں پہلے وہ نہ میں ہی ان کا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض لغوار الہی پھیلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہو جس کے پہلے زمانہ میں ادن کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا۔ دیکھو جس قدر صدائیات جدیدہ خواص اب دریا ہوتے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور مشینیں کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے ان کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق وقائق قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سارے کے آخر میں جو سورہ نہ تھی کہ تفسیر سے اسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ اس قسم کے حقائق اور عارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر ایک زمانہ میں اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیریں غرض خود ثنائی اور خود ستائی تو نہیں بلکہ بعد محض اس غرض سے کہ تمامیاں بطل لوی دُنکے ہم خیال ہو گئیں نسبت نصف گون پر یہ نہ ہو کہ وہ اپنے اس اصرار میں کہ یہ عاجز منقری اور دجال اور ساترہ اسکے بالکل علم ادب سے بہرہ اور قرآن کریم کے حقائق و معانی سے بے نصیب رہے لوگ بڑے اعلیٰ درجہ کے عالم فیض ہیں



کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہیں اگر میان بطلوی اپنے ان بیانات اور بیانات میں جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مغتری ہونیکے بارہ بین اپنے اشاعت السنات میں شائع کئے ہیں دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھ شک نہیں کہ اب بلا حجت و حیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اس بقدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہی شائع کر لیا کہ سب سے شہرہ ور کہ دروغش باشد۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تجتر کا کثیر ہے اور جو اس عاجز کو بار بار اظہار ایمان کے کافرا و مرتد خیال کرتے ہیں اور اپنے نہیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں چاہے وہ ہلی میں رہتے ہوں جیسا کہ میاں شیخ اکمل اور پاکھو کے میں جیسا کہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یالاہو میں یا کسی اور شہر میں رہتے ہوں اور اب ان کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کریں اور ہزار روپیہ لیون انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جو ہر علمی و کہلائی کے وقت ہماری غلطیاں نکالیں ہماری صرف دشمنی کی آزمائش کریں اور ایسا ہی اپنی ہی آزمائش کرادیں لیکن یہ بات بھائی میں داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا ہی جوہر دکھلا دیں کی طرفہ طور پر استاد بن بیٹھیں۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ شیخ بطلوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارت سے غلطیاں نکالی ہیں اگر ان سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور بھائی میں درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظر میں غلط اور فصیح اسکی نظر میں غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ انہی شیخ کہاں تک اپنی پردہ دری کرنا چاہتا ہے اور کیا کیا دلائل اسکی نصیب بعض اہل علم ادیب اسکی یہ باتیں سنکر اور اسکی اس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پا کر اس پر روتے ہیں کہ یہ شخص کیوں اس قدر جہل مرکب کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ میں نے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور اب



پہر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بطاوی نے میرے بن فساد اور بعد تفسیر  
 سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور نصفون کی اسے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صحتی نحوی اور  
 بلاغت کی غلطیوں سے متبرائی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں  
 پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو یا پھر وہ فی غلطی شیخ بطاوی کی ہند  
 کر دکھاتا اور میں ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ شیخ بطاوی علم عربی سے بالکل بے نصیب غلطو  
 کھانا ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور میری دورہ  
 عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو۔ اور ہزار ہا اشعار عرب کے ان کی نگاہ کے سامنے ہوں  
 اور تہج اور استقراء کا مکمل نحو حاصل ہو۔ مگر یہ بیچارہ شیخ جسے اردو نویسی میں بیش سفید  
 کی سے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کہی کیسے دیکھا یا سنا کہ کوئی دوچار  
 شعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہوں اور مجھے تو ہرگز ہرگز اس قدر بھی امید  
 نہیں کہ ایک شعر بلخ فصیح ہی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لازم بلاغت فصاحت کے ساتھ عربی  
 میں لکھ سکتا ہو ان اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اس بزرگ کی موت  
 کی حقیقت کہہ لئے کیلئے اس عاجز نے پہلے اس سے اپنی شہرہ میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور  
 میرے مقابل پر ایک تفسیری سورۃ قرآن کریم کی بلخ فصیح عبارت میں بلکہ اور تہج شاعر  
 ایک قصیدہ بھی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ بھی  
 دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دان  
 کی بیانت دکھاتا۔ لیکن اسکے اشاعت اسد نمبر ۵ جلد ۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۳ تک  
 پڑنا چاہئے کہ کیونکر اس نے ایک شرط سے اپنا چہا چہا یا ہے چنانچہ ان صفحات  
 میں لکھا ہے کہ اس مقابلہ سے پہلے کتاب بلخ الوساوس کی عربی عبارت کی غصبت



ثابت کرینگے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر و الحاد پیش کرینگے اور نیز  
 آن شچاسی سوالات کا جواب طلب کرینگے جو مرزا احمد بیگت ہوشیار پوری کی موت کی نسبت  
 مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء میں ہم لکھ چکے ہیں اور یہ بھی سوال کرینگے کہ کیا تم  
 نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور سحر و سحر و واقف نہیں ہو اور پھر جوابات کے جوابات  
 کا جواب پوچھا جائیگا اور اس طرح سلسلہ وار جواب جواب سے پوچھا جائیگا اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ  
 کہ بالمقابل عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے لہجہ اور سوتیلے ہونے پر دلیل بتلاؤ یعنی عربی دینی سے  
 لہجہ ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور سوتیلے منہ ہونے کی پیش کریں جس پر  
 ان سوالات سے عہدہ برابری گئے تو پھر تفسیر عربی اور تفسیر قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ نہیں  
 اب اسے ناظرین تہذیب خود ان تینوں صفحوں ۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲ اور ۱۹۲ اشاعت  
 مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کی طرف سے  
 ہو سکتی ہیں جو حقیقت میں اپنے تئیں عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے  
 ذوق مقابل کو ایسا جاہل نقیض رکھتا ہو کہ بقول آکے ایک سینہ عربی کا بھی اُسکو نہیں آتا۔  
 اور پھر خدا تعالیٰ سے بھی مدد نہیں پاسکتا۔ ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی  
 کہ اس شیخ چالباز نے جا بجا جلسوں، ورور و عطلوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا  
 کہ یہ شخص یعنی یہ ناجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مختصری اور وجہ اور کا ذکر اور  
 دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بختبر ہے کہ ایک شخص  
 نبی صیح طور سے اسکے منہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھتا ہے انکا تو پہلے  
 کر چکا تھا اور انی کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اس طور سے بھی اس شخص  
 کو دلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں ہوتا تو ان کو



شرائط اور حیلوں کی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی نتیجہ طلب صرف اس قدر تھا کہ شیخ مذکور اپنی بیانات میں  
جائز شائع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی لمغ اور تفسیر کچھ نہیں  
سکھ رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت میں میں نے اقرار کر دیا تھا کہ میں اپنی کتاب میں جدا دو لگا  
اور تکرار کر دینا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے باری میں دن پہی چالیں مل مقرر کر دیتے  
جسے سنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کہنے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کر خیر یہ منشاء ہے  
کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مر جائیگا حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہوگا کہ یہ  
چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا  
نہ چاہا اور یہودہ طور پر بات کو مال دیا اسلئے یہاں بس مقابلہ کے لئے دو سہرا پہلو دینا پڑا۔  
اور ہم فرست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخ صاحب اس طریق مقابلہ کو بھی نہ  
قبول نہیں کریں گے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ماننے کے لئے کوشش کریں گے بات یہ ہے کہ شیخ صاحب  
علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں  
مگر اب شیخ صاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس سال میں صرف شیخ صاحب ہی محط  
نہیں بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بھی محط ہیں جو اس عاجز متبع احمد اور رسول کو دائرہ اسلام سے  
خارج خیال کرتے ہیں۔ سوازم ہے کہ شیخ صاحب نیاز مندی کے ساتھ انکی خدمتیں جائیں۔  
ہم کہے گئے اترہ چڑھیں اور رو دین اور ہنسنے قد سونہر گرین۔ لوگ ان نازک وقت میں انکی علمی دانی  
کی پردہ دہی سے انجو پچا ہیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی کو انپر رحم آجادی۔ مان اس قدر ضرور ہے  
کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائیں تو انکو کہہ دیں کہ اب میں حنفی ہوں در اگر شیعہ کی خدمت میں  
جائیں تو کہہ دیں کہ اب میں شیعہ ہوں البتہ میں سو ہوں چنانچہ یہی دتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا ہی  
جانا ہے یہیں مسئلہ یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی درمیان مکفر بداندیش کی نسبت الہام ہو گیا









واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذبني واكفرني بغير علم وهتك واعتدك  
 في الاكفار وطقق يسميتني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا  
 منها بخارجين - فقلت وبجأت ايها الشيخ الضال اقفوت ما ليس لك به علم  
 والله يعلم اني من المؤمنين - وقد رباني ربي وحببي واذهبني فاحسن ديني  
 ورحمتي واحسن منولي واقي من المنعمين ولم يزل نيتا بنى فيضانه ويتواتر عليه  
 احسانه حتى خرجت من البيضة البشرية - وادخلت في الروحانيين - ومن بعد  
 انزلني ربي لإصلاح الضالين لانصر الدين وارجم الشياطين وان كنت في شك  
 من مري فسوف يردك ربي اباتا فكن من الصابرين الذين شقون الله ولا تكن  
 من المنجملين - فاني وسنكبر واسرد ان يكون ول لمكفرين وما اقتصر على  
 التكفير بل سبني وعنتني وحسبني من المعونين - والله بعهد في وقلنا وهو  
 خير لمحاسنين - ثم دعوته للبهاهنة بحكم الله ببنتا وهو جابر الحكيم - وهو  
 بهل وقرو على انفسه اصر - ولم يكن فراره بنية اصلاح بل نفاق واصنام  
 ملائكة وان كان من الهاربين - وكان قد ادعى انه عالم ديب - فامرني  
 ودعوته لتفصل في كلام عمر بن ميسرة - فقلت عدل انفسك في انفسهم العرف في نكرة



واقول ما تقول وفي كل واحد معك اجول واذا انشأ الله من الغالبيين - فاشاع  
 في شباب طينة انه قرن مجالي وقرن جدالي فلزقت به كالداء العضال  
 ليبارزني للنضال اتكان من الصّادقين - فخاف وابتلى - ونحت الحيل وتولّى  
 ولا يفلح الكاذب حيث اتى - فالهمني ربي طريقا اخر ليهلك من كان من  
 بها الدين - وهوانى نظمت فلهذا الايام قصائد وثقفتها في ثلاثة ايام او اقل  
 منها والله عليه شاهد وهو خير الشاهدين - وزينتها بالنكات المهدّبة  
 والاستعارات المستعذبة ملتزما جدا للقول وجزله وايدى ربي وعلمي سبيلها  
 وان كنت من أهل قمين - فالان وجبت على الشيخ المذكور ان يناضلني في ذلك  
 وينظم قصيدة في تلك الامور بعدة ابيات هذه القصائد واساليب بلاغتها  
 فان اتهم شرطي فلما الف من ذلك هم للروحة انعاما مني - عليه ولكل من فاضلني  
 من العلماء المكفرين ومع ذلك اوتهم موثقا من الله لا كتب لهم قلوبهم كتابا في قلوبهم العالمون  
 الا دبّاء وانى من الجاهدين الكاذبين بالمفترين ولكن لا يعجبني ايقاع هذا الشر حواد اء هذا الانعام بعد  
 شهادة فرسان الصلابة وارباب البراعة وتصديقي من كان جهيدا تنقيد الكلام من الاكابر  
 الصاهرين وان لم يفعلوا ولن يفعلوا فاعلموا انهم من الكاذبين الجاهدين المفسدين  
 وهذا خر الحيل لسير فليب ذلك الشيخ المضل فانه اهلك خلقا كثيرا بغوائله  
 فظلموا عمية وعوروا وكانوا على علم متكئين - واسر جوبعد ذلك ان ينجيهم الله  
 من شره وهو خير مخجين - والان اكتب قصيدته بالتوقيف الا بالله الذي هو ربي  
 وثامر معلني في كل حين -

# القصيدة في غيت الرسول

يا قلبي اذكر احدا	عين الهدى في العدا	بترأ كرميا محسنا	بحر العطايا والجد
يد مبرر زاهر	في كل وصف حمدا	احسانه يصبي لقلوب	رحمه يروي الصدا
الظلمون بظلمهم	قد كذبوه تمردا	والحق لا يسع لوسر	الانكار لما بد
اطلب فير كماله	فستد من ملدا	ما ازالنا مثله للناس	مستهد
نور من الله الذي	احب العدم مجددا	المصطفى وخبثه	والمقتدا والمجتدا
جمعت مرامي الهدى	في وبله حين الذك	نسي الزمان رهامه	من جود هذا المقصد
اليوم ليس الكس ان	يطغى هداه ويغمر	والله يبدى نوره	بوما وان طال الدك
يا فطر سارية وغا	وقد عصمت من الردا	ربيت اشجار الاسر	بالفيوض وقردا
انا وجدنا العالم لاد	فبعد كهني قد بدا	لا تنقي قوس الخطو	ب ولا نباني مرجد
لا تنقي قوب الزمان	ولا عاف تهيدا	ونمد في اوقات افتا	الى المولى بدا
كم من منازع عسرت	بني واقوام العد	حق انشيت مظفرا	وموقرا ومؤيدا
ما ايها الناس اتفقوا	بوجه بشيت في هدا	الامه ما تنقصه	واسيرة ما يصد
والله في ما ضللت	وما عدلت عن الهدى	لكني منذ لم ازل	من اذا هكدي هدا



لا انت قادر على الهدى	كادت تعطينى ضللا	قد عرفنا المقتدر	الله حمد ثم حمد
لنطلى نعيما فخللا	هو ليل القدر بالقي	اعطى لنا هذا جدا	يا صاح ان الله قد
حياء يا صيد الردا	هلا انت هجرت محبة الا	تاسر كاسنوا الهدى	ان تحول فوحى نفسك
ونسيت ما يعطى غدا	اخترت لذة هذه	ن اشد بغضا كالعدا	يا من غدا للموتى
وقفرت اثار العدا	عادت اهل ولاية	قد هلكت تجلدا	يا خاطب الدنيا الدنية
في زى احمد احمد	وترى بوقت بعدة	شقيا ملحا	اليوم تكفر في تخسيف
ان كان فهما وصد	السبيل سهل هين	حق سرا باو اعتد	يا من تطنى الماء من
قد وحتنى مسترشدا	ونظرت في سلك الرفا	بوجود تنى غير الهدى	ولله لو كشف العطا

## القصة الثانية

فدى لك روحى انت ترسى وازر	ايا محسنى اثنى عليك واشكر
بنصرك قد كسر الصليب المبطر	بفضلك انا قد غلبنا على العدو
بقوج اذا جاءوا فزهر التنصر	فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا
واردى عدانا فضلك المتكثر	قتلت خنازير النصارى بصارم
وفى كل نادى ناديا فضلك اذكر	بوجهك ما انسى عطاياك بعد
واناك مهمما تحشر القرب محضر	تلبيك روحى دايما كل ساعة
فدى لك روحى انت دلى ومغفر	وتعصمنى في كل حرب ترجما

ينوثر ضوء الشمس وجهه خلاق  
 تحيط بكينه الكائنات وسترها  
 ونحن عبادك يا الهى وملجائى  
 نسرت افحام النصارى قريحتى  
 واخذتهم وكسرت دايا منضدا  
 فبيمان من بار النصر دينه  
 سقاني من الاسرار كساروية  
 غيور يديا المجرمين بسخطه  
 وحيد فريد لا شريك لذاته  
 له الملك والمذكوت والمجد كل  
 ودود يحجب الطائعين ترجأ  
 يحيط بكيد الكائدين بعلمه  
 ولم يتخذ ولدا ولا كفوا له  
 ومن قال ان له الها قادل  
 وبشرني قبل الحجر ال بلطفه  
 ففاضت موع العين منى تذلل  
 فحش النصارى في مقام جلوسهم  
 وظل النصارى ينصرون وكيهم  
 رتب مبارزهم كذب بظن

ولكن جنتني من سناك ينوثر  
 وتعلم ما هو مستبان ومضمرا  
 نخر اما ملك خشية وتكبر  
 وهدمت ما يعلى الخصيم ويحمر  
 واتهمت وعذك في صديق بكسر  
 واخرى النصارى فضله امكث  
 وان كنت من قبل الهدى لا اعتر  
 غفور ينجي التائبين ويغفر  
 قوي على مستعان مقدر  
 وكل له ما بان فينا ويظهر  
 عليك فيز عجزى شقاؤهم وحير  
 فيهلك من هو فاسق ومزور  
 وحيد فريد مادنا التكثر  
 سواه فقد نادى الردى ويدمر  
 فقال لك البشرى دانت انظف  
 وتصدت عنبر سر وطرع بمصر  
 فتخبروا منهم خصيا وانصر  
 وكل تسلم صائلا لويقد سر  
 يعمل على سبيل الهدى ونزور



فخاصم ظلامي ابن مريم واجترأ  
 وقال له ولد مسيح ابن مريم  
 وقال يا رب الله اسم ثلاثة  
 فقلت له انصأ ليس عيسى بخالق  
 اثبت في ملك له من برية  
 وان على معبودك الموت قداتي  
 وليس مستغنى الى الابن حاجة  
 عيسى الذي لا يعلم الغيب ذرة  
 فاشته على ابليس بالعلم والهدى  
 ويز من بالابن الوحيد تيقناً  
 فقلت له يا ايها الضال من هو  
 وما كان حامدا بصير قبلكم  
 فما تاب من هديانه وضلاله  
 وكم من خرافات وكم من مفاصد  
 وقال لي ان الله خالق وخالق  
 فقلت له يا تارك العقل والهمم  
 اذ اقل دين المرء عقل قياسه  
 واني ارى في خبط عشوى عقولكم  
 واني اراكم في ظلام داسم

على الله فيما كان يهذي ويحبر  
 فسبحان رب العرش عما تظنوا  
 اي رب وابنه حقاً وروح مطهر  
 وخالقنا الرب الوحيد الاكبر  
 من الارض او هو في السماء مدبر  
 والهنأحي ويقيم ويعمر  
 وحاشاه ما الا ولا دسماً يوقر  
 اله وتعلم انه لا يقدر  
 وقال هو الشيخ الذي لا ينكر  
 ومذهبه مثل النصارى تنصر  
 اتشنى على غول يضلل ويُدخِر  
 ولكنكم عمى فكيف التبصر  
 وكان كدجال يد احي ويمكر  
 تقول خبثاً ذاك المتنصر  
 ومسيحنا عبد ورب اكبر  
 اله وعبد ذاك شيء منكراً  
 ومن يؤمن يرشد عقل مطهر  
 تقولون ما لا يفهم المتفكر  
 وما في يدكم من دليل ينور

وان هو الابدعة غير شابت  
 اتعرف في العصف القديمة <sup>مثلا</sup>  
 انا جيل عيسى قد عفت آثارها  
 نبذتم هدايتهم وراء ظهوركم  
 اقمتم جلال الله في روح عاجز  
 فقير ضعيف كالعباد وميت  
 وان شاء ربكم بيد الفانظيرة  
 وقد اصطفاني مثل عيسى ابن مريم  
 اينما ميت وعيسى لم يميت  
 توفي عيسى هكذا قال ربنا  
 اتخذ العبد الضعيف محيما  
 الا انه عبد ضعيف كمثلكم  
 والله ياتي وقت تصديق كلمتي  
 فلا تسمن من بعد ذيبا وعقربا  
 مقامى رفيع فوق فكر مفكر  
 اذا قل علم المرء قل اعتقاده  
 الا رب مجد قد جرى مثل ذلة  
 الم تعلمن اتي جري مبارز  
 وبارزت احزاب انصاي كضيم

واثباته مستنكر متعذر  
 وقد جاء هدي بعد هدي منذ  
 وحترقها قوم نحيث معير  
 وهذا من الشيطان هدي اخر  
 وهيمات كوالله بل هو احقر  
 نعم من عباد الله عبد معز  
 وارسلني ربي مثيلا فتظروا  
 فطوبى لمن ياتين صدقا ويصبر  
 اجزتم حد ودايا بني الغول فاخذوا  
 فلا تهلکوا متجلدين وفكروا  
 اتعبد ميتا ايها المتنصر  
 فلا تتبع يا صاح قوما خسرنا  
 ويدي لك الرحمن ما كنت تضر  
 يصول بوشب اوتدت وقابك  
 وقولي عميق عليه المصتر  
 وما يمدح من حسنا ضرر معذر  
 اذا ما تعالى شانه المتسكن  
 وان كنت في شاك فبارز ففصر  
 بايدوني اليمنى حسام مشهور



وما زلت اريهم برح مذهب  
وانا اذا قمنا الصيد او ابد  
وقتل خنازير البراري وخرشهم  
وفي محبتي جيش وازعم انه  
اذا ما تكلمنا وبار في خاصي  
فاوجس مبهورا وايقنت اني  
واذكرته في حصتي فدعوت  
فرد علي بباطلاات من الهوى  
وقال لعيسى حصتي في التاله  
وان ابن مريم مظهر لاب له  
فقلت له هذا اختلاق وقرية  
وان الهك مات والله سرمد  
وما لا يجد فكيف حدد كالور  
وليس تقاس صفاته بصفاتنا  
تعاليت شئون الله عن مبلغ النهي  
وان عقيدتكم خيال باطل  
والخلق خللاق فتدعون ذكرا  
ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم  
وقد نور الفرقان خلقا بنورا

الا ان ابا ان الحق والحق اظهر  
فلا الظبي متروك ولا العير ينظر  
اشاش لقلبي بل مرام الكبر  
يكافي جيش القدر وهو الكثر  
ولاحت يراهنى كنار تزهير  
نصرت وايد في قدير مظفر  
الى مشرب صاف وماء يطهر  
ووالله كان كذى ضلال يزور  
وفي هذه سر على العقل عير  
فخسبه ربا كما هو يظهر  
وما جاء في الانجيل ما انت تذكر  
قديم فلا يفتني ولا يتغير  
ووجه المهيم من مجالي مظهر  
ولا يدركه بصر ولا من يبصر  
فكيف يصور كنه متفكر  
وما في يد يكمن من دليل يوفى  
وتدعون مخلوقا ولم تتفكروا  
فكيف كمي سرمد يتصور  
ولكنكم عي فكيف ابصر

الا انه قد جاء عند مفاسد  
 ترى صورة الرحمان في خلقه رؤى  
 ترى التا الحق المبين بقوله  
 قل الان هل في كتبكم مثل نفث  
 وان كنت تزعم ان فيها دلائلا  
 وان قلت امنا بما لا نعقل  
 واصل اليهود واصل اكار قومهم  
 ومهما يكن في كتبكم ذكر عجزه  
 جارك خيط فائق اليم والردا  
 اقربك قلب او صلايت حرة  
 اكلت نحشارة كل قوم مبطل  
 اباريت يامسكين ذا الرمح بالعصا  
 اترغب عن دين قويم منور  
 وان لم تد اورجشرة البخل والهوى  
 راني كما عند سليم دخلت  
 اذا ما نصبنا في موطن خيمته  
 ولوا بهتوت وقلت اني ضيغم  
 الا ايها الصيد الرليلث الاعور  
 اعسى اندي قد مات رب خالق

اذا ما انتهى الليلاء فاصبح عثرت  
 فهل من بصير بالتدبر ينظر  
 واياته درر ومسك اذفر  
 وفكر ولا تعجل ونحن نذكر  
 فيهلك جهل بين ليس يسير  
 فهذه الهدى عند النهى مستنكر  
 اسلم فيهم ابنك المتخير  
 وان خلته يخفى على الناس ظهير  
 آلموت يا صيد الردا تتجر  
 اجهلك جهل او دخن مغبر  
 فتاكل ما اكوا ولا تتخفر  
 واني اجار دنا واني محمر  
 وتلتج دينا قد فاه الكدر  
 فتهو خيفاً في الهلاك تحضر  
 وفي الحرب نار جعري مشعر  
 فلا ترجعن عند اوثر ونجمر  
 ففي اعينى ما انت الا جوذر  
 الا تحمى عنك سمى وافر  
 اهذاهدى لا تنبل او تسناثر



أَعْيَشِي إِلَهًا أَيُّهَا الْعَمَى مِنْ هَوَى  
ظَنَنْتُمْ فَاكُنْتُمْ تَعْبِدُونَ ظَنُونَكُمْ  
تَرَكْتُمْ طَرِيقَ الْحَقِّ تَحْتًا وَخِصَّةً  
عَسَى أَنْ يَزِيلَ اللَّهُ شَجَرِ نَفْسِكُمْ  
وَمَنْ كَانَ ذَا حَجَرٍ فِئْدَى حَقِيقَةً  
سَتَلْعَبُ بِأَيْمَانِ قَوْمٍ مُحَقَّرٍ  
قَدْ اسْتَحْرَ الشَّيْطَانُ نَفْسَكَ كُلَّهَا  
إِلَّا أَنْ رُبِّي قَدْ رَى مَا صَنَعْتَ  
أَنْتَ تَطْفِئُ نُورًا فَدَارِيدَ ظُهُورِهَا  
وَأَنِّي أَرَى قَدْ بَارَكَيْدَكَ كُحْلَهُ  
أَنْتَ تَرَكْتَ لِعَنَاءِي وَتَنْقُفُ حَظْلًا  
تِيَاهِي رُوقُفِي فِي عِيُونِكَ مَرَجٍ  
عَقِيدَتَكُمْ قَدْ صَارَ لِلنَّاسِ ضَعْفَةً  
رَأَى النَّاسُ بِالتَّحْقِيقِ مَا فِي بَيُوتِكُمْ  
وَلَا يَظْهَرُ أَنْجِيلُكُمْ نَهْجُ الْهُدَايَةِ  
وَمَنْ تَبِعَهُ مَا وَجَدَ رِيحَ تَيْقِينٍ  
وَمَا فِيهِ إِلَّا مَا يَضِلُّ قُلُوبَكُمْ  
وَمَنْ إِنْ طُفِلَ لِلذَّيْبِ هُوَ الْهَرُّ  
وَلَكِنَّا لَا نَعْرِفُ اللَّهَ هَكَذَا

وَأَيْنَ ثَبُوتِ بِلِ حَدِيثِ يُوْثِرُ  
كَشْفُ مَنْعَرَا شَقِّ لَا يَصْبِرُ  
وَسَيَعْلَمُنْ كُلُّ إِذَا مَا بَعَثُوا  
وَلَكِنَّهُ بَغْرٌ شَدِيدٌ مَدْمَرٌ  
وَمَنْ كَانَ مَحْجُوبًا فَيَهْدَى وَيَهْجُرُ  
وَمُحْضِرًا يَعْدُو وَلَا يَتَحَسَّرُ  
فَأَنْتَ لِقَوْلِ النَّفْسِ عَيْدٌ مُسْتَحَرُّ  
فَنَفْسُكَ سَوْفَ تَحْجَرُ وَتَحْوَرُ  
لَكَ الْبَهْرُ فِي الدَّارَيْنِ وَالنُّورُ فِيهِ  
وَيَهْتَكُ رَبِّي كُلَّمَا هُوَ تَسَاوَرُ  
وَهَذَا وَبِالْأَنْتَ فِيهِ مَتَبَرُ  
وَأَسْرَكَ سَقَطَ الْوَلْوَى وَحَبُوكُ  
وَيَضْحَكُ جَمُورٌ عَلَيْهِ وَيَتَكَبَّرُ  
وَأَجْمَرُ بِمِيتٍ مِنْ بَعِيدٍ يَظْهَرُ  
وَهَذَا جَمْعُهُ وَقَوْلُ مَكُورُ  
وَلَكِنْ إِلَى الْإِلْحَادِ وَالشَّكِّ يَدْرُ  
وَيَهْدُ بِبَيْتِ خِائِتِكُمْ وَيَدْرُ  
اللَّهُ زَوْجَ أَيُّهَا الْمُسْتَمْدُ  
وَحَبْرٌ فَرِيدٌ قَادِرٌ مُتَكَبِّرٌ

وذ لك للدين القويم كرامة  
 ويشغفك الله العزيز محبة  
 فطوبى لمن صافا صراط محمد  
 وصلنا الى المولى بهدي نبينا  
 وفي كل اقوام ظلام مدمر  
 وان رسول الله مهجة مهجتي  
 قد ع كل ملفوظ بقول محمد  
 وليس طريق الهدى الا اتباعه  
 ومن ردة من قل الحياء كلامه  
 ومن يرتفع غير هدي رسولنا  
 وما نحن الا حزب رب غائب  
 والله ان كتابنا بحر الهدى  
 ويبقى الى يوم القيامة دينا  
 ونوتر في الدارين سائر رسولنا  
 فلما عرفت الحق دع ذكر باطل  
 الا بها الترتار خف قهراً هرب  
 فلا نفق ما لا تعرفن وجوه  
 والله ما كان ابن مريم حالفا  
 ولا بحسن من انه ليس من اب

اذا ما تبعته هدى فانه يؤثر  
 وياخذ قلبك حب حب وياطر  
 ومثل هذا النور ما بان نير  
 فدع ما يقول الكافر المنتصر  
 وان رسول الله بدر منور  
 ومن ذكر الا حلى كان في ممر  
 وقلد رسول الله تنج وتنصر  
 ومن قال قولا غيرة في تارة  
 فقد ردة ملعونا وسوف يمدد  
 قد لكم الشيطان يعتو ويشغز  
 الا ان حزب الله يعلو وينصر  
 ودا لله ان نبينا متبقي  
 له ملت بيضاء لا تتغير  
 وسنت خير لرسول خير واهر  
 ولوللصدقات مثل بكر تنهر  
 ويعلم ربي ما تستر وتخبر  
 وزاير على الحق الذي هراظهر  
 فلا تهلكوا بغيا وتوبوا حذر  
 وكثر هذا الخلق في بدو سفر



بل الدود أعجب خفة من مسيحاكم  
 الكادب دود قد تزي في مسيح  
 وليست لها ام بارض ولا اب  
 وان كنت لا تدع الجدال وتكر  
 وان لنا المولى ولا مولى لكم  
 ووالله اني اكسر صليبكم  
 ووالله باقي وقت فتحي ونصرتي  
 ووالله يثني في البلاد اماننا  
 وما في يدك بغير قول ميس  
 وكتبك تفرح شوها الكفر والردا  
 فتلك براهين على تخف دينكم  
 لقد زين الشيطان اقواله لكم  
 وقد ذكر الاخيار من قبل قومكم  
 وكذب يساوي دين عيسى لدينا  
 وقد جاء يوم الله فاليوم مرتبنا  
 وقلت له لا تخس العبد خالقا  
 وقلت له لا تستر الحق عاما  
 وقلت له لما ابيه ان شاننا  
 وان كنت لم تسمع نرد في تجا

ويخلق ربي ما يشاء ويقدر  
 تكون في ليل وتنمو وتكشر  
 ففكر هذا لك الله ها ذا كبر  
 فبارزنا انا الى الحرب نعلن  
 فتتظرا انا غلبين وننصر  
 ولو مرقت ذرات جسي واكسر  
 ووالله اني فائز ومعتز  
 امام الانام المصطفى المختار  
 تلك تستقرى المحال وتفجر  
 حرفة في كل عي تغير  
 وقد قلت تحقيقا ولوانت تبسر  
 يوسوسكم في كل حين ويمكر  
 ولا خريات الناس بخن تذكر  
 ولا يستوي دخن ونجم زهر  
 يدقق اجزاء الصليب ويكسر  
 وكل امرء عن قوله يستفسر  
 سيدي المهيم كل ما كنت تيسر  
 بلاغ فبلغنا وانك منذر  
 لتسعرنا الله شم تدمر

فرد في جرات وزد في تقاعس  
 وليس عذاب الله عذاباً كما ترى  
 غيور فياخذ مشركاً بذنوبه  
 رفيع على كيف يدرك كنهها  
 اتقون بغياً من به المخلوق آمنوا  
 وكيف يكون العبد كابن لربه  
 وقد مات عيسى ليس حيّاً وانّا  
 و اخبرني ربي بموت مسيحه  
 وكم من دواب الارض يحيى مدة  
 وان جنود الانبياء وحزبهم  
 فان كان للرحمن ولد كقولكم  
 ابذل سنة ربنا بعد مدة  
 وقانون سامن الله فبعث رسلا  
 وانتم ترالبوم الهدى فترى غداً  
 تخلع جهلاً ربقاً العقل والشيء  
 اترك ما جاء به الرسل من هدى  
 عليكم بسبيل الله من قبل ساعة  
 عذاب اليوم لا انتهاء لحرقه  
 سبيلك العلام ما كنت تظن

ورد في عمايات فتقني وتبتر  
 سيحرق في نار الظى من يفجر  
 وليس له احد شفيعاً وما زل  
 اذا ما ترفت عنينا تتحير  
 اتنسون يوماً ما به الناس اندروا  
 فسبحان رب العرش عما تصوروا  
 نرد على من قال حى و محجر  
 وكان هو الاولى واكفى واحد  
 على ظهرها فاعجب لهذا وفكر  
 الوفاء هل ترين كائنك آخر  
 فشجرة نسل الله تنمو وتكثر  
 ايمان في سامن القرية تغير  
 مابين فهل ابصرت اولاً تبصر  
 ظلاماً مهيباً فيه تهوى وتند  
 لا قرال قوم قد ضلوا ودُمروا  
 لا تتبع قوماً هوداً وتبقرو  
 تريكم لظى النار التي هي شعير  
 وان ينضم جلد فيخلق اخر  
 ويبدى لك نور الذي لم تنكر



ألا ايها الناس اتقوا الله ربكم  
 الم ياتكم نذروايات ربكم  
 وكل نبأ مستقر ومظهر  
 ويحكم رب العرش بيني وبينكم  
 وقوم مضوا من قبل ضالين  
 اخذتم طريق الشر والفسق والبد  
 فارسلني ربي اليكم لتفتقدوا  
 فان شئت ما عا الله فاقصد منكم  
 واغلظ محجب ما نزل على الهدي  
 وفيك فساد لو علمت اجتنبت  
 ذببت عن الدين الحنيفي شكركم  
 وقلتم لنا دين يعيد من النهي  
 وكل امرء بالعقل يفهم امره  
 وعقل الفتى نصف ونصف حوا  
 تصديت في نصر الضلال تعمد  
 وما انت الا عابداً لغير الله  
 لم ايت لك الرويا وانك ميت  
 وعدة وعد الله عشر وخمسة  
 وتعي وتغض عند ذي العرش مجرمًا

وان عذاب الله ادهى والبر  
 نرى بغيكم ودموعنا تقدر  
 ولكل ما ياتيك وقت مقد  
 وها انا قبل عذاب بني اخبر  
 فانتم قبلتم كلامهم زوروا  
 وثرثت خطاياكم فلم تستغفروا  
 ولتقبلوا ما قال ربي وتغفروا  
 فيعطاك من عين وعين تنور  
 نعال على قدم الضلال فتزهر  
 وذا لكم الشيطان يغوي ويحصر  
 وازعجت اصل اصولكم ثم تنكر  
 وهذا فساد ظاهري ليس سبباً  
 كما بالعيون يشاهدون ويصبر  
 وكصفق ايد منهما العلم يظهر  
 فبارز لحرب الله اكننت تقدر  
 تشمر ياك للعظام وتهجر  
 وان كلام الله لا تتغيب  
 اذا ما انقضت فاعلم بانك محضر  
 وتسال عما كنت تهدر وتكفر

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا  
 قبلت تبليغا وآيت حلفة  
 فانك صديقا فري بعزتي  
 واعلم ان مهيمني لا يضعني  
 فتوفد السفهاء من اهل الهوى  
 ذوا فطنة يدرون بحتى وحقته  
 وان يسلمن يساء ولا فئيت  
 ووالله هذا من الهى ومن بعث  
 وتحت رداء الله روحى ومهجتى  
 ولست بري كاذبا ترك الهدى  
 وهنا فى ربي نهج محبة  
 وذلك من بركات روح رسولى  
 رؤوف رحيم امر مانع معا  
 له درجات لا شريك بها  
 تحبوه الرحمن من بين خلقه  
 وكان جلال فى هرايين وبله  
 رؤوف رحيم كهف ام جميعها  
 لا ما هرفناك ننا رسولى  
 وان امان الله فى سبل هداه

بل الان نبأنى العليم امقدا  
 على صدق ما اظهرت فانظر ونظر  
 وانك كذاب فسوف احقر  
 واعلم ان مويدى سوف ينصر  
 وكل امرئ عند الخصم يسير  
 وما فى السماء فسوف يبدو ويظهر  
 وهذان من آياتى ونشكر  
 الى اشهر من ذكر كورة فسينظر  
 وما يعرفنى احد ودي بيصر  
 ولست بري كاذبى هو بهذر  
 على ما تصنع مساك فتى وعذر  
 نبى له نور منير وازهر  
 بشير نذير فى الكروى مبشر  
 له فيض خير لا تقنا هياجر  
 ذكاء وجلوتة ويدى مؤر  
 خفى الفار من انفاقهن الممطر  
 شفع لورى سلة اذا ما فخر  
 له رتبة فيه المدائح حصر  
 فصولك شخص تقفى ما يؤمن



سقى فيخرج العرفان كل مصكب  
 وقد راح والمخلوق في ظلماته  
 فأكملهم قولا وفعلا وميسما  
 رسول كريم ضعف الله شأنه  
 وكل فح امر المسلمين بنفسه  
 بأمتا أحف من الأب بآبته  
 فمن جاءه طوعا وصدقا فقد غيا  
 ولم يتقدم مثله في كماله  
 فدع ذكر موسى واترك ابن مريم  
 له رتبة في الأنبياء رفيعة  
 وعسكوه في كل حرب مبارز  
 وجاء بقرآن مجيد مكمل  
 كتاب كريم حاز كل فضيلة  
 وفيه رينا بينات من الهدى  
 كعين كحيل زينت صفحاته  
 طري طلاوته ولم تعف نقطة  
 فيها عجا من حسنه وجماله  
 وان سروري في إدارة كاسه  
 ورياه قد فاق الحدائق كلها

فبتشوة الصهباء ستر وادبشرا  
 وجهالاته مثل الاوابد ينصر  
 واليظهم فاستيقظوا وتطهر  
 وبدر منير لا يضاهيه نير  
 وعلمهم سمن الهدى فتبصر  
 شفيع كريم مشفق ومحذر  
 ومن اعرض عن احكامه فدمر  
 واخلاقه العليا ولا يتاخر  
 ودع العصا لما تراء المفقر  
 فطوبى لقوم طاعة وعرة وخير  
 اذا ما التقي الجمعان فانظر  
 منير فنور عالما ونيور  
 ويسقى كؤس معارف ويوفر  
 وفيه وجدنا ما يقى ويفر  
 بناظرة من عين خلد ينظر  
 لما صانه الله القدير الموقر  
 ارى انه در مسك وعنبر  
 فهل في الندامى حاضر من ينكر  
 نسيم الصبا من شأنه تنحدر

اذا ما تلا من آية طالب الهدى  
 وفيه من الله اللطيف عجب  
 اعجب من هذا سفينة مشر  
 الى قوله يرنو الحكيم تلهذا  
 كتاب جليل قد تعالى شأنه  
 هو السيف في ايدي رجال مؤمنين  
 كلام يفيل المرهفات بحدته  
 يدب في قوم منكروا مغولات  
 بيا هوك من حياض جهلا وخوة  
 فذل لك روي يا حبيبي وسيد  
 وما انت الا نائب الله في الورى  
 ويجوز عن تحميد حسناتك من  
 يكفرني شيخ وتتلوه آية  
 يرى ظهرك عند النضال كغلب  
 غبي عتي اضرم الجهل غيظا  
 وكفرني بالحقد من غيرة  
 ويسعي لا يذاني ويسعى بزوره  
 عجب من له ما يتق الله ذرة  
 فطوره برة البينات وتارة

يرى نوره يجرى كعين ومطر  
 اشأهد لها في كل وقت انظر  
 والهالة عن نور ظلام مكد  
 ويعرض عنه الجاهل المتكبر  
 يد في راس المنكرين ويكبر  
 فلن يعصم درع منه قوما ومغض  
 يبشرنا في كل امر وينذر  
 وهدت هراواهم وشرقا وكثرا  
 وسوف تراهم يدبرين فتبشر  
 قد لك روي انت ورو منظر  
 واعطاك مرتك هذه ثم كوتر  
 فكيف محرك الذي هو بكفر  
 وما ان اراه كعاقل يتدبر  
 وكالذي يغوي حين بهد وهجر  
 كجاموح صخر جهل لا ينبر  
 فقلت لك الوبلات انك اكفر  
 على حريص كالعدا لو يقدر  
 اشقوة هذا المصير امر مقدر  
 يحرف قول المصطفى وبغير



قصدت هذا ترجماً فتميلاً  
 وقال يهاين الله ما الشناصير  
 ولما أسيد علاجاً من نصيحة  
 وجاهدت لله الكريم لهدي  
 عجبت لاختار الله كيف اضله  
 خيالته كالنائمين ضعيفاته  
 وأنا شهده وداو شفقته  
 له كتب العيب والشتم خشوها  
 يغوص كدلو عند خوض فيرجع  
 بعيد من التقوى فتسمع انك  
 لقد زين الشيطان اقواله له  
 واكفرني بخلاً وجهلاً ودناًة  
 يقولون انا قادرون على الاذى  
 قيا علماء السوء ما العذل في غدا  
 وما غيظكم الا لعيسى واسمه  
 وما تغفلون شئون ربى وفضله  
 انتم ائمة ربى في يدكم محاطة  
 انحن نفراً من النبي وبأبه  
 انترك قلنا كريماً ودرره

على الرجس والبلوى فكيف اظهر  
 فآليت ان الله معنا فنظفر  
 يسب ويبدى كلما كان يضر  
 فما قل من اوهامه بل تكثر  
 بين النصوص كانه لا يبصر  
 توهم فيبغض كل من هو يسهر  
 فيهجون من جهل ولا يتحقر  
 شرب فيستقري الشرور ويغفر  
 جحاً وما يسقيه ماء ان تفكر  
 كما قوله الاضحة بعيد يفسر  
 يوسوسه وقتاً ووقتاً يكون  
 وواقفه خلق فريس مذعثر  
 فقلنا اخسئوا ان المصمين اقدر  
 ايلعن مثلي مسلم ويكفّر  
 ايدعى لهذا الاسم شخص محقق  
 ويعلم ربى كل نفس وينظر  
 ويفعل ربى ما يشاء ويظهر  
 خف الله يا صيد الرد كيف تحب  
 فما لك لا تدري صلاحاً وتغفر

الاخترت لى جسا بعد خمسين حجة  
وتعلم انا حذر يان و متقى  
تبصر خصيصة هل ترى من دلائل  
اخترت لنا قبلة الله شقوة  
انزغب عن دين النبي المصطفى  
سيخزي المهيم كاذبا تار الهدى  
وانى انا الرحمان فاصبر حزية  
<sup>هذا الهاء من الله تعالى</sup>  
وما كان ان تخفى الحقائق دائما  
وليس خفاء مغلق في ديننا  
سيكشف سر صدورنا وصدركم  
فمن كان يسعى اليوم الدين نفسه  
وانا على نور وانتم على الظلمة  
ومن كان محجوبا فيا كى موسوس  
وما يصطفى الله العليم مزورا  
فذرني وخلاتي في رست مصيلا  
واثرى ربي واختر خالقي  
اليست بقات الله شرط المومن  
وعدوت حتى قلت لست يايب  
اتفق بما لم يتر الله من هدي

وقد كنت تشهد ان احمد اظهر  
وتعلم زارو بعدة تنم  
على ما تقول وفكرن كيف تكفر  
انبتد صحف الله كفر ونهجر  
ودينا مخالف دينه نتخير  
كلانا امام الله والله ينتظر  
ومن كان من حزبي فيعلم وينصر  
وما يكتنم الانسان فالدهر يظفر  
وما جاء من هدي فيبين فنوش  
بيوم يوقد الى المليك ويحضر  
فجر قس في يوم لطاة تسعر  
وما يستوى نهي وقوم يصير  
فيكتبه في هوة ويد مر  
وما يخبى الفساق رعب اظهر  
عليه ولا حكم وقاض فتامر  
فقد ضاع يا مسكين ما كنت مد  
فما لك يوم الاخذ لا نذكر  
وان الهدى بعد الفل منوعر  
ونكفر من الحق لسدرو وجسن



ووالله ببيت الله لو كنت غلصاً  
 ولو قبل الكفاري سالت امانة  
 ولكن ظننت ظنون سوء يجعلني  
 هل العلم شيء غير تعليم ربنا  
 كتاب كريم احكمت اياته  
 يدع الشقة فلا يمس نكاته  
 ومتعني من فيضه لطف خالق  
 كريم فيوتي من يشاء علوماً  
 واني نظمت قصيدتي من فضله  
 تعال بميدان النضال شجاعة  
 تريدون ذلتنا ونحن هو انكم  
 التطلب مني آية الحزني والردى  
 وحمدتي من قبل ثم ذممتني  
 واني انا الخطار ان كنت طاعنا  
 وانا جهرنا بشردين محمد  
 متعندك منك ترجأت تباعد  
 وسيلك صعب لكن انت غفارة  
 وما ان ر فيك التوفيق التقى  
 ومن كذب الصديق هتك سره

اريتك اياتي لست تزور  
 لعمري هاتيت وصرت شجاعاً يصير  
 كغول هوى والغول لا يتطهر  
 واني حديث بعداء نتخير  
 وحياته يحيي القلوب يزهر  
 ويروي الثقة هد فيتموثر  
 فاني رضيع كتابه ومخفر  
 فدير فكيف تكتبون وتهكر  
 لتعلم فضل الله كيف يخير  
 ليظهر علمك في الجبال تسير  
 فيكم مني من يشاء وينصر  
 ويأتيك امر الله فجأ فثبر  
 فقد لاح انك خنتي مولود  
 رماحي مثقفة وسيفي مذكر  
 وانت تهوب وفي السب تهر  
 وزيد رجل العقد رحا فتحر  
 وخيتك حرس لكن انت تدعثر  
 وان الفتى يخشى اذا ما يذعر  
 ومن اكثر التكفير يوماً سيكفر

وان تضربن علي الصلابة  
 فهل في اناس مكفرين مدبر  
 والله اتى آيس من صلاحهم  
 وقلت لشيخ قد تقدم ذكره  
 تعال نبا اهل في مقام معين  
 خلعت يميننا من لعان موالي  
 فاذا اتى بعد لترصد يومنا  
 خرجنا وخلق كان يسعي وراءنا  
 فجاء ولكن لم يبا اهل مخافة  
 ولم يسم الكلدان يبا اهل كالفتة  
 وجاشت اليه النفس خفا وخشية  
 ووجدته مجرا ومن حين خيفته  
 فقلت له لما الى ان حجتني  
 وان شئت سل من كان فينا حارا  
 وباهلني من غن نوئين مكفر  
 فمقت بصحبي للدعاء مهابلا  
 فصعد صرخ الصاقيين الى السما  
 فاعجب خلفا جيشهم بكاهم  
 وظل المبا اهل يقذفن مكفرا

فلا الصغر بل ان الزجاجة تكسر  
 يدبر في قولي وفي الكتيب ينظر  
 وما ان اري شخصا كيف يحذر  
 الام تكفنا وهجو تقصر  
 ليهلك من هو كاذب ومزور  
 فاني بميدان اللعان ساخصر  
 فمقت ولم اكسل ما كنت اخصر  
 لينظر كيف يبا اهل ويكفر  
 واعرض حتى لام من هو بصير  
 وظل يربنا ظهر جبين ويدين  
 وقد خفت ان بعشي عليه ويظهر  
 كان حسامي يهجم ويستر  
 لقد تم والله العليم سيما  
 وما قلت لا ما هو المتقصر  
 وقوفا لدى شجرات رضى شجر  
 وكان معي ربي يراني وينظر  
 لما اخذتهم رقة وتاشر  
 فبكوا بمكاهم وقام المنصر  
 فيا عجباً من دينهم كيف كفرا



وما الكفر بالآما يسمي مرتبنا  
وانا توكلنا على الله ربنا

فذرهم يسبونك فشاؤا ويكفروا  
وقد شد اذرا العبد رب ميسر



والجمل عوانا انك سمك كاه  
لربنا عوانا وقليق ينصرنا



# القصيدة المكية في نصرة النبي

## رسول الله صلى الله عليه وسلم

يا ك الجول يا قيوما منبع الهدى  
تنوب على عبد يتوب تنديا  
كبير المعاصي عند عفوك فها  
تخطيكته الكائنات وسرها  
ورحن عبدا لك يا آلهي وملجئنا  
وما كان ان يخفي عليك مخاسنا  
وكم مزد هي اهلكتم من شرورنا  
وكم من حقير في عيوز جعلتم  
وتعلم اطلالا بفضل ورحمة

فوق لي ان اثنى عليك واجرا  
وتبني غر يقا في الضلالا تمقضا  
فما لك في عبد الم تردد ا  
وتعلم من راج النوى ومحرجا  
غراما ماك خشية وتعبدنا  
وتعلم الوان النحاس وعسجدنا  
واخذت هم وكسرت ايا منضنا  
بأعين خلق لو لواء زبن جدا  
وتهد من قهر منيف امرنا

وما كان مثلك قدرة وترحمًا  
 فسبحان من خلق الخلاق كلها  
 نعيم يبيد المجرمين بسخطه  
 فلا تامل من سخطه عند حمد  
 وان شاء يلويا الشدا خلقه  
 وحيد فريد لا شريك لذاته  
 ومن جاءه طوق عا وصدق فقد نجى  
 له الملك في الملكوت والمجد كله  
 ومن قال ان له الهاق دمرًا  
 هذا العالمين وانزل الكتب رحمة  
 وانت الهى ما منى ومفازية  
 عليك توكلنا وانت ملائكة  
 والى ايات في عباد حمدهم  
 له في عبادة ربه غيلة رجل  
 ومن وجهه حلة بعيدا واقربا  
 له آتاه موسى وروح ابن مريم  
 وكان الجواز وما سواه كميت  
 وكان مكاوحة وفسق شعاعهم  
 فمن سبق منهم كافر الا الذي

ومثلك ربي ما اريد من متفرجا  
 وجعل كشيء واحد متبدا  
 غفور ينجي التائبين من الردى  
 ولا يتيسر من رحمه ان تشدا  
 وان شاء يعطيهم طريقا ومثلا  
 قوي علك في الكمال توحد  
 وادخل وردا بعد ما كان ملبدا  
 وكل له ملاح اوراح او غدا  
 سواه فقد تبع الضلالة واعتدا  
 وارسل رسلا بعد رسل والدا  
 ومالى سواك معاون يدفع العدا  
 وقد مسناضرو جئناك للندا  
 ولا سيما عبد تسميه احمدًا  
 وفاق قلبه العالمين تعبدًا  
 واصاب وابله تلاعًا وجد جدا  
 وعرفان ابراهيم دينًا ومصدًا  
 شفيع الوري احب وادنى المسعدا  
 بيا هون مرتجيين في سبيل ارد  
 احتر بشقوتهم على ما تقودا



شر بعينه الغراء مور معبد  
 والحق بصحف الله لا شك انها  
 فمن جاءه ذلا لتعظيم شانه  
 فيا طالب العرفان خذ ذيل شرع  
 ين كقلوب الناس من كل ظلمة  
 ولما اختل نور التام للور  
 ترا اجمال الحق كالشمس في الضم  
 وقد اصطفت بمجتهى ذكر حمده  
 وفوضني ربي الى فيض نوره  
 وهذا من الله الكريم المحسن  
 والله هذا كله من محمد  
 وفي مجتهى نور وجيش لامر حاكم  
 كريم سجايا اكمل العلم والنه  
 تبصر خصي هل ترى من مشاكه  
 بشير نذير امر مانع معا  
 هدى الهائمين الى صراط مقوم  
 له طلعت يجلو الظلام شعاعها  
 له درجات ليس فيها مشارك  
 وما هو الا نيب الله في الور

غيور فاحرق كل دين جليدا  
 كتاب كريم يرفد المستر قدرا  
 فيعطى له في حضرت القدس سودا  
 ودع كل متبوع بهذا المقتدا  
 ومن جاءه صدقا فنوره الهدى  
 ولوح وجه المنكرين شوا  
 ولاح علينا وجهه الطلوس مرها  
 وكاف لنا هذا المتاع تزودا  
 فاصبت من فيضان احمد احدا  
 وما كان من الطافه مستبعدا  
 ويعلم ربي انه كان مرشدا  
 سلاله انوار الكريم محمد  
 شفيع البرايا منبع الفضل الهك  
 بتلك الصفات الصالحات باكمل  
 حكيم بحكمته الخليله يقتدى  
 بدور افكار العقول واتيدا  
 ذكاء منير برجه كان برجد  
 شفيع يزكينا ويد في المبعدا  
 وفاق جميعا رحمة وتودا

تخين الرحمن من بين خلقه  
 وقد كان وجه الارض جهامسا  
 وارسله الباري بآيات فضله  
 وملائكته بطول كل شرق ومه  
 بلوبة مكة ذات حقف عقتل  
 وما كان فيها من زرع وودج  
 تكتف عقوة داره ذات ليلة  
 فادركه تأييد رب مهيم  
 تذكرت يوم ما فيه اخرج سيد  
 الى الآن انوار بركة يثرب  
 فوجه المانية صار منه منورا  
 حقا في جناتي نور امضيا  
 وارسلني سر لي لتأييد دينه  
 له صحبة كانوا احمدين حبه  
 واروا نشا طاعتك كل نصيبة  
 واذا مرينا اهاب بغمه  
 وكان وصال الحق في بنااتهم  
 ورانا حيات نفوسهم في موتهم  
 وجاشت ايهام من كروني سهر

واعطاه ما لم يحيط احد من الندي  
 فصار به نورا منيرا واغيدا  
 الى حزن قديم كان لك ومفسدا  
 وكل تلا بغيا اذا راح او غدا  
 بلاد ترى فيها صفيحا مصمدا  
 ترى كالظلمة نراة ازعر اريدا  
 جماعت قوم كان لك او مفسدا  
 ونجاة عون الله من صولة العدا  
 ففاضت دموع العين بمنذري  
 تشاهد فيها كل يوم تحدا  
 وبارك حر الرمل وطئا وقردا  
 فاصبحت ا فم سليم والهدك  
 فجت لهذا القرن عبد محمدا  
 وجعلوا اثرى قد ميه للعبث اثر  
 كمن جاء من قال تواري تحدا  
 فراعوا الى صوت المهيب تودا  
 وخطراتهم ولا جله مدد اليدا  
 فجاوا بميد ان القتال تحدا  
 وانذرهم قوم شقة يقددا



فضلوا يتادون الدنيا يا بصد قهم  
 وفاضت لتطهير الناس دماهم  
 واحيوا ليا ليهم مخافة ربهم  
 تنأهوا عن الأهواء خوفا وخشية  
 تلقوا علوما من كتاب مقدس  
 كنون كرائم ذات تحصل تجلدا  
 التعرف قوما كان ميتا كمثلم  
 فابقظهم هذا السبب فاصبحوا  
 وجاءوا دنور من وراء عيسى <sup>قهم</sup>  
 ولو كشف باطنهم ترى فقلوبهم  
 تداركهم لطف الاله تفضلا  
 ففاقوا بفضل الله خالق زماهم  
 وهذا من النور الذي هو اجمع  
 امرت من الله الذي كان مرشدا  
 وجئت لتنجيت الامم من الهوى  
 وتوهمت قدراك لله قائما  
 جذبت الى الدين القويم بقوى  
 وارسلناك الباري بآيات فضله  
 يحب جناتي كل ارض وطئها

وما كان منهم من لم ياتر ددا  
 من الصدق حتى اثر الخلق من صد  
 واذا بهم يوم يشيب ثوب هذا  
 وباتوا مولاهم قيا ما وسجدا  
 حكيم نصا فاهم <sup>كر</sup> يم ذوالندي  
 وترجعوا كلاً الاسرة اغيدا  
 نوماك الموت جهولا يلندا  
 منيرين محسودين في العلم والهدى  
 اليه دنور من امام مقودا  
 يقينا كطبقات السماء منضدا  
 وزكى بروح منه فضلا وايدا  
 بعلم وايمان ونور وبالهدى  
 فدى لك <sup>صلى</sup> وحى يا محمد سرورا  
 فاحرق بدعات وقومك صدا  
 فواهاك السبب خالص الخلق من ردا  
 ومثلك رجلا ما سمعنا تعبد  
 وما ضاعت الدنيا اذ الدين مشيدا  
 لك تنقذ الاسلام من فتن المعدا  
 فيا ليت لي كانت بلادك مولدا

والفری نے قومی فحشیت کا ہفتا  
 عجبت لشیخ فی البطالة مفسد  
 سلوہ یمینا هل اتانی مباحلا  
 فخذ یا الہی مثل هذا المذنب  
 اضل کثیرا من صراط منویا  
 قد اختار من جمل مضاع خلا<sup>توق</sup>  
 وما کان لی بغض ربی شاہد  
 یسب ما ادری علی مایستنی  
 نعم لشہد ان ابن مریم میت  
 وهل من دلائل عندکم توثوقها  
 انھن تخالف سبیل دیرینینا  
 سیکشف سر صدقنا وصدقکم  
 فمن کان یسعی الیوم فی الارض مفسدا  
 الیس تقات اللہ فیکم کذرة  
 وقد کان ربی قد راک مرجمہ  
 رایت تغیطکم فلم ال حجتہ  
 ولست بذی علم ولكن اعاننی  
 وواللہ انی صادق غیر مفتر  
 وما قلت الا ما امرت بوحیہ

وکیف یکفر من یسوا لی محمد  
 اضل کثیرا بالشرور وبعدا  
 وقد وعد جزا ثم نکث تعدا  
 کاخذک من عاد ولبا وشددا  
 تباعد من حق صریح وابعدا  
 وکان رضی الباری اھم واولدا  
 وفي اللہ عادیناہ اذ حال مرصدا  
 ایلعن من اھی صلاحا وحبدا  
 اھذا مقال یجعل البر ملحدا  
 فان کان فاقونی بتلك فجلدا  
 وقد ضل سعیا من قلے پنا اھدا  
 بیوم یسود وجہ من کان مفسدا  
 فیمرق فی یوم النشور من ودا  
 اتخشون لومة حنیکم ومفندا  
 فحصت باذن اللہ ثوبا مقندا  
 ودطت ذوقا مغرا متوقدا  
 علیم زانی مستھاما فایدا  
 وایدنی ربی وما ضاع عنی سدا  
 وما کان ہجر بل سمعت مندا



ألتحق حقاً كالمداحي الخامس  
 تعالى مقامى فاختفى من عيونهم  
 وفي الدين اسرار وسبل خفية  
 وهذا على الاسلام ادهى مصابك  
 اتكفر رجلاً قد اثار صلاحه  
 اتكفر رجلاً ايت الدين حجة  
 اخن نفر من الرسول ودينه  
 ووالله لو لا حجب وجه محمد  
 ففي ذلك آيات لكل مكذب  
 وكم من مصائب للرسول اذوقها  
 ونغم يفوق ظلام ليل مظلم  
 وضرب كضرب الفأس صلت سيفه  
 فاستشئت تلك المحن من ذوق محبته  
 ومكابيل المصطفى خير ميت

مخافة قوم لا يريدون مرصدا  
 وربى يرى هذا الجنان المجردا  
 يلاحظها من زاد الله في الهدي  
 يكفر من جاء الانام محبدا  
 ومثلك جهلما رايت ضنفا  
 ودافا رؤس الصائلين وارحبا  
 ويبدو لكم آياتنا اليوم او عدا  
 لما كان لي حول لا مدح احمدا  
 حريص على سبى كالعبد  
 وكم من تكاليف سئمت توددا  
 وهول كليل السخى بيك تهديدا  
 وخوف كاصوات الصرير قد بدا  
 واسئل ربى ان يزيد تشديدا  
 فان فزتها فسا حشرنا بالمقتدر

سادخل مرعشة بروضة قبرة  
 وما تعلم هذا المستر يا تارك الهدى



# القصيدة العنبرية

الا ايها الواشي الام تكذب  
 واليت اتي مسلوكتهم تكفر  
 الا انني تبروانت مذهب  
 الا انني في كل حرب غالب  
 وبشرني ربي وقال مبشرا  
 ونعمني ربي فكيف ارداه  
 وسوف تدي اني صدوق موبد  
 ويدي لك الرحمان امري فنبجلي  
 يرى الله ما هو مخفي في قلوبنا  
 ويعلم ربي من هو الشتر منزلا  
 لام ترى زورا كصدق محض  
 وقاسمتهم ان الفتاوى صحيحة  
 وهل لك من علم ونصر محكم  
 كمثلك ام قد ابد وايد نبهم  
 اتعدي في حربي قن عام وبننا

وتكفر من هو مومن وتونب  
 فاين الحيا انت امرق او عقرب  
 الا انني اسد وانك ثعلب  
 فكدني بما زورت فالحق يغلب  
 ستعرف يوم العيد العبد اقرب  
 وهذا اعطاء الله والخلق يعجب  
 ولست بفضل الله ما انت تحسب  
 اهذا ظلاما ومن الله كوكب  
 فيقطع من هو كاذب ويكذب  
 ومن هو عند الله بر مقرر  
 وتستجلب الحق اليه وتجذب  
 وعليك وزر الكذب ان كنت تكذب  
 على كفرنا او تحرص وتتعب  
 فتحسسن من بنهم ما اعقبوا  
 ونزلت ما امنت جبينهم هرب



وما البعث الا ما علمت في قته  
وما في يدك بغير فليس منسحب  
وشاهدت انك لست اهل معار  
متة نبدا خلافا فتبد ذميمة  
وعاديتني وطويت كشحا على الكاذب  
وكنت تقول ساغلبين بحجة  
ولست بعاد مسرف بل ابي  
واني امام الله في كل ساعة  
فان كنت عاديت الخبيثين  
واكنت قد جا وزت حد توقع  
فسوف تزي في هذه ضرب ذلة  
ومن كان لاعن من متعهدا  
انا من بالتقوى وتفضل ضده  
ولي لك في عشار قلبي لوعته  
الا ايها الشيخ اتق الله الذي  
اذا ما نوقد قهرة يهلك الورع  
اتعوى كمثل الذئب والله اني  
وما ان ابري في خيطك بك قوة  
المتعفن رويي كيف تحققت

وتلك وهادك لست ايا تقرب  
لنضل ايماء بالنسب وتغلب  
وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب  
وتترك ما هو مستطاب واطيب  
ورميت حقك اكلماكنت تحجب  
وما كنت تدري انك اليوم تغلب  
عروفي على ايداء كما اختب  
وينظر في كمالها هو اكسب  
فتكرم عند مليكنا وتقرب  
وقفوت ما لم تعلمن فتعجب  
ويوم تكال الله اخزي واعطب  
فعليه ذلعة لعنة لا تنكب  
وتنكث عهدا بعد عهد تهرب  
فكفر وكذب اني لست اغضب  
بهذه عمارات الهوى وبخراب  
فما حيص من ابرحسام بعضب  
اراك كالكاذب ارضب او تغلب  
ويصلح ربي ما تهذ وتشغب  
واصدق رويي ما من لا يكذب

و یا تیک من آثار صدق بکثرة  
 فان كنت کذا باقانت منعم  
 اتکفر فی امر عیسیٰ تجاسرا  
 تو فی عیسیٰ هکذا قال ربنا  
 و کیف تکذب آیه هی قوله  
 نهی خالق ان یحییٰ ابن مریم  
 ولم یبق له فی موته یح ربنا  
 اقول ولا اخشے فانی مشیل  
 و الله انی جئت حین عجیب  
 وقد جاء فی القرآن ذکر وفاته  
 ولو کان فی القرآن امر خلافه  
 و لکن کتاب الله یشهد انه  
 امن غیر منیع هدی نطلب الهدی  
 فنومن بالله الکریم و کتبنا  
 و یعلم ربی کلما فی عیسیٰ  
 و هذا هدی الله الذی هو ربنا  
 و ان سر جی قوله و کتابه  
 و ان کتاب الله بحر معارف  
 و کرم من کانت مثل غید تمتدست

فایر قبین اوقاتها المخرق  
 و ان كنت صدقا فسوف تعذب  
 و کذبتی خطأ و لست تصوب  
 صریحا فصدقنا و لست ترب  
 و تصدیق کلمته اهم و واجب  
 و تلك التي کفرت منها و متضرب  
 لما الهی من مملک صدق موب  
 و لو عند هذا القول بالسيف ضرب  
 و هو فارس حقا و انی محق  
 و ما جاء فیہ هو الذی هو اصوب  
 لا تریته دینا و لا اتجنّب  
 تناول من کما سر المن یا فتجب  
 و کل من الفرقان یسطر یجب  
 فان جحد لک یا مکفر تدرب  
 علیم فلا یخفی علیه مغیب  
 فان كنت ترغیب عن هدی لا رغیب  
 فان اعصا فسنا من اینر طرب  
 و یخدن فیہ عون ما استدوب  
 بها یجستی من هدی ربی فحرب



اذا ما نظرت الى ضياء جماله  
 رشيته بنور نوره فتبينت  
 يصعد عن الطغرى ويهدي الى التقى  
 يجر الى العلياء وجاء من العلى  
 وسر لطيف في هذا وتكت  
 ومن ياته يقبل ومن يهد قلبه  
 يضيء القلوب يدفع عن ظلامها  
 فقلت له لما شربت زلاله  
 وكم من عمير قد كشفت غطاءهم  
 الا رب خصر خاض فيه عدوة  
 وان يفطن عينك وهاب الهدى  
 واني كعقل الناس نور كنوره  
 والله يجرى تحت نهر الهدى  
 ومن يحسن الانظار في الفاظه  
 ومن يطلب الخيرات فيه يمسكه  
 ومن يطلب سبيل الهدى في غيره  
 ومن يبص فرقانا كريما فانه  
 وما العقل الا خط عشواء ما يصب  
 ومهما تكن من عين ماء بارد

فاذا الجهمال على سنا البرق غيب  
 على حقائقه ففيها اقلب  
 خبير الى طرق السلامة تجلب  
 كما هو امر ظاهر ليس يحجب  
 كنجم بعيد نورها تتغيب  
 الى ما من الفرقان لا يتذبذب  
 وليفتي لصدور سواده ويهذب  
 فدري لك وحى انت عني ومشرق  
 ونجيتهم عما يعف وليتغيب  
 فالهاه عن خوض سنا الموش  
 فكائن ترى من سره لك معجب  
 وان التهم ببيانه يتهدب  
 ومن اكثر الامعان فيه فيشرب  
 فالى سنا التام يصيب ويسحب  
 ويرى اليقين التام واستكبر  
 يكن سعيه لعماد عليه فدعطب  
 بطع السعير في المحمود يقرب  
 حيد وما يحط في هدى ويدغب  
 تراه حثيثا عين صاد فيشرب

وقد جئت بالماء المعين عذبة  
 وسوف يرليك الله نور تطهره  
 خف الله عند الطعن في اوليائه  
 تعال وتب مما صنعت فاني  
 لست مدعثر من جفا بل اني  
 وفي السلام والاسلام اني سابق  
 واذا انصارتهم فسيبقى قاطع  
 وان المذوكر لا يخفيه مكره  
 تذك نصيحتي تغزوى صالح  
 وكمن امور الحق قلبت جراءة  
 وان كنت ذي علم فاك في كماله  
 واني على علم وزدت بصيرة  
 خف الله حزنا يا ابن مرع احبته  
 وما يمنعك من رجوع وتوبة  
 وانكنت ذا عسر وضرر معيلا  
 والله ان شفائك هيسج البكا  
 الا تفر من قصص الذين قردوا  
 اتمام بين الاقربين كذب طير  
 ومثلك جاف قد خلا ومكذب

فابن النهي لا تشرب وتثرب  
 ويرليك من مناصدك وطيب  
 اولئك قوم من قلاهم في شجب  
 اصانع من تلاق حبا واصحاب  
 عروف على ايدائكم اتعجب  
 واذا ان اميتتم فسهى مثقب  
 واذا انطا عنتم فرحى مذب  
 وان يخف في غار يبق فتعجب  
 وعليك سبل الرفق والرفق اعذب  
 فسوف ترى يوما لهما قلب  
 وما ينفعن بعد الغزاة تميب  
 من الله في اسرى وامت مكذب  
 فرع ميلانهم عدو مخيب  
 البيت جهلا حلفت ثرب  
 فان شاء ربي ترزقن فتخطب  
 لدى عين احياء تموت فتعجب  
 فما لك تدري سيم ذنت ذنب  
 وان غرة البين ادنى واغرب  
 فابادهم رب قد من معذب



سيسلب من الضعف والشيبة  
 فأكفر وكذبها الشين خذ الله  
 وأهين ربي واعطه معارفك  
 اتفضل من قهر الحبيب واخذه  
 فجانك من جذبات نفسك <sup>مشكل</sup>  
 الى الله من جنان فيظهر خبايا  
 فقد كذبوا بالحق لما جاءهم  
 وقد كذبت قبلي عباد ذوو التقى  
 فلما نسوا فحوا ما ذكرناه  
 تخامون بالحق قد المذموم  
 وكيف اخاف عناد قوم مفند  
 فابغى رضا ربي وما خشى العدا  
 وكل نبأ مستقر معين  
 وان هدى الله العليم هو الهدى  
 ويدري اناسا كفرنا وكذبوا  
 قلاني الوري حنة الاقارب كلهم  
 وما تنقته حرا ابتلك الهواجر  
 واتى بحضرته اموت بفضل  
 الاكل فجد قد طرحت كجيفة

وما ان امر عند الغواية تسلب  
 ولاني بفضل الله رجل مهذب  
 فبنورة الاجل الى الحق اتدب  
 وتذعن من جور خلوت وعيب  
 ينزل الغلام الخضر بكر هوزب  
 على الاشقياء وكل امرئ  
 فسوف يريهم ربنا ما كذبوا  
 فصبروا على ما كذبوا وترقبوا  
 اسف وجرة قلوبهم ما قلبوا  
 وامهم الشين السفيه لمحب  
 ويغتا من ربي عليهم ويعصب  
 ولحرب اعداء الهدى انا هب  
 وما تبسل نفس قبل وقت يكتب  
 ويعلم ما ندعن وما نحن نكسب  
 اذا اداركوا النضالهم وتحرروا  
 فنتهم كشعبان ومنهم عقرب  
 وفي الله ما نوذي ونري ومجذب  
 فان لم ينلنا العز فالذل الحبيب  
 وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

والله اسعى من جفاني ومهجتي  
 واني اعيش بهذه كمسافر  
 ومالي الى غير المهيم رغبة  
 لا ايها الشيخ الذي يتجنب  
 ولست تبرأ من الاعن لاعنا  
 ربيت بساكن الهدى من تذلل  
 تسب وان اعذر فيما نسبني  
 نصول علي نهتاك عرضي واعتل  
 ترى عزتي يومًا فيوماً فتشوى  
 اري ان تستري فيك كالمرح لاج  
 ولولا يكن في القنبير تعيظ  
 ولا تخش من قبي الى الضعن مائلًا  
 كمثلك عاد ما ريت ولا عنا  
 اردت وبالي لكن الله صانني  
 ولست على مسيطر ومحاسنًا  
 ترفق فان الرفق للناس جوهر  
 ولا تشرب جملًا اجاج عذرة  
 ومن كان لا نيا دين من نصيح  
 ايلا عني ما كنت بدعًا من الهوى

ولغيره من القلا والمجنب  
 وفي كل آن من هو من تقرب  
 وعن كل ما هو غير ربي ارجب  
 ترى ان تتب معي الهوى والمجنب  
 فاختر رخص العفو والقنب مغضب  
 واني بالامى عذيق مرحب  
 ولكن اما والله نعصم وتذنب  
 واعطاني الرحمن ما كفت اصعب  
 وهذي كائناتك بالهراوي نظرب  
 ويللا عجناتك لنا الما ترقب  
 فلا القلب الاجرة تتلهب  
 تعا شيب الرضى خلصة وتخيب  
 اقوالك قول اوسدان مازرب  
 تقدم فقرات الذي كنت يطلب  
 وما يعطين الرب انت تسب  
 وما بتركن سيف فبا رفق تجلب  
 والله ان المسلم احل وعذب  
 فله دواهي الدهر نعم امرب  
 لكل من العماء ري ومذهب



عبي لربي نعمة بعد نعمة  
وان رسول الله شمس منيرة  
جرت عادة الله الذي هو ربنا  
كذلك في الدنيا نرى قانونه  
خف الله يا من بارق الله من هوى  
ولا تطلب من ربحان دنياك خستة  
يزيد الشقي شقاوة طول امنه  
اذا ما قصد فاشاعة الحق في الورى  
وانت ترى الاسلام قفل كانه  
تصول العدل من منجهم وغناهم  
وهدي كمنط لولوء وزبرجد  
ومن كل طرف تمطر سهامهم  
نرى هذه من كل قوم بعيننا  
فقميت فعاد لي عداي وسعير  
ولم يبق الا حضرة الوتر ملجأ  
فان ملاذي مستعان يهتني  
غير فياخذ راسي خصم اذا اعتد  
واني بري من رياحين غيرة  
يجب المتدلل والتواضع ربنا

فلا زلت في نعماته اقلب  
وبعد من سوال الله بدو كوكب  
يرى وجه نور بعد نور يذهب  
نجوم السما تبدوا اذا الشمس تغرب  
وان الفتى عند التجاسر يهرب  
وشوك الفيافي منه شهى واطيب  
ويرخي المهيم حبله ثم يجذب  
صدحت وتبدى كل خبث فتشلب  
مقابير اموات وارض سبب  
على صحف مولينا وكل يكذب  
به الطفل يلهو من عناد ويجذب  
فهذا على الاسلام يوم عصب  
فتنرفع عين الروح والقلب شجب  
فلمن جميع الناس عن مركب  
ومن ياب خلاق الورى اين اذهب  
وليسقين من كاس الوصال فاشرب  
غفور فبعقره لتي حزين اذنب  
وعذاب شوك منه عذب وطيب  
فمن ينزلن عن فرس كبير يركب

وللصابرين يوسع الله رحمة  
 تعرفت حتى اتتني معارف  
 رشناه من نور السبيل مصطف  
 له درجات في المحبة تامة  
 ذكاء منير قد انا رقلوبنا  
 وفي الليل بعد الشمس منور  
 والله الطاف على من احبته  
 وشيمته قد افرجت في فضائل  
 ورعى واتي الصعب لمن اسالنا  
 وليس التقى في الدين الا اتباعه  
 ولو كان ماء مثل غسل بطمه  
 مدحتك يا محبوب من صدق محبة  
 وانا الجحش في عطائك راغباً  
 والله حبك للنخلة لمومن  
 واشترت حبك بعون محمد يعني  
 ونستصغر الدنيا وخضراء هاجراً  
 الا ايها الشيخ الذي اكرمته  
 فتلك بعون الله مني قصيدة  
 وهذا ثلث قد اظننا وهدية

ويفتح ابواب الجدي ويقرب  
 وان الفتى في شوله لا يكف  
 ولو لا ما تبنا ولا نتقرب  
 له لمعات زال منها الغيب  
 وله الى يوم المنثور معقب  
 كما في الزمان نشاهدك وجرب  
 قوابله في كل قرن يسكب  
 وقد فاق احلام الوري فتعجب  
 وليس كراعي الغنم يرعى ويحب  
 وكل بعيد من هذا يقرب  
 فوالله بحر المصطف منه اعذب  
 ولو لاك ما كنا الى الشعر نغيب  
 ومن جاء بابك سائلاً لا يترب  
 دليل وعنوان فكيف نخيب  
 ونصيب جناني من سنالك وتجارب  
 فلا يجتني منها ولا نستغلب  
 واني بزعمك كافر ثم هدير  
 محاربة ونظيرة منك اطلب  
 به بحر خفيف للاجتماع والنسب



فان كنت ذليلاً فأت نظيرها

وان تعجزن جهلاً فلكم العجز



# سورة التوبة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خضعت الاعناق لكبرياءه - وتخيرت الابصار من عباده  
وعلاؤه - المقدس عن الكناد والاضداد والشركاء - المنزه عن  
الاشباه والاقربان والنظراء - هو الذي ارسل رسلاً لاصلاح الورى  
ونجا كل من قفا اثرهم واقتدى - واختار من اختار مهيعهم وتبعهم  
وما ابشئ - فرضى عنه - وثنا - والصلوة والسلام على سيد الرسل و  
خاتم الانبياء محمد المصطفى الذي هو سيد قوم انكسرت الاماداتهم  
ابشيرة واذليت حركاتهم الطبيعية وجرت في بواطنهم اجرام الروحانية  
وتفخ الله فيهم روحاً وواو صافاً هو امام معاليت الله الذين خيبت شيطاناً  
ذا المسكايد حتى اخفق اخفاق الصائد - وهو الذي كف عن العيث  
والنزء ذيباً لكل غنم انبياء بني اسرائيل ونسا الى الحق وعصم وهدى  
فالسلام على هذا الجري البطل المظفر في الاولى والاخرى -

اما بعد فاعلم ارشدك الله تعالى ان هذا الكتاب جامعة لكل من اراد

ان يسلك في حقائق فائحة الكتاب يعلم حقايق كانه وشاكن شعايق  
 على نهج الصواب وكلما اودعته من درر البيان فاني تفردت به من عجب  
 الله الرحمن ونهت من الملهم المتان - وليس فيه شيء من لفاظ تشواهد  
 المتقدمين ولا من خسارة ملفوظات السابقين - ونحو الماضين الا التاد  
 الذي هو كالمعروف وما عدا ذلك فهو من ربي الذي سيع علي من  
 ياكرمة العطاء والهمني من نكاح ما لم تعط احد من العلماء ليشد اذري ويضع  
 عنه وزري ويؤتيني في ان سراء اقدار حايين - ويتو جنتي على المنكرين  
 المستكبرين فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان  
 هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر في هذا الكتاب ان تركنا تفسير  
 البسلة ولم نكتب فيه شيئا لان تفسير الفائحة قد احاطت بنفسيرها واعنا  
 عنها ببيان مبين - والآن نشرع في المقصود وهو تفسير علي الله لنصير  
 المعين \*

**الحمد لله** - هو الشناء باللسان على الجميل للمقتدر النبي  
 على فضاء التجليل - والكم ممل النام من افراد مختص بالرب الجليل وكر  
 حمد من الكثير والقليل يرجع الى مرتبنا الذي هو هادي اصال ومعز  
 الزاين وهو محمد المحمودين \*

والشكر يفارق المحم خصو صيها بالصفات المتعدية عذر  
 اكثرهم ورا مدح يفارقه في جميع غير اختياري كما لا يخفى على السمع



## ولا دبا ع الماهرين

وان الله تعالى افتتح كتابه يا محمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد  
يحيط عليهما بالاستيقاء وقد ناب منابهما مع الزيادة في الرفاء وفي  
الترغيب والتعسين - ولان الكفار كانوا يمدون **طوا غيتهم**  
بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدحهم ويعتقدون انهم منبع المولى  
والجوائز ومن الجوادين - وكذا الكان **موتاهم** يمدون عند  
تعدد النوادر بل في الميادين والمآدب كمد الله الرازي المتواضعين  
فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر للمتوسمين - وفي ذلك  
يلوم الله تعالى **عبدة الاوثان** واليهود والنصارى وكل من كان من  
المشركين - فكانه يقول ايها المشركون لم تمدون شر كاءكم  
وتظنون كبراءكم اربابكم الذين **ربوكم** وابناءكم ام هم  
**الراحمون** الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفعون ما ساءكم  
وضرأكم ويحفظون خير اجاءكم ويرحضون عنكم قشف الشدائد  
وينارون داءكم ام هم ملك **يوم الدين** - بل الله يربو ويرحم  
بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتجسية  
من الاعداء وسيعطى اجر العاملين الصالحين -

وفي لفظ الحمد اشارة اخرى وهي ان الله تبارك وتعالى يقو  
ايها العباد اعرفوني بصفاتي وتعرفوني بكما لا اتي فاني لست كالناقصين  
بل يزيد حمدي على اطراء الحامدين - ولن تجر عمامدا في السموات

ولافى الارضين الا وتجد هاتى وحى وان اردت احصاء محامدى  
 فلن تحصىها وان فكرت بشق نفسك وكلغت فيها كاستغرقين فانظر  
 هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتى وهل تجد من كمال بعد منى ومن  
 حضرتى فان زعمت كذا لك فما عرفت منى وانت من قوم عمن يلى الله  
 اعرف محامدى وكما لا تى ويرى وابلى ليهوب بكاتى - فالذين حسبوا مستجمع  
 جميع صفات كماله وكما لا تى شاملة وما وجدوا من كمال وما رواه من  
 جلال الى جولان خيال الا ونسبوا الى وعزوا الى كل عظمة ظهرت في  
 عقولهم وانظارهم وكل قدسرة تراعت امام افكارهم فهم قوم يمشون  
 على طرق معرفية والتحق معهم واولئك من الفاضلين - فقولوا عاقل الله واستقر  
 محامده عراسه وانظروا واعترفوا فيها كالاكياس والمتفكرين - واستغنوا  
 واستشفوا انظاركم الى كل جهة كمال وتحسوا منه في قبض العالم  
 ومعه كما يتحس الحريص امانيه بشحه فاذا وجدتم كماله التام ورياه فاذا  
 هو اياه - وهذا سر لا يبذل ولا على المسترشدين

قد الكوريكوم ومولكم الكامل المستجمع لجميع الصفات الكاملة  
 والمحمد التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر في الفاتحه واستعان بقلب  
 حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد يعطونه صفقة العهد بطور  
 انفسهم من الضغن والمخذل فسر عليهم ابوابها فاذا هم من المبصرين -

ومع ذلك فيه اشارة الى انه من هلاش بخطاه في امر معرفت الله تعالى  
 واتخذ الله غيره فقد هلاش من رفض رعايت كماله وترك التانى في عجائباته



والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادته المبطلين - الا تنظر الى المنصاري انهم  
دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسوت لهم النفس المضلة و  
الشهوة المنزلة ان اتخذوا عبد الهأ وارتضوا عقار الضلالة والجهالة ونسوا  
كمال الله تعالى وما يجب لذاته وختوا الله البنات والبنين - ولو انهم امنوا  
انظارهم في صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توهمهم وما  
كانوا من الهاككين - فاشار الله تعالى لهم هذا ان القانون العاصم من الخطا  
في معرفت البارى عز اسمه امعان النظر في كماله وتنتج صفات تليق بذاته  
وتذكرهم ادى مرجح رى واخرى من عدى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحق  
وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافقين - واعلم ان الربوبية كلها لله والربوبية  
كلها لله والرحمة كلها لله والحكم في يوم المجازات كله لله فايك وتأييتك من  
مطاعة مربيك وكن من المسلمين الموحدين - واشار في الآية الى انه تعالى  
منزه من عجزه وحقه وحول حاله وحق وصمة وحق بعد كور بل قد ثبت الحمد  
له اولا واخرا وظاهرا وباطنا الى ابد الابد - ومن قال خلاف ذلك فقد  
احرف ورف وكان من الكافرين -

وقد علمت ان هذه الآية ردة على المنصاري وعبدية الاوثان  
فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له بركة بل يغدقون عليه ستارة الظلام  
ويلقونه في سبيل الآلهة ويبعدونه من الكمال التام ويشركون به كثير من  
المخلوقين - فهذا هو الظن الذي ارجاهم والتقليد الذي ابادهم - واهلكهم بهما  
عولوا على اقوال المفتزين - وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه في الآثار

المتقاة المدونة عز الشفقات وما توجهوا الى عشر آباء هم رجل علماء ثم تشيعهم  
 وتغريهم من الزنا ليم النبياين - وتيهمهم في كل وادها ثمين - والعجب من  
 فهمهم وعقلهم انهم يعلمون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشيعة تتعجب  
 وذو هول وتغير وحول ثم يحولون فيه كثير امة ما وينسبون اليه كل شفقة ونسب  
 وعيب ونقصات ويكذبون ما كانوا صدقة او كذبهم من كمالها نين -

وفي لفظ الحمد لله تسليم للمسلمين انهم اذا استأوا قيل لهم من هو الله فحجب  
 على المسلم ان يجيبه ان الله الذي له الحمد كله ما من نوع كمال وقدرته الاولى  
 ثابت فلا تكن من الناسين - ولولا حظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل  
 من العرفان لما طاح بهم ظن السوء بالذي هو في يوم العالمين - ولكنهم حسبه  
 كرجل مناخ بعد الشباب يحتاج ببدنه الى الاسباب فقت عليه شدا فحول  
 فحول وقشف محول ووقع في الاتراب بل قرب من الباب وكان من المتردين -

## رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ

اعلموا لان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدبر  
 بالارادة وليتخص الطالب الى الايمان به وينصيه الى المؤمنين -

واما اخبار اسرار اسماء ذكرها الله تعالى في هذه الايات واودعها مواضع  
 انكسرت فاصنع اليك اسف لك فتاعلم انكنت استحق وجنتك كاخلاصين فاعلمت  
 هذه الصفات لفيض الله الكاملة المزالة على اهل الارض واسماء وكل صفة  
 منبع لقسم فيض يرتب مع اسم آثارها في العالم يرى توافق قوله بفعله وليكون  
 اية للمفكرين - **فالقسم الاول** من اقسام الصفات الفيض بنية صفة



بسميها رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات في الافاضة ولا بد  
من ان نسمى فيضاً نهياً فيضاً ناعماً لان صفة الربوبية قد احاطت بالحيوانات  
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضاً نهياً اعم من كل فيض  
ما غادر انساناً ولا حيواناً ولا شجراً ولا حجراً ولا سماءً ولا ارضاً بل نزل بماءه على  
كل شيء فاحياه واحاط بالكاينات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شيء منيعته من الله الذي  
اعطى كل شيء خلقه وبدع خلق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية  
وبه يبذل الله تعالى بذر السعادات في كل سعيد وعليه يتوقف استتشار الخيرات  
وبذر ومادة السعادات واثار الورع والحنامة والتفات وكل ما يوجد في الرشيد  
وكل شئ وسعيد وطيب وخبيث ياخذ حظاً كما شاء ربه في المرتبة الربوبية  
فهذا الفيض يجعل من يشاء انساناً ويجعل من يشاء حماراً ويجعل ما يشاء غنماً  
ويجعل ما يشاء ذهباً وما كان الله من المستولين - واعلم ان هذا الفيض  
جامع على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاع طرفة عين لفسدت  
السماوات والارض وما فيها من لكن احاط بصحيحاً ومريضاً وبقاعاً وحضيضاً  
وشجراً وحجراً وكل ما في العالمين - وقدم الله هذا الفيض في كتابه وضعاً لتقدمه  
في عالم اسبابه طبعاً فليس هذا التقديم محذوفاً في توشية الكلام محصواً  
في رعايت الصفاء التام بل هي بلاغة حكمية لامرأة النظام من حيث انه تعالى  
جعل اقراله مرآة لروية افعاله الموجودة في طبقات الانامل تطش به قلوب  
العارفين **والقسم الثاني** من الصفات الفيضانية صفة بسميها  
ربنا الرحمن ولا بد من ان نسمى فيضاً نهياً عاماً ورحمانيه وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الا هم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منه الا ذو و  
 الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الاستغفار  
 والعمل والشكر بل ينزل فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا مجنونا كان  
 او عاقلا مؤمنا كان او كافرا ويغني كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كادت  
 تهوي فيها ويعطي كل شيء خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بضمنين فكما  
 تراه في السماء من الشمس والقمر والحجور والمطر والهواء وما ترى في الارض من  
 الانهار والاشجار والثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى  
 فكما من رحمانية عز وجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار  
 الله تعالى في قوله ورحمته وسعت كل شيء وفي قوله تعالى الرحمن علم الغيوب  
 وفي قوله تعالى من يكلاكم بالليل والنهار من الرحمان وفي قوله تعالى  
 ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولولم يكن هذا الفيضان لما كانت  
 لطيران يطير في الهواء - ولا لحوت ان يتنفس في الماء ولا ياد كل معبد صفقه وكل  
 ذي تشف شطفه وما بقي سبيل لا يما طية كما لا يخفى على المستطلعين  
 الا ترى كيف يحيي الله الارض بعد موتها ويكر الليل على النهار ويكر النهار  
 على الليل وسخر الشمس والقمر كل عري لاجل مسعى ان في ذلك لآيات رحمانية  
 للمتدبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا وجعل لكم الارض قرارا  
 والسماء بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذلكم الرحمن ربكم  
 مربى المساكين - والذين كفروا برحمانيته فحعلوا الله عليهم سلطانا مبيتا - وما  
 قدر والله حقه وكرهه وكانوا من الغافلين - الا يردون الى الشمس التي تجري من امسك



الى المغرب اكان خلقها وجريها من عمام او من تفضل الرحمن الذي وسعت  
 الصالحين والظالمين - وكذا الذي ينزل الله ماء في اوقاته فينشئ به زروعاً  
 وانهاراً فيها فراكه كثيرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمة خاصة من الله  
 تعالى الذي بخانا من كل اعتياص للمعيشة واعطانا سلباً لكل حاجة نحتاج فيها  
 الى الارتقاء وارثيته نحتاج اليها للاستسقاء فبما كان الله الذي انعم علينا  
 برحمته وما كان لنا عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل ترى  
 مثله في المنعمين - فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لجميع الانسان والحيوان  
 وكل ذي روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجبر عمل ومن غير لحاظ استحقاق  
 عبد بصلاحه وتورعه في الدين -

**والقسم الثالث** من الصفات الفيضانية صفة يستبها ربنا الرحيم ولا بد من  
 ان يسمى فيضاً نهياً فيضانا خاصاً ورحمياً من الله الكريم للذين يعملون  
 الصالحات ويشكرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون ويبصرون ولا يتعمنون  
 ويستعدون ليوم الرحيل - ويتقون سخط الرب للجليل - ويبيتون لربهم سجداً  
 وقياً ما ويصبحون صائمين - ولا يفسون موتهم ورجوعهم الى مولاهم الحق بل  
 يحتسرون نبيي يسمع ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون مناياهم من موت لا حيا  
 ويهولون هيل التراب على التراب فيلتاعون ويتعتمون ويبريهم اختراهم الاحبة  
 موتاً انفسهم فيبتوبون الى الله وهم من الصالحين - فلعلك فهمت ان هذا <sup>لفيضاً</sup>  
 ينزل من السماء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالحات والتقوى والايهان ولا وجوب  
 له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجوب كتاب الله تعالى وحدوده واحكامه وكذا

المحرمون من هذه النعمة لا يستحقون عتاباً ومواخذة من قبل هذه الشريعة فظهر ان  
 الرحيمية تمام لكتاب الله وتعليمه وتفهمه فلا يؤخذ احد قبله ولا يدرك احدا  
 عطب القمراً لا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا يسمثل قاسق عن فسقه الا بعد ما اخذ  
 هذا السر مني وهو راجع على المنتصرين - فانهم قاتلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع  
 الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى له عقل  
 سليم او كان من اللعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احدا الا بعد ايمانه بالمسيح ووعده  
 ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجد الاعمال فان الله عادل والعدل  
 يقتضي ان يعذب من كان مذنباً وكان من المجريين فلما حصص الياس من ان يظهر  
 الناس بأعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليؤزر الناس على عنقه ثم يصلب ويحجى  
 الناس من اوزارهم فجماع الابن وقتل بنوا الضالين فدخلوا في حداث البغاة فرحين -  
 هذا عقيدتهم ولكن من لقدها بعين المعقول ووضعها على معيار الحقيقات سداك مسرك  
 لهذا يانات - وان تعجب ما تجد اعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اتم وواجب الرحمة  
 فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلاً ما يليق منه عدلاً ولا رحمة وما يفعل مشرك  
 الا الذي هو اصل من المجانين ثم اذا كانت اللواخذات مشروطة بوعده الله تعالى ووعده  
 فكيف يجوز تعذيب احد قبل اشاعة قانون الاحكام تشييده وكيف يجوز اخذ لا يدين يخرج  
 عند صدور معصية ما سبقه وعيد عند ارتكابها وما كان احد عيها من مصعبين -  
 فالحق ان العدل لا يوجد اتركه الا بعد نزول كتاب الله ووحدة ووحيه وحكامه وحدوده  
 وشرايطه وضافته لعدله الحقيقي الى الله تعالى باطن لا اصل لها لان العدل لا يتصور  
 الا بعد تصور الحقوق وتسلیم وجودها وبسر لا حد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله



من كل حيوان إلا الإنسان وإباح وماءها لا في ضرورته - فلو كان وجوب العدل  
 حقاً على الله تعالى لما كان له سبيل لأجراء هذه الأحكام والأفكان من الجائزين  
 ولكن الله يفعل ما يشاء في ملكوته يميز بين ما يشاء ويذل من يشاء ويحيي من يشاء ويميت من  
 يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - وجود الحقوق يقتضي خلاف ذلك  
 بل يجعل يداه مغلوله وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقه على تفاوت  
 المراتب فبعض مخلوقه افر من حمير وبعضه جمال ونوق وكلاب وذئاب غمور وجعل  
 لبعض مخلوقه سمعاً وبصراً وخلق بعضهم ما جعل بعضهم على فلاي حيوان خزان يقوم  
 ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلق كذا - نعم كتب الله على نفسه حق العباد  
 بعد انزال الكتب تبليغ الوعد والوعيد وبشر عجزا العالمين - فمن تبع كتابه وبنيه  
 ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى - ومن عصى ربه واحكامه والى فسكون  
 من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد العدل العتيد الذي كماله على الله  
 الوحيد - اتهم من هذا المنيق الممرد الذي بناء النصارى من ادعاهم فثبت  
 ان ايجاب العدل الحقيقي على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسد - لا يقبل الا من  
 كان من اهل الجاهليين - ومن هذا نجد ان بناء عقيدة الكفار على عدل الله بناء فاسد  
 على فاسد فقد بر فيه فانه يكفيك كسر صليب النصارى ان كنت من المناظرين  
 واسم هذه المصفة في كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى في كتابه العزيز  
 وكان بالومنين رحيم وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا  
 الى المستحق ولا يطلب الا عاملاً وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والقرآن  
 ممنون بنطاشه وكلمه كفاك هذا لقد انكنت من العاقلين +

## القسم الرابع من الفضائل فيضان نسيده فيضاً آخر وظهراً تاماً

للمالكية - وهو أكبر الفيوض وأعلنها وأرفعها وأتمها وأكملها ومنتهىها وشرة  
 أشجار العالمين - ولا يظهر إلا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير  
 ودروس اطلاله وآثاره وشجوب سخنة ونضوب ماء وجنته - وأقول بخبره  
 كما مغربين - وهو عالم لطيف دقت أسرارده وكثرت أنواره يحارقه بفهم  
 المتفكرين - وإن قلت لمر قال الله تعالى في هذا المقام ملك يوم الدين ما قال عادل يوم الدين - وأعلم  
 أن الست في ذلك أن العدل لا يتحقق إلا بعد تحقق الحقوق وليس لأحد من حق  
 على الله رب العالمين - ونجات الآخرة موهبة من الله تعالى للذين آمنوا به وساروا  
 لأوامره وأقبلوا بحكامه وعبادته ومعرفة بسر عت مجببة كأنهم كانوا  
 في نجاء حر كانتهم ومسأخ غدا وانهم وروحانهم ممتطين على هوجاء ضللت  
 وذنوب مشعلت - وإن لم يتموا امر الاطاعة وما عبيد واحتر العباداة وقد عرفوا  
 حرام عرفت ولكن كانوا عليها حريصين - وكذلك الذين عصوا ربهم وإن  
 لم يبلغ شفوئهم مداها ولكن كانوا اليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات ويريدون  
 في جرائعهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة مترسه  
 وهو نفس نوح مهيب نسيم الرحمة فيجبر حفظ منها خالداً فيها ومن تأبى صراط مستقيم  
 فسحق فصد ماتها وما هذا إلا الدكينة لا العدل الذي يقضه الحقوق فنذير  
 ولا تكن من الغافلين

وأعلم في ترتيب هذه الصفات بلاغته أخرى زيارت نذكرها لك مختصراً  
 كحل متبشرين - وهو أن تأبى رضعها بعد هتكها مفسومة على من يصفها



برعايت المحاذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والأرضين - <sup>تفصيل</sup>   
 انه تعالى ذكره أولاً ذاته وصفاته بترتيب يوجد في العالمين - ثم ذكر كل ما هو <sup>سبب</sup>   
 البشري بترتيب يشاهد في قانون الله ومعد الكحل كل صفة بشرية تحت   
 صفة الهيّة وجعل كل صفة انسانية مشرباً وسقياً من صفات الهيّة <sup>تسبب</sup>   
 منها وارى التقابل بينهما بترتيب وضعي يوجد في الايات فتبارك الله احسن المربين   
 ولشرعيه التامان الصفات مع اسم الذات خمسة آخراً تقدم ذكرها في صدر   
 السورة اعني الله - ورب العالمين - والرحمن - والرحيم - وما لك يوم الدين <sup>تفصيل</sup>   
 تسام خمسة من العشر لما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وكل واحد من المعترفات يشرب من   
 صفة تشابه وتناوحه وتأخذ مما احتوت على معان تسر العارفين - مثلاً   
**اولها بحر اسم الله تعالى** وتغترف منه جملة اياك نعبد التي حذته وصار   
 كالمحاذين - وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله   
 والانصباع بصبغه والخروج من النفس والانانية كالقائمين - وسر ان العبد   
 قد خضع كالمرضى والعليل والعطشان وشفاء وتسكين غلته وارواء كبد في ماء   
 عبادته فلا يبرء ولا يرقى الا اذا اثنى اليه انصبابه ويفرط صبابه ويسعى اليه   
 كالمستسفين - ولا يظهر قريحته ولا يلبد عجاظته ولا يحكي حاجته الا ذكر الله   
 الا يذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله ويأتونه مسلمين - ففي اياك نعبد   
 افراد المعبودية الله الذي هو مستجمع جميع صفات الكاملية ولذلك وقعت هذه   
 الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر انكنت من الناظرين -   
**وثانيها بحر رب العالمين** وتغترف منها جملة اياك نستعين - فان العبد

اذا سمع ان الله يربي العالمين كلها وما من عالم الا هو مربيه وربي نفسه اما  
بالسوء فتضرع واضطر القائل الى اياه وتعلق باهدابه ودخل في ماديه برعايت  
آدابه ليدركه بالربوبية ويمس اليه وهو خير المحسنين - فان الربوبية صفت  
تعطي كل شيء خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقضين -

وثالثها بحر اسم الرحمن وتغترف منه جملة اهل الصراط المستقيم ليكون  
العبد من المهتدين المرحومين فان الرحمانية تعطي كل ما يحتاج اليه الوجود الذي  
يتي من صفته الربوبية فهذه الصفت تجعل الاسباب موافقة للمرحوم واثار  
الربوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي واثار هذه الصفت انها تكسر  
خالك الوجود لباسا يراى سوائه وتذهب له زينته وتكحل عينه وتغسل  
وجهه وتعطي له فرسا للركوب وتربيه طرق الفارسين - ومن تبتها بعد الربوبية  
وهي تعطي كل شيء مطلوب بوجوه لا تجعله من الموفقين -

ورابعها بحر اسم الرحيم وتغترف منه جملة صراط الذين انعمت عليهم  
ليكون العبد من المنعمين المخصوصين - فان الرحيمية صفت مدنية  
الى الانعامات الخاصة التي لا شريك فيها للمطبعين - وان كان الانعام  
العام محيطا بكل شيء من الناس الى الافاعي والعتين - وخامسها بحر  
مالك يوم الدين - وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم والضالين  
فان غضب الله وتركه في الضلالة لا تظهر حقيقة على الناس على وجه الكمال  
الا في يوم الحازات الذي يحالهم الله فيه بغضبه وانعامه وبما لهم به من  
الكرامه ويحلى عن نفسه الى حد ما جعله مثله وتراءى السائقون كفر من محلى وتبين



الجمالية فيتهم المبين - وفيه يعلم الذين كفر بها انهم كانوا مورد غضب الله وكانوا  
 قوماً عيى - **وكان** في هذه اعنى فهو في الاخرة اعنى ولكن عيى هذه الدنيا  
 مخفى وتبين في يوم الدين - فالذين ابا وما تبعوا هدى رسولنا ولو كانتا و كانوا  
 لطرا غيتهم متبعين - فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وفيها  
 ويرون ظلمتهم وضلالهم بالاعين ويجدون انفسهم كالظالع الاعور ويدخلون جهنم  
 خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الايت اشارة الى انهم  
 ما لك يوم الدين ذو الجنتين بصل من يشاء ويهدى من يشاء فاستلوه ان  
 يجعلكم من المهتدين -

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية  
 التي هي للناظرين كالآيات وبلاغتها الرائعة المتكررة المحبزة المحتوية على مما سن  
 الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تجد لطيفها  
 في الاولين والآخرين - فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقد رها على اعلام العلوم فاد  
 وهي ليصبي قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة اجهر التي تجري بعضها  
 تلو بعض - فتسليه وكن من الشاكرين - واما ترتيب المغترفات فتعرفه بترتيب الجهر  
 ان كنت من المغترفين

**إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** قد راء الله عز وجل قوله إِيَّاكَ  
 نعبد على قوله إِيَّاكَ نستعين اشارة الى تفضله الرحمانية من قبل الاستعانة  
 فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكر الله على نعمائك التي اعطيتني من قبل  
 دعائي ومصلتي وعلى وجهي واستعانتني بالربوبية والرحمانية التي سبقتم

سؤال السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاً وفلاً وفوزاً ومقاصداً  
التي لا تقطع الا بعد الطلب والاستعانة والدعاء وانت خير المعطين - وفي هذه  
الآيات حش على شكر ما تقطع والدعاء بالصبر فيما تقم وفرط اللجوء الى ما هو اتم  
واعلى لتكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حش على نفي الحول والقوة والاستعانة  
بين يدي سبحانه مترقباً منتظراً مديماً للسؤال والدعاء والتضرع والثناء و  
الافتقار مع الخوف والرجاء كالمطل الرضيع في يد الطير والموت عز الحزن  
وعز كل ما هو في الارضين - وفيها حش على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبد  
الا بك ولا نخشع منك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك وانبك نسمي  
كالشواكل متحرقين وكالعشاق متلظين - وفيها حش على الخروج من الاخسار  
والزخرف والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياد امور وهجج المشكلات  
والدخول في المنكسرين - كانه تعالى شأنه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كميتين  
وبالله اعتضدوا كل حين - فلا يزداد الشاب منكم يقوته ولا يتخسر شيخه اوته  
ولا يفرح الكيس بداهاته ولا يثق الفقيه بعلمه وجودة فهمه ودركه  
ولا يتكلم الملم على الهامه وكشفه وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويحكم  
من يشاء ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياتك نستعين اشارة  
الى عظمت شر النفس الامارة التي تسبغ كالعسارة فكاه فحى شرها فدرسه فجعل  
كل سبيهم كعظم اذارم وقراها تنفت السهم وهي ضرغام ما نيك ان همة ذلك حول  
ولا قوة ولا كسب ولا ابا باله الذي هو يرجه اشرفه -

وفي نقدية نوبت على نستعين نكاه خري قدسب بذيرو مشهور



بآيات المتفاني لأبرنات المتفاني ويسعون اليها شائقين - وهي ان الله عز وجل  
 يعلم عبادة دهاء فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية  
 وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتخشم وتفرقة الخاطر  
 وتمويهات الخناس وبالروية الناصبة والادها ما الناصبة والتخيالات المظلمة  
 كماء مكدس من سئيل او كحاطب ليل وان نتبع الاظنا وما نحن بمستيقنين -  
 واياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايمان الموفور  
 والتلبية الروحانية والسرور والنور ولتوشيم القلب بحلي المعارف وحلل العبودية  
 تكون بفضل من سباقين في عرصات اليقين الى منتهى المارب واصدين -  
 وفي بحار الحقائق متوردين - وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغب  
 فيه عبادة الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ملتبين في كل حين  
 بتلبية المصيع فكان العباد يقولون ربنا انا لانال في المجاهدات وفي امثالك  
 وابتناء المراضات ولكن نستعينك ونستكفي بك لاقتنان بالعجب والرياء وتستو  
 منك تفيقا قايما الى الرشيد والرضا وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك  
 فاكتمنا في المطاوعين - وهذا اشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا رب انا حصصا  
 بمعبوديتك واثرناك على كل اسوالك فلا نعبد شيئا الا وجهك وانا من  
 الموحدين - واختار عز وجل لفظ المنكسر مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع  
 الاخوان لا بنفس الداعي وحده بل على مسالمة المسلمين واتحادهم وودادهم  
 وعلى ان يعينوا الداعي نفسه لنصح اخيه كما يعينون نصح ذاته ويميتهم ويقتلون لحاجاته  
 كما يميتهم ويقتلون نفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون له بكل القلب الناصحين

فكانه تعالى يوحى ويقول يا عبادي ثناء بالدعاء تهادي الاخوان والهيبن -  
وتناشوا دعواتكم وتبائناتكم وكونوا في المحبة كالاخوان والآباء والمبشرين

**إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ**

هذا الدعاء رتبة قول الذين يقولون ان القلم قد جف بما هو كائن فلا فائدة  
في الدعاء فله تبارك وتعالى يبشر عباده بقبول الدعاء فكانه يقول يا عباد ادعوني  
استجب لكم وان في الدعاء تاثيرات رتبية لا تترك والدعاء المقبول يدخل الداعي في  
المنعمين - وفي الآية إشارة الى علامات تعرف بها قبولية الدعاء على طريق الاصطفاة بولايته  
الى اثار المقبلين لان الانسان اذا احب الرحمن وقوى الايمان فلهذا الانسداد كان على حسن  
اعتقاده في امر استجابة دعواته ولكن الاعتقاد ليس كالعين اليقين وليس الخبر كالمتقنة  
ولا يستوى حال اولى الابصار والعين -

بل من يدرب باستجابة الدعوات حق التدرب فكان معه اثر من  
المشاهدات فلا يبقى له شك ولا ريب في قبولية الادعية والذين يشكون فيها  
فسبب حرمانهم من ذلك الحظ ثم قلت القاتم الى ربهم وابتلاءهم بسبل سيرة  
اسماء توجب في واقعات لفظية وظهورات القدرت فما ترقى اعينهم فوق الاسباب  
المادية الموجودة امام الاعين فاستبعدوا ما لم يخطبها المرادهم وما كانوا مقتدرين  
وفي هذه السورة نكات شتى تزيد ان تكتب بعضها ومنها ان الفا تحسب اياها  
اولها الحمد لله رب العالمين واخرها غير المغضوب عليهم ولا الضالين وفي الآية ادوية



بيان بد الخلق وفي الأخرى إشارة إلى قوم تقوم القيامة عليهم وعلى أشغالهم من البروج والمتنصرون وفي  
تعيين سبع آية إشارة إلى أن عمر الدنيا سبعة كما أن أيام أسبوعنا سبعة وما رزى حقيقة السبعة على  
التحقيق أي آلاف كآفنا أو غير ذلك لكننا نعلم أنه ما بقي من السبعة إلا واحد وقد أراد الله نصرقات  
خديجة بعد نقضاتها في تلك القرون الأولى عند اختتامها وخلق الآخرين في الآية السادسة يعني ط  
الذين أنعمت عليهم نكتة أخرى وهي أن آدم قد خلق في يوم السبت وأنعم عليه بفتح فيه روح الحيات في  
الجمعة بعد العصر وكذلك خلق رجل في الالف الخامس وهو آدم قوم أضاعوا أيامهم في عبي قلوبهم  
ويهب لهم من أنافضنا طرياً يجعلهم بعد فرهم من المستيقطين \*

وفي آية الهدى الصراط المستقيم إشارة وحث على دعاء صحت المعرفة كأنه  
يعلمنا ويقول ادعوا لله أن يريك صفاته كما هي ويحملك من الشالين لأن الأم الأولى من  
الأيدي كونهم عمياً في معرفة صفات الله تعالى انعاماته ومرضاته فكانوا يفتنون الأيام فيما يزيد  
الآثام فحل غضب الله عليهم فضربت عليهم الذلة وكانوا من الهالكين - واليه أشار الله تعالى  
في قوله غير المغضوب عليهم وسيأتي كلامه يعلم أن غضب الله لا يتوجه إلا إلى قوم أنعم الله عليهم  
من قبل الغضب المراد من المغضوب عليهم في الآية قوم عصوا في نعاء وآلاء رزقهم الله ص  
واتبعوا الشهوات وتدنسوا النعم وحققه وكانوا من الكافرين - وأما الضالون فهم قوم أرادوا أن  
يسلكوا مسلك الصواب لكن لم يكن معهم من العلوم الصادقة والمعارف النيرة الحقرة والآلية  
العاصمة الموقفة بل غلبت عليهم خيالات وهمية فركنوا إليها وجملوا طريقهم وأخطأوا  
مشركهم الحق قصلوا وما سرحوا أفكارهم في مراعى الحق المبين - والعجب من أذكاءهم  
وعقولهم وانظارهم أنهم جوزوا على الله وعلى خلقه ما يبي منه الفطرة الصحيحة والأشرفات  
القابعة ولم يعلموا أن الشرائع تخدم الصانع والطبيب معين للطبيعة لا منازع لها فاحش

عليهم ما الهامهم عن صراط الصادقين وفي هذه السورة يعلم الله تعالى عباده المسكين  
يقول يا عباد انكم رتبتم اليهود والنصارى واجتنبوا سببه اعمالهم واعتصموا بحبل الله  
والاستغفارة ولا تنسوا نداء الله كاليهود فيجعل عليكم غضبه ولا تنزكوا العالم انصافاً والذ  
ولا تنهوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضالين - وحش على طلب الهداية  
اشارة الى ان الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع في حضرت الله ومع ذلك  
اشارة الى ان الهداية امر من لدن العبد لا يهتدي ابد من غير ان يهديه الله ويدخله في  
المهديين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقى النفوس اليها سلم الدعوات ومن  
ترك الدعاء فاضاع سبله فاما المري بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه  
وكان عليه من المداومين - ومن ترك الدعاء وادعى الاهتداء نفسه ان يتزين للناس بما يشين  
ونقع في هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - المخلص يتزكى يوماً فوما حتى يصير  
مخلصاً بفتح اللام وتهب العنانية سرا يكون بين الله وبينه ويدخل في المحبوبين - ويتنزل امر  
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون  
مخلصاً عند لا على وجه الارض شيئاً عليه او يخافه او يحسبه منزلة صريحاً ولا يخو احد من عوالم  
النفوس شرورها الا بعد ان يتقبل الله باخلاصه بعينه بفضله ورحمته وحنونه وبذنه من سراب  
الروحانيات لانها خبيثة وقد استهتت الى غاية الخبث وصارت مستأثرة الاهوية  
المضلة الرديئة المرذبة فعلم الله تعالى عباده ان يفرو اليه بالدعاء عما يذم من شرورها  
بدوا هيئتهم خلوهم في زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحميات للحادة  
فكما تجد عند تلك الحميات اعراضها ايلة مستندة مثل النافض والبرود البشعرية  
ومثل الفرق الكثير والرعاف المفرح واسمى العنيف الاسهم من مصف عطش لذي لا نصا



ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وقمل الفم ومثل العطاس الملح  
والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفواق وغيرها من علامات الحمى  
كذلك النفس جذبات علامات موادها تقور واماوجها تمور واعراضها تزدور وبقراتها  
تخور واسيرها يسور وقل من كان من الناجين - فطلب الهداية كمثل الرجوع الى الطبيب المحاذق  
والاستطراح بين يدي المعالجين والاعتماد الذي اشكر الله اليه لعبادة هو تبتل العبد الى الله واحدا  
وداوة ودرام اسعاده ورجوع الله اليه بركاته واستجاباته وحجته طوعا من الطوادة واخاله وعبادة  
وقوليا ناركوفي برداوسلاما على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين - فهذا هو لشفاء  
من حي المعالجة والعلاج يادق الادوية والاعذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلم الا رب  
ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للؤمنين ما كان اخر شان  
هل الكتاب يقول ان اليهود عصور بهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات وتواترت لتفضلا  
فصاروا قوما منصوبا عليه والنضاري نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف  
العاجز فصاروا قوما صالحين -

وفي سورة اشارة الى ان امر المسلمين سيؤول الى امر اهل الكتاب في اخر الزمان  
فيشبهونهم في افعالهم واعمالهم فذكرهم الله تعالى بفضل من لذه وانعام من عنده ويحفظهم  
من الاغترافات السبعية والبهيمية والوهمية ويدخلهم في عبادة الصالحين  
وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء والى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من عب  
الحق وثبتت نفسه على الهدى وتهدب صلح فلا يضيع عباده ويدخله في عبادة المنعمين -  
والذي يصح ربه فيكون من الهاكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جيش الدعاء لا يعيا ولا يفتك ولا يعسر

ولا يئس ويتقن بفضل ربه الى ان تدركه عناية الله فيكون من الفائزين

وفي اسورة اشارة الى ان صفات الله تعالى موثقة بقدر ايمان العبد بها اذا توجه العارف الى صفة من صفات الله تعالى رابصلا ببصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتى قد اقرب اليه فتدخل روحانية هذه الصفة في قلبه وتأخذ منه فيرى السالك اليه فلو كان من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيشته حلاوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين - فتتجلى تلك الصفة له وتستوي عليه حتى يكون قلبه هذا العبد عرش هذه الصفة ويصبغ لقلب يصبغها بعد ذهاب الصبغ التفسانية وبعد كونه من الفائزين -

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد في الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا وامرانا ما كان مخفيا في فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلقت على فطرة الاسلام رادخل في فطرته ان يحمد الله ويستيقن انه سر العالمين ورحمن ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدي الداهين - فنثبت من ههنا ان العبد محمول على معرفة ربه وعبادته وقد اشرب في قلبه محبة فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجرى ذكر الله تعالى على لسان غير مختار وكلف وتثبت شجرة المعارف وتثمر وتوحي اكله كل حين وفي قوله تعالى اصرطوا لذن انعمت عليهم اشارة اخرى وهو ان الله تعالى خلق الاخرين مشاكسين بالاديين فاذا انصرفت وراحهم بارواحهم بكمال الاقتداء ومناسبة الطديفة فنزل الفطر من قلوبهم الى قلوبهم ثم ذابهم انضاما المستفيض الى المفيض وبلغ الامر الى غاية الاصل فيصير وجوده كشئ واحد وحيث احده في الاخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفي هذه المرتبة يسمى السالك في النسبة سمى بالانتهاء لمشاهدة بارهم في جواهرهم وطبعهم كما لا يخفى على العارفين -



وحاصل الكلام ان الله تعالى يبيِّن كرمته نبينا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد  
انكم خلقتُمْ على طوائف المنعمين السابقين وفيكم استعدداً وانتم فلا تضيعوا الاستعدادات  
وجاهدوا في الحصول على الكمالات واعلموا ان الله جواد كريم وليس بخيل ضنين - ومن  
فهنا يفرم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبداً من عباد الله اذا <sup>قد</sup>  
هدى المهتدين وتبع سائر الكاملين وتاهب للانصبغ بلصبغ المهديين <sup>وعطف</sup>  
اليهم جميع ارادته وقوته وجنانه واذا شرط السلوك بحساب مكانه وشفع الاقوال بالاعمال  
والمقال بالحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة بلقادر ذي الجلال ويقتدون  
زناده ذكر الله بالتضرع والابتهاال ويكون مع الباكين - فهنا لك يفور بحر رحمة الله  
ليطهر من الاوساخ والادران ولترويه بافضلة التهتان ثم ياخذ يده ويرقيه الى  
اعلى مراتب الارتقاء والعرفان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من الصالحين والاولياء  
والرسل والنبين - فيعطى كما لا يمتل كما لهم وجمالاً مثل جمالهم وجلالاً لا يمتل جلالهم وقد  
يقضى الزمان والمصلحتان يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطيه علماً كعلمه وعقلاً  
كعقله ونوراً كنوره واسماً كاسمه ويجعل الله ادواهما كمر ايا متقابله فيكون النبي كالصالح  
والولي كالظل من مرتبة ياخذ من روحانية يستفيد حتى يرتفع منه الانبياء والغيرية  
وترد احكام الاول على الآخر بصيران كشيء واحد عند الله وعند ملائكة الاعلى وينزل  
على الاخر اذاعة الله وتصرفه الى جهة وامره ونهيهِ بعد عبوره على روح الاول وهذا  
سر من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي  
يتشابه قلبه بقلب شهابه قربة شديدة تامة كاملة لا ياتي الا اذا اشتد الضرورة  
لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستأثر الله عبداً من عباده لهذا الامر

فقدانيه رحمته كما كانت حانت مورثه وينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهره وصفه  
سيرة وشان شاكله ويجعل ارادته في ارادته وتوجهاته في توجهاته حتى ينجي فيه  
جميع شيون النبي المشبه به ويصير مغمورا في معنى الاتحاد فيصير ان حقيقة واحدة تقع  
عليها اسرار واحد وينسبون الى مثال واحد كل النبي المشبه به نزل من السماء الى اهل  
الارضين - فهذا معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام وهو  
الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله في الادلائن - فلا تجد ادل بغير الحق ولا  
من المنكرين - قد توفي عيسى كما توفي الذين خلوا من قبله وجاءوا من بعده فلا تخف  
توما تتركوا كتاب الله ونصوصه وانثروا غير القرآن على القرآن وانثروا الشك على اليقين -  
ونحن الله وفقره واعتزل تلك الفرق كلها واغنصم بحبل الله المذنب - ومنصرف عنان  
التوجه الى هذه الآية وامعن فيه حق الامعان فيرى انها تشهد على بياننا هذا ويؤكد  
من المذنبين .

فلا تغزوني بعد ما قلت سيرة  
واثبت بدلائل الفرقان  
وقد بان برهاني بقول واضح  
وانا صديقي عند ذي العرفان  
وعليك بالصديق النقي وسبله  
ولوانه انقاس في النيران

ثم اعلوان لله تعالى صفات دامية ناشية من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها  
وهي اربع ربوبية ورحمانية ورحمية ومالكية كما اشار الله تعالى اليها في هذه السورة  
وقال رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين - فهذه الصفات الذاتية سبعة  
على كل شيء محبضة كالحسنه ومنها وجود الاشياء واستقلالها وابتدائها وصورها الى  
كما لا فها اما صفت الغضب فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشية من عدم قابلية



بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا يبدد ولا بعد ذيق الضالين -  
 واما حصر الصفات المذكورة في الاربع فنظر على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى  
 ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات ليسان الحال وقد تجلت هذه الصفات <sup>سلك</sup> بخلاف  
 فيها بصير الامن كان من قوم عيين - وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة التي  
 ثم تجلي من تحتها اربع أخرى التي من شأنها انها لا تظهر الا في العالم الاخر واول مطالعها  
 عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهر اتمام الانوار رب العالمين  
 وقائمة اربع ربوبية ورحمانية وملكوتية يوم الدين - ولا جامع لهذه الاربع  
 على وجه الظلية الا عرش الله تعالى وقلوب الكائنات الكاملة وهذه الصفات اها ولفظها  
 الله كلها ورفعت كقوائم العرش الذي استوى الله عليه وفي لفظ الاستواء إشارة الى هذا  
 الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذي هو احسن الخالقين - وتنتمي كل قائمة من  
 العرش الى ملك هو حاملها ومدير امرها ومورد تجلياتها وقاسمها على اهل السموات والارض <sup>صان</sup>  
 هذا من قول الله تعالى <sup>فيهم</sup> عشرين في ثمانية فان الملائكة يحلون صفاتنا فيها حقيقة  
 عرشية والستر في ذلك ان العرش ليس شياً من شياء الدنيا بل هو برزخ بين الدنيا  
 والاخرة وميد عديم للتجليات الربانية والرحمانية والملكوتية لاظهار التفضيل  
 وتكميل الجزاء والدين - وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم  
 يكن معه شيء فكن من التدبرين - وحقيقة العرش المستواء الله عليه سر عظيم من اسرار  
 الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني رسمي عرش التقويم عقول هذا العالم ولتقريب الامر الى  
 استعداد انهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلي الرحمان من حضرة الحق الى الملائكة  
 والملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدته تعالى تكثر قوايل الفيض بل التكثر ههنا واجب <sup>البر</sup>

ليفي آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في المجاهدات والرياضات الموجهة لظهور  
 المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفوس العرش والعقول المجرسة الى ان  
 يصلون الى المبدأ الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالك المجذبات الالهية والنسيم  
 الرحمانية فيقطع كثيرا من حجب وينجيه من بعد المقصد وكثرة عقباته واقافته وينور  
 بالنور الالهي ويدخله في الواصلين فيكمل له الوصول والشهود مع رويته عجائبات  
 المنازل والمقامات ولا شعور له هل العقل بهذه المعارف والسمكات ولا مدخل للعقل فيه  
 والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النية والولاية وما شئت العقل را حثوا  
 كان لعقل ان يضع القدم في هذا الموضع الابجدية من جذبات سبع العالمين -

واذا تفككت الارواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرون على وجه الكمال من  
 الادماساخ والادوان يعرضون على الله تحت العرش بواسطة ملائكة فيأخذون بطور جديد  
 حظا من ربوبيته يذاثر ربوبيته ببقته وحظا من رحمانية مغاثر رحمانية اولى وحظا  
 من رحيمية وما لكية مغاثر ما كان في الدنيا فهذا الكون نفا في صفات عظمها  
 ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الخالقين فان كل صفة منك مع كل تدخلق لتوزيع  
 تلك الصفات على وجه التدبير ووضعها في محلهما واليه اشارة في قوله تعالى والمدبران امرًا  
 قدبر ولا تكن من الغافلين -

وزيادة ملائكة العاملين في الاخرة زيادات تجليات ربانية ورحمانية  
 ورحيمية وما لكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطهنة بعد انقطاعها ورجوعها الى ربها  
 الثاني والرب الكريم تترفي في استعدادها فتخرج الربوبية والرحمانية والرحيمية وما لكية  
 بحسب بليتها انهم واستعدادهم كما تشهد عليه كثرة العارفين - وان كنت من الذين على



لهم حظ من القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل هذا الميعان - ونظرا للنظر الدقيق - تجد  
شهادة هذا الخفيق من كتاب الله رب العالمين -

ثم اعلم ان في آية اهدنا الصراط المستقيم صراطا الذي انعمت عليهم  
اشاره عظيمة الى تزكية النفوس من دقائق الشرك واستيصال اسبابها ولاجل  
ذلك غيب الله في الآية في تحصيل كمالات الانبياء واستفتاح ابوابها فان اكثر الشر  
قد جاء في الدنيا من باب طراء الانبياء والاولياء وان الذين حسبوا انبيهم وحيدا  
فريدا ووحدة لا شريك له كذات حضرة الكبرياء فكان مال امرهم انهم اتخذوه الهة  
بعد مدة وهكذا فسدت قلوب النصارى من الاطراء والاعتداء فانه يشير في هذه  
الآية الى هذه المفسدة والعناية ويوصي الى ان المنعمين من المرسلين والنبیین والحمد  
انما يبعثون ليصطبغ الناس بصبغ تلك الكرام لان يعبدوهم ويخضعوا لهم الهة كالا صنام  
فانصر من ارسل تلك النفوس المهدية ذوى الصفات المطهرة ان يكون كل متبع  
قريب تلك الصفات لا قارع الجبهة على هذه الصفات فادعى في هذه الآية لا اوليهم  
والدراية الى ان كمالات النبيين ليست كمالات مرسلين وان الله احد صمد  
لا شريك له في ذاته ولا في صفاته واما الانبياء فليسوا كذلك بل جعل الله لهم راسخين  
وامتهم ورثاء هم عيرون ما وجد انبياءهم ان كانوا هم مقبوعين والى هذا اشار في قوله  
عز وجل قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله فانظر كيف جعل الامتناع لله  
بشرط اتباعهم واقتداءهم بسيد المحبوبين - ونزل آية اهدنا الصراط المستقيم  
صراطا الذي انعمت عليهم ان قرأت السابقين من المرسلين والصدوقين خواجه  
غير محمد وذو فرض للاخفين من المؤمنين الصالحين الى يوم الدين وهم برؤوس الانبياء

الصادقين  
العليين

ويجدون ما وجدوا من انعامات الله - وهذا هو الحق فلا تكن من المهترئين -

واما سر ذلك التوارث ولقيت المورث والوارث فتكشف من

تلك الآية التي تعلم التوحيد وتعلم الرب الواحد فان الله للعبيد وارحم الراحمين اذا علم

دقائق التوحيد وبالف في التلقين وقال اياك نعبد واياك نستعين - فاراد عند هذا

التعليم والتفهم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمة منه على امه خاتم

النبیین - ليجني هذه الامة من افات وردت على المتقدمين - فعلمنا دعاء مقبرة

وعطاء ارجعنا منه من المستخلصين - فخرند عواستعليه ونطلب منه بتفهيمه فرجنا

برفحة مفعمين بمدة قائلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونحن نسئل الله لنا في هذا الدعاء كما أعطى

للانبياء من النعماء ونسئله ان ينزل على الانبياء على الصراط ويتجاني عن الاشتطاط

وتدخل معهم في مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين في

ذرائر العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا في هذا الدعاء كاظلال الانبياء وارثنا

واعطانا المعان والمكنوم والمعكوم والمختوم ومن كل الآلاء والنعماء فاحملنا منها

وقرنا ورجعنا بها بسند ففرنا وسألت اوديت بقدرها فاحللتنا محل الفائزين وهذا

هو سر اسئال الانبياء وبعث المسلمين والاصفياء لشمع بصغ الكرام ونستظم في سلك

الانبياء - ورت الا ولات من المقربين المنعمين -

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطى عبدا كما لا وطفوا المهدل

يعبد ضللا وسركونه بالرب الكريم عزة وسجلا لابل بحسبونه ربنا فد لا يفتخ الله مشهده

بسميته ويصع كماله في نظره وكذلك يجعل لقبره سبطل ما خطر في قلوب المسكرين



يفعل ما يشاء ولا يشل عما يفعل وهم المسئولين - يجعل من يشاء كالدر السائح للاعتداء  
 او كالدرية البيضاء في اللعان والصفاء ويسوق اليه شرباً من التسنيم ويضحي بالطيب  
 العميم حتى يسفر عن مرأى وسيم وريح نسيم للناظرين - فالحاصل انه تعالى اشار  
 في هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى جملة العامة والوداد فكأنه قال اني رحيم وسعت  
 رحمتي كلشي اجعل لبعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لا سد باب الشريك  
 الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا  
 الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لا نام ويقول اني فياض ورب العليم  
 ولست كنجيل وضنين - فاذا كررنا بيت فيضي زمانهم فان فيض قد عسى وتم - وان  
 صراطى صراط قد تسوى ومد كل من نهض واعتد واستعد وطلب كالمجاهدين  
 وهذه نكتة عظيمة في آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهي ازال الشريك  
 وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشريك وعلى من لديهم  
 وعلى كل من تبعهم من الطالبين الصادقين -

وفي الآية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى  
 وبأس كل نعمة وباب كل ما يعطى وينتاب العبد نعم الله مزا على له هذه الدولة  
 الكبرى ومالك لا يبلى - ومن تاهب لهذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل  
 افراع الهدى ورثى العيش النصير والنور المنير بعد ليال الدجى فحاه الله من كل  
 الهفوات قبل الفوات وادخله في زمر التقات بعد مقانات العصاة وراه سبيل  
 الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - واما حقيقة الصراط المستقيم  
 التي اريدت في الدين القويم فهي ان العبد اذا احب به المنان وكان راضياً بمرضانه

ونفوس اليه الروح والجنان واسلم حرمه به الذي خلق الانسان وما دعاه الا اياه  
 وصافاه ونجاه وسئل الرحمة والمحن وتغيبه من غشمة واستنقم في منته خشيته  
 وشغفاه حبا واعان وفري اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل طلبة وربه وعقله  
 وجرارحه وارضه وحقله واعرض عما سواه وما بقى له الا ربه وما تبع الا هراه وجاءه  
 بفلبس ارغ عن غيره وما نصدا في جبل <sup>سيرة</sup> ونايب من كل ادلال واغدر ريسال دوى وال <sup>حضر</sup>  
 حضرة الرب كالمساكين - وودر العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتنها وتركل  
 الله وكان لله وفدا في الله وسعى الى الله كالعاشقين - فهذا هو الصراط المستقيم الذي  
 هو منتهى سيرة السالكين ومقصد الناطقين العابدين - وهذا هو النور الذي  
 لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذي  
 يباحي السالك منه بذات الصدور وتفتح عليها ابواب الفرائد ويعمل محدثا من  
 التفرور من ناجارته ذات بكرة بهذا الدعاء بالاخلاص والخاص النية ورعاية سر <sup>ط</sup>  
 الالتقاء وارتفاع فلاسك انه يحل محل الاصفياء والاحياء والمقربين - ومن تأوه آهة  
 الشكوان في حضرت الرب المنان وطيب استجوابه هذا الدعاء من الله لرحمان  
 خاشعا منتهلا وعيناها نذر فان يستجاب دعاءه ويكرم سنواه ويصلي له هدا  
 وفري له عفيده بالكيل المنيرة كنه قوت - ويقرب له ظبه الذي كان اوه من  
 بيت العنكبوت - ويرفع لموسعة الذرع ردقاي الورع سدغى الى قري الروحانيين  
 ومطانب الربانيين - ويكون في كل حال غلب على هو مغلوب - ويقوده رعايه  
 السرع حنت ينشأ كما يجمع رالكس على طوع مروب - ولا يبغي الدبر ولا يتعنى الاجل  
 ولا يسجد بعجاها وتنو له به وهو تنزلي الصالحين ويكون نفسه مطمئنة ولا يفتك <sup>مسد</sup>



المضى ولا تخلق حلقه الباز المظل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون سحبه  
 كالجها ميل شرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يشكوه اذ امت  
 ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل  
 لاحد لا يفضل بربه لا يجهد نفسه فلا بد من ان يضطر العبد لتحقيق هذه النعمة الى حضرت  
 العزف ويسئله لنجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمتع على ترب المذلة باسطة  
 ذيل الراحة وتعرضا للاستراحة كالسائلين المضطرين - رجلة غير المضرب عليهم اشارة  
 الى رعاية حسن الاداب والتأديب مع رب الارباب - فان للدعاء آداب ولا يعرفها الا  
 من كان قوابل من لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة ومما لا يلاي  
 من دعائه الا الحقوبة والعدا ب ولا حيل في ذلك قل الفايزون في الدعاء وكثر الهاكون  
 لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الا وهم مشركون والى غيرهم  
 متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فانه لا يقبل دعاء المشركين - ويتركهم في سبيلهم  
 تائبين - وان حبة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعي الذي ينظر الى اطراف  
 وانحاء ويختلف بكل برق وضياء ويريد ان يتزعزعه ولو بسايل الاصنام ويعلو كل رنة  
 راغيا في حبة ويبغى معشوق المرام ولو بنوسل اللثام والفاسقين بل الداعي الصديق  
 هو الذي يتقبل الى الله تبسلا ولا يستل غيره فتبلا ويحيى الله كالمنقطعين المستسلمين  
 ويكوت الى الله سيرة ولا لعباءة من هو غيرة ولو كان من الملوك والسلاطين - والذي يكب  
 على غيرة ولا يقصد الحق في سيرة فهو ليس من الداعين المرحلين بل كزائلة الشياطين  
 فلا ينظر الله الى طلاوت كهامة وينظر الى خبنة نياته وانما هو عند الله مع حلوة سانه  
 وحسن بيانه كمثل روث مفضض لو كنب مفضض قد استشفاه وقلبه من الكافرين

فأولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله لمخضرب عليهم أنهم دعوا إلى سبيل  
 الحق فتركوها بعد رؤيتها وتخيروا المفاصد بعد التنبؤ على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال  
 وما انطلقوا ذات اليمين - وانهم دكوا إلى المين وما بقى إلا <sup>فقد</sup>  
 رحلين - وعدوا الحق بعد ما كانوا عارفين - وأما الضالون الذين أشير إليهم في قوله  
 غرر رجل الضالين فهم الذين وجدوا طريقاً طامساً في ليل دامس فزاعوا عن المحجة قبل  
 ظهور المحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح يومهم القنار أو يبين لهم  
 الآثار سقطوا في هوة الضلال غير متعدين - ولما كانوا من الداعين بدعاء اهتداء الصراط  
 المستقيم لحفظهم ربهم ولا راهم الدين القويم ولما هم من سبل الضلالة ولهذا هم إلى طرق  
 الحق والحكمة والعدالة ليهدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم يادروا إلى الأهواء وما دعوا ربهم  
 للاهتداء وما كانوا خائفين - بل لو أرادوا ربهم مستكبرين - وسرت محمية العجب فيهم <sup>مضوا</sup>  
 الحق لهفوات خرجت من فيهم وسقطت نصباتهم إلى بواقي الهالكين - فالتجاءل ان  
 دعاء اهتداء الصراط المستقيم بحج الإسكان من كل اودد ويظهر عليه الدين القويم ويخرج من  
 بيت قفران رباب الضمير والرياحين - ومن زاد فيه الحاحاً زاد الله صلاحاً واسمى آسر  
 منه أسر الرحمان فإنا فارقوا الدعاء طرفه عين إلى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنياً  
 عن هذه الدعوة ولا معرضاً عن هذه المنية نبياً أو كان من المرسلين فان مراتب الرشد  
 والهداية لا تتم أبداً بل هي إلى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدراية فلذلك هم الله تعالى  
 هذا الدعاء لعبادة وجعله مدار الصلوة ليتمتعوا برشده ولكمل الناس به النوح <sup>ولذلك</sup>  
 المواعيد ويصلحوا من شرك المتكرين - من كلمات هذا الدعاء انه مع كل مراتب  
 الناس كل فرد من أفراد الناس وهو دعاء غير محدود ولا حد له ولا نهاية ولا عي ولا رجا



فطربى للذيق يد ومن عليه بقلب دامي القرح وبروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة  
 لعباد الله العارفين - والله دعاء تضمن كل خير وسلامة وسداد واستقامة  
 وفيه بشارات من الله رب العالمين - وقيل ان الطريق لا يسمى صراطاً عند قوم ذوي قلب  
 ونور حق يتضمن خمسة امور من امور الدين - وهي الاستقامة والايتصال بالمقصود  
 باليقين - وقرب الطريق وسعة الممارين - وتعيينه طريقاً للمقصود في اعين السالكين  
 وهو تارة يضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سبيله للمشائين - وتارة يضاف الى العباد  
 لكونهم اهل السلوك والمارين علمها والعابرين -

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذي علمه المسيح في الانجيل  
 ليتبين لكل منصف ايها الشفيع للعليل وادرع للغيل وارفح شانا وانتم برهاننا  
 وانفع للطالبين - فاعلم ان في انجيل لوقا قد كتب في الاصحاح الحادي عشر ان المسيح  
 علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني للحواريين - متى صليتم فقولوا ابانا الذي  
 في السموات يتقدس اسمك ليات ملكوتك لتكون مشيئت كما في السموات كذلك  
 على الارضين - خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لا نناسخ ايضاً تغفر لكل  
 من يذنب اليانا (يعني تغفر للذنوبين) ولا تدخلنا في تجربة لكن نجنا من الشرير -  
 هذا دعاء علم للمسيحيين -

فَاعْلَمْ أَنَّهُ دُعَاءٌ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَكَذَلِكَ مَا يَحِيطُ عَلَى مَقَادِيرِ  
 الْقَطَرَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ بَلْ يَرِيدُ سُورَةُ الْحُسْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَيَهْوِكُ الْقَوِيُّ لَطَلِبِ الْهَوَاءِ  
 الْقَابِيَةِ وَالنَّهَوَاتِ الْمُتَقَانِيَةِ مَعَ الذَّهُولِ عَنْ سَعَادَاتِ يَوْمِ الدِّينِ - وَمِنْ جَمَلَةِ جَمَلِهِ  
 فَقَدْ رَأَى لِيَتَقَدَّسَ اسْمُكَ فَانْظُرْ فِيهَا بِقُلُوبِكَ وَفِيهِ هَلْ تَجِدُ حَرِيًّا

بشأن الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة متوقفة  
 من مراتب التقديس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة كخضرة العز  
 ولا ينتظر شيء منها في الازمنة اللاحقة وهذا هو تعظيم الفرق وتلقين كلام الله الرحمن  
 كما مر كلامنا في هذا البيان - ومن اجل على الفرق الجيد وفهمه وتدبر ونظره بالنظر  
 الشديد فيكشف عليه ان الفرق قد اكمل في هذا الامر البيان وصريح بان الله  
 كمالا تاما - وكل كمال ثابت بالفعل وليس فيه كلام رجز الحالة المنتظرة له حصل  
 وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل الباري عز وجل محتاجا الى الحالة المنتظرة ضلوا  
 لكالات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرة بل يظهر الاماني لا بناء ثمرة  
 وليس قبل استتارة بذرة بل ينتظر زمان علو ودره كان رب الانجيل راجع من  
 فقد المرادات وعاجز عن مضء الارادة ثم من ليلة بانها تنتظر كالات ويتقرب تغير  
 حالات حتى يثمن من ايام رستاده وافبل على عبادة ليتم له حصول مرادة وليعبر  
 الهم نزال كمد وعلاج ردة سبحان ربنا ان هذا الاختار مبين - اما امره بخار  
 شيان يقول له كن فيكون ما السبلال ورب ذي الجلال رب العالمين - ثم دعاء  
 المسيح دعاء لا ترفيه من غير التنزيه كما يقول ان الله منزله عن الكذب والتمويه لكن  
 لا توجد فيه كالات اخرى ولا من الصفات النبوتية اشرادني فان السفيه والتقديس  
 من الصفات السلبية كما لا يخفى على من نظر بالصيرة واما الصفات السلبية لا تقم مقام  
 الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا الفرق من الدعاء هو يسمن على جميع صفات  
 كاملة توجد في حضرت الكبرياء لا ترى الى فو له عز وجل الحمد لله رب العالمين الرحمن  
 الرحيم مالك يوم الدين كيف احاط صفات الله مجموعها وانا بها اصولها وفروعها وسار



في الحمد لله ان الله ذات لا تخص صفاته ولا تعد كمالاته واشتار في رب العالمين - ان رب  
 ربوبيته يعلم السموات والارضين والجسمانيين والروحانيين - واشتار في الرحمن الرحيم  
 ان الرحمة بجميع انواعها من الله القيم القديم والخلاق الكريم واشتار في قوله يوم الدين  
 ان مالك المجازات هو الله لا غيره من المخوفين - وان اجر المجازات جاريه وتتم  
 سبب كل حين - وكل ما يرى عبد من فضل الله واحساناته بعد اعمال صالحه وصدقة  
 وصدقاته فاما هو صنعة مجاراة - ففي هذه العامة اشتار رب رقيقة عالية ودلالات  
 لطيفة متعالية على كل كمال لمحضرت الله جامع كل جمال وجلال ثم من المعلوم ان الام  
 في الحمد لله للاستغراق فهو يشير الى ان المحامد كلها لله بالاستحقاق - واما دعاء الانجيل  
 عنه ليتقدس اسمك فلا يستلزم الى كمال بل يخبر عن خطرات زوال ويظهر الاماني  
 لمقدس الرحمن كان استقدس ليس له بمحصل الى هذا الآن فها هذا الدعاء اعلان نوع  
 الهذيان فانك تعلم ان الله قد وس من الازل الى الابد كما هو يليق بالاحد الصمد فهو  
 منزله ومقدس من كل التدفسات في جميع الاوقات الى ابد الابد وسر محرم وما من  
 المنتظرين -

ثم عوله تعالى الحمد لله رب العالمين الى يوم الدين رد لطيف على الدهريين  
 والمحد من الطبيعيين الذين لا يؤمنون بصفات الله المجيد ويقولون انه كعلة موحدة  
 وليس بملدبر المرید ولا بوجده فيه ارادة كمنعهم من المعطون - كانه يقول كيف لا يؤمنون  
 برب البرية وتكفرون بربوبيته الارادية وهو الذي يربي العالمين ويغمر بنو الله ويحفظ  
 السماوات والارض بقدرته وجلاله ويعرف من اطاعه من عصا فيغفر المعاصي او يوبد  
 بالعصاة من جاءه مطيعا فله جنتان وحقت به فرحتان فرحة يصيبه من اسم الرحيم

وأخرى من الروح القديم فيجزيها ما ذكر الله <sup>عليه</sup> ويدخل في الفائزين - ولا شك ان هذه الصفات  
تقبل الله مستحقا للعبادة معطيا من عطيا السعادة واما التقديس ورحمة كما ذكر في الانجيل  
فلا يحرك الروح لعبادة بل يتركها كالتأسم العليل واما سر هذا الترتيب الذي اختاره  
في الفاتحة ربنا المجيد والمجيد والعزة وذكر المعاهد قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه قد  
لبد ذكر عبادة عظمت صفات الباري ذي الجود والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى  
لا منعم الامور ولا راحم الا هو ولا مجازي الا هو ومنه يأتي كل ما باقى العبادة من الآلاء  
والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح انفع فانه يظهر على السعيد من الله الرحيم ومجمله  
مستعدا مستقبله خضرة القدير الكريم ويظهر منه تخرج تام في اروح الطلبة كما لا يخفى  
على اهل الدماء واما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمكية في الدنيا والآخرة فلاجل  
ان هذه الصفات الاربعة اقوات جميع الصفات المورثة المفيضة - ولا شك انها محررة  
قوة لقلوب الداعيين -

تم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقران يذكره باسم الروح  
يون بعيد ويعلم من هو ذكي وسعيد وان لم يعلم من كان من الجاهلين فان لفظ الاب  
قد كثر استعماله في المخلوقين فقلنا الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب  
للاهللاك كما لا يخفى على المدبرين -

تم علم ن شكري بحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول واسرفان  
واذا كان المحسن مع احسنه انعام ورحمة التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابداء  
الى الانتهاء وكان في يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان لطبعا ليرجع الى جديده ويتذلل على  
الله ويخون من تقابه واذا وجبة فلا يداوب عندهم ولا يفرغهم ويكون من المظنين وهذا



الامر داخل في فطرته ومركز في جبلته ومتنقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند  
 الترددات ويأمر به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاسر المناقشة وتيقن<sup>ن</sup>  
 طلبه زناد المباحثة ويحبون البراري والقلوات يطلبون اثر ذلك الخصال للبركات وقاضي الحاجات  
 ويبينون مجاهدين - فيشر الله عبادة انه هو - وانه مقصد ملائحة عيونهم ومقصود مرعى  
 لحظهم ومدار شئونهم فليطلبوا ان كانوا طالبيين - ومن هذا المقام يظهر غبطة الفاتحة وكونه  
 من الله العلام فانها ملوكة من كل دواعي وعلاج لكل داء ينجي من كل بلاء يقوى الضعفاء  
 ويبيشر الصالحين ويفتح بواب الخيرة وسدده ويعطي كل ذي رشده رشدا الا الذي احاط عليه  
 غيابة وسقاة من الفصار من الهالكين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذي الجلال  
 والعز لا كيف قدر ذكر اسم الله في العبارة وجعله سترًا لجلالاته صليل الصفات الاربعة من  
 العبارة بكمال بطايف البلاغة ثم اورد فيه صفت الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفي من  
 اعين اهل المعرفة فاقل ما عرفه كانت ربوبية بكمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله في الفاتحة  
 رحمانية وبعدها رحيمية وقفاها ما لكية فوضعها حياقا وطبقها اشراقا وجعل بعضها فوق  
 بعض وضعا كما كان مدارجها طبعها وفيه آيات للتدبرين - وعلم الله عبادة ان يقدموا  
 هذه الحامدين يديه ويشتروا الهداية والاستقامة بعد الشاء عليه لتكون هذه الصفات  
 وتصورها اسبابا لفرع عيون الروحانية ووسيلة لمخضور والذوق والمواجيد التعبدية  
 وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون من جبال انواع السرور والنور والبعد عن المعاصي والنجس  
 لان العبد اذا عرف الله يعبد ربيا احاط ذاته بجميع انواع الحامد وهو قادر على ان يستجيب  
 جميع ادعية الحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية ورحمان كريم يوجد فيه  
 جميع اقسام الرحمانية ورحيم قدس يوجد فيه كل اصناف الرحيمية ومالك مجازات بقدره على

ان يحزى كل ذي مرتبة في الاخلاص على حسب المرتبة فيعجز ذاته عظيم الثبات في الهدى  
 ويعجز عظم صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابه ويبادر الى جنابه قايلا يا لك نعبد  
 ويا لك نسعين فيجمع في هذا الكلام انكسار العبد وحنال رب العالمين - هذا الاجتهاد  
 المبارك يقطع عرق الاستزاية ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعي من المعبودين  
 بل من لا يتنفس بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تليس ولا يخيب قنم مطنون وترفع حجبه  
 فلا يطردونهم مكنون فيطلع على ما حث في صدور الناس وعلى امور ساموية منعانة  
 عن طور العقل والقياس ويدخل في اهل السر والقرب لمكلمين - ويكون الرب الكريم كالحل  
 الودود والجزل المودود بل اقرب من كل قريب فيحب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من  
 كل شربة والهامة الذم من كل لذة ويدخل الله في القلب يشغفه حبا وينصر الى الحب  
 فيجعله تبا ويصعبه يصعب استبتلين - ويأينه منه البرهات والنور واللمعان  
 واعلم والعرفان فلا يبعده الكنان ولو اختفى في مغارة الارضين فبها ان يناد  
 الاولين والآخرين -

واعلم ايها الناظرين والعلماء المستبصرين ان عيسى عليه السلام عم محمد قبل الدعاة  
 والقران علم تمهيد قبل ادعاء وانفرد بينهما طهر على اهل بداهة ذات محمد  
 القران يحرك الروح الى عبادة الرحمان ويحرك العباد الى ان ينهضوا حضرته فيحضر  
 السهة واخلاص الحفان ويظهر عليهم نه عين كل رحمة ويبسوع جميع انواع الخصال وعجز  
 باسم الرب الرحمان والرحيم والديان فالدن يطلعون على هذه الصفات فلا يزالون  
 اهلهما يوسف طوافي طواف المات بل سيعون اليه ريطون بدسه صدر رعب  
 وصحة لمدان ويبركفون اليه حلهم وسعون كاسوق ولفظهم منهم هو مقصود



فلا يناقش امرأ أخرى عند غلبة هوارب العالمين - فثبت ان في تهديد هذا الدعاء  
قرباً عظيماً للعابدين -

فان العبد اذا تدبر في صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم  
انها مشتملة على صفات كماله ونعوت جلاله باستيفاء الاحاطة وحركة انواع الشوق  
والحاجة وعلم ان ربه مبدع جميع الفيوض ومنبع لجميع الخيرات ودافع لجميع الآفات  
ومالك لكل انواع المجازات منه يبدئ الخلق واليه يرجع كل المخلوقات وهو منزّه عن  
العير وبامتنانهم والسيئات مستجمع لساير صفات الكمال وانواع الحسنات فلا شك  
انه بحسبه يفتح جميع الحاجات ومغنياً من سائر المواقفات فيكايد في ابتغاء مرضاته كل  
المصائب ولو قتل بالسهم المصائب لا يعجزه الكرب ولا يدري ما اللغوب يهز به المحبون  
ويعلم به هو المطلوب وبسير له استغفر الله المسالك لتطلب مرضات المالك فيها هدى في سبل  
دوره كمالها لك لا يعيشى هول بلاء وينبى كل ابتلاء ولا ينفي له من دون حبه الاتكاف  
ولا يستهويه الافكار وينزل من سطوة الهوى ليمتطي اقرس الرضاعة ويصفر ازمة الابتغاء  
ليقطع المسافة الناشئة لحضرت الكبرياء ونظراً الى الله مداناً ولا يجعل له ثانياً من الاحتياج  
ولا يعتور قلبه بين الشركاء ويقول يا رب تسلم قبي زكبي لجذبي وجذبي لن يصيبني حسن  
الآخرين - هذه نتائج تهديد دعاء الفاتحة واما تهديد دعاء عيسى عليه السلام فقد عرفه بحقيقته  
ومأخذه من الافته فلا حاجة الى الاعادة فتفكر في ايمانى وتقدم من زمان ما ضيى  
وكن من التائبين +

ثم بعد ذلك نطرق الى دعاء عليه عيسى والى دعاء عليه ربنا الامين  
ليبين ما هو الفرق بينهما لى النهى وليستففع به من كان من الصالحين +

فاعلم ان عيسى عليه السلام علم دعاء يتزرى عليه انصافكم في خبرنا  
 كفاً - واما القرآن فعاف ذكر الخبز والماء في الدعاء وعلما طريق الرشيد والاهتداء  
 وحش على ان تقول اهدنا الصراط المستقيم ونطلب منه الدين القويم ونغزو به من طرق  
 المضروب عليهم والضلاليين - وانشأ الى ان راحت الدنيا والاخرة تابعة لطلب الصراط المستقيم  
 الطاعة فانظر الى دعاء الانجيل ودعاء القرآن من الرب الجليل وكن من المصفين -  
 واما اجاع في دعاء عيسى ترغيب في الاستغفار فهو تأكيد لدعاء طلب الخبز كاهل الاضطراب  
 لعل الله يرحم ويعطي خبزاً كثيراً عند هذا الاقبال فالاستغفار تضرع لطلب الرحمة  
 واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان وثبت من هذا الدعاء ان الكرام عيسى كافر  
 عشاق الذهب واللبين وهاجري الحق للحجرين - رباعى الدين نجس من الدينهم ومحبتي  
 خلاصتنا النص وتاركى ذيل الرب المرحم والعائين عاصيين - وجيب اليمين ان يتخذوا  
 الطمع شرعة وحب الدنيا نجسة فاستشرف الاناجيل ليظهر عليك صدق ما قيل في حق  
 الرب الجليل ودع الاقاربيل ولا تحسب الحق الصريح كالعضلات واستوضح معنى المشكلات  
 لا تخبرك عن ابناء العصاة والمجنون والمهلكات نفس الحق قبل حرم الحرام وهجوم الاكلام  
 ونزع الروح وحصر الكلام واعلم ان الخمر كله في الاسلام قطوبى للذي ضرب الخيام في هذا  
 المقام وقوى يقينه بالا الهام وحمده الله العلامة ورداه الله رجاء الاكرام ان المسلمين قوم  
 سجاياهم اخلاء كلمة التوحيد وبذل النفس ابتغاءاً لرضاات الله الواحد وصلواتهم  
 يتأقربون من النبي بن من الاميرة ولا تخيرون لانفسهم الاوجه رب ذي العزة ولا يستقيم  
 الا ان غفلة من ذكر الحضرة - تتكلمون عنه ويطعون منه هداية ولا يرسون الى الحق  
 بل سعور حياه ومحبون في الارض هو ناد لا يبطشون حدارس - وشدهم هامة الفكرة



وتحقق الحق وتنفيج الحكمة يراعون في الرياست تهذب السياسات وفي اوان الخصاصة  
والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فيهم الا بتفاضل التقوى والتقات ولا ريب لهم  
الا رب الكائنات وكل ذلك نوارحاصلة من الفاعلة كما لا يخفى على اهل النظرة الصحيحة والتجربة  
فالحق ان الفاعلة احاطت كل علم ومعرفة واشتملت على كل دقيقة حق وحكمة وهي نجيب  
كل سائل وتذيب كل عدو صايل وبطعم كل نزيل الى التضييق عاقل ويسقي الواردين  
والصادين ولا شك انهما تزييل كل شك نجيب وتجيير كل هم شتيب وتعديل كل هذو نجيب  
وتجمل كل خصيم نجيب ويبشر الطالبين - ولا معارج كمثل له اسم الذنوب فينج القلوب وهو  
الموصل الى الحق واليقين -

واما الهداية التي قد امرنا الطلبها في القائمة فهو امتداع مما مدخات الله  
وصفات الاربعة والى هذا يشير اللام الذي موجود في اهدنا الصراط المستقيم ويعرفه  
من اعطاه الله الفهم السليم ولا شك ان هذه الصفات اممات الصفات هي كافي لتطهير  
الناس من الهنات وانواع السبب فلا يؤمن بها عبد الا بعد ان ياخذ من كل صفة خطية ويتخلل  
باخلاق رب الكائنات فمن استفاض منها فبفقه عليه باب عظيم من معرفت الرب المحبوب  
وتجلى له عظمتة فحصل الامانة والتفكر من الذنوب والسكينة والاخبات والامتنان للحقيقة  
والخشية والانس والذوق والشرق والمواجيد الصحيحة والمحبة الذاتية المفنية المحرقة باذن  
الله مربى السالكين -

وهذا كلها ثمرات الدبر في مضامين القائمة فانها شجرة طيبة وفي كل  
حين اكلام من المعرفة ويروى من كاس الحق للحكمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورها فدخل  
فيه نورها ويطلع على مستورها من غلق الباب فبدا عاظمت عليه بفعله ورى الباب والحق

بابها الكين -

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد و اياك نستعين يدل على ان السعادات كلها  
 في اقتدار صفات رب العالمين - وحقيقة العبادة الانصياع بصيغ المعبرود وهو عند  
 هل الحق كمال السعود فان العبد لا يكون عبدا في الحقيقة عند ذرى السر فان  
 الا بعد ان تصير صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تنقل  
 فيه روية كروبية حضرت العزت وكذلك الرحمانية والرحمية وصفات المجازات  
 اظلالا لصفات المحضات الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذي امرنا المظهر  
 والشرعة التي اوصينا لنزينا من كريم ذي الفضل المبين -

ثم لما كان المدح من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذي مآكل المحضات  
 والكبر الذي هو راس السميات والضلال الذي يبعد عن طرق السعادات سار الى  
 دواء هذه العلل المهلكات رحمة منه على اضعفاء المستعدين للخطبات وترحمنا على  
 السالكين - فامر ان يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر  
 ان يقولوا اياك نستعين لستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامر ان يقولوا اهدنا  
 لستخلصوا من الضلال والاهواء فقوله اياك نعبد حيث على ان يحصل الخوص  
 والعبد بته النامة وقوله اياك نستعين انه اراد الى طلب لقوة وشيئة والاستعانة  
 وقوله اهدنا الصراط استشارة الى طبيب عمن عنده هداية من يده يطفئ به على  
 وجه الكرامة فواصر ان ان امر سألوا لا يتم ابدا ولا يكون وسوسة بعبود الا بعد  
 كمال الاخلاص وكبر محمد وكمال فهم انهم برب بر كل خادم لا يكون صدق المحرقة  
 الا بعد محقق هذه الصفات -



مثلا ان كان خادما مخلصا وموصوفا باوصاف الامانة  
 والخلوص والعفت ولكن كان من الكسالى والوانين القاعدين  
 وكالضبيحة النومة لا من اهل السعى والاجهد والمجد والقوة فلا شك  
 انه كل على مولاه ولا يستطيع ان يتبع هذه ويكون من المطاوعين  
 وخادم آخر مخلص امين ومعد لك مجاهد وليس بقاعد كالآخرين  
 ولكنه جهول لا يفهم هدايات مخدومه ويخطئ ذات مرار الضالين  
 فمن جهله ربما يجترء على المنوعات ويوقع نفسه في المخاطر  
 والمخطورات ويبعد عن مرضات المولى من جهل جاذب من الجهل  
 وربما يضيع نفائس المولى ودرره وجواهره من كمال جهله وحمقه  
 وسوء فهمه ويضع الاشياء في غير محلها من زيغ وهمه فهذا الخادم ايضا  
 لا يستطيع ان يستحصل مرضات المخدوم ويسقط جهله كل مرة عن  
 اعين مولاه فيمكنه كالموقوم وكذلك يعيش دائما كالمذموم المعلوم  
 ولا يكون من الممدوحين بل يراه المولى كالمخوس الذي لا ياتي بخير في  
 سيره ويخرب بقعته وحارامه في كل حين -

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذي يرضى مولاه

ولا يترك نكته من هذه ويسمع مرجاءه فهو الذي يجمع في نفسه هذه <sup>الثلاث</sup>

سوياد لا يوذى ولا بخيانة ولا يطع على كسبل او جهل فيصير عبدا مرضيا  
 هذه هي الاشرط الثلاثة للذين يسلكون سبل ربهم مسترشدين وفي  
 اياتك نعيد اشارة الى الشرط الاول والى الشرط الثاني في اياتك نستعين  
 والى الثالث في اهدنا الصراط فطوبى للذين جمعوا هذه الثلاث ورجعوا  
 ربهم كاهلين - وتادبوا مع ربهم بكل الادب وسلكوا بكل شريطة غير قاصرين  
 فاولئك الذين رضى الله عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظيرة القدر امنين  
 ولما كانت هذه الشرائط اهم الامور للذى قصد سبل النور جعلها الله الحكيم  
 من اجزاء الدماء السالكين كالعقلاء والمستبينين سبيل الخاشعين -  
 وهذا انحراف اردنا في هذا الكتاب بفضل رب الارباب  
 والحمد لله رب العالمين - والسلام على سيدنا  
 ورسولنا محمد خاتم النبيين رب امطر  
 مطر السوء على مكذبيه وجعلنا  
 من المنصورين -

آمين

نقلم حق العباد من المريدين لخصرت السبع الموعد والمهدك لسعد العبد الفقير الى الله الاعلى

علامه محمد الكاشغري

عفى عنه



# بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين والصلاة والسلام على  
سيد ولد آدم سيد الرسل والأنبياء ع في الاصفى محمد خاتم النبيين وآله  
واصحابه اجمعين - اما بعد فيقول العبد الضعيف لمقتدر الى الله القوي العاين  
**نور الدين** عصمه الله من الاوقات وادخله في زمرة الامنين وجعله في  
نور الدين - ايته قد كنت لهجت مذابت المفسد من اهل الزمان وشاهدت  
تغير الاديان - ان ارزق روية من اجل مجد هذه الدين - ويرجم الشياطين  
وكنت ارجو هذه المنية لان الله قد بشر المؤمنين في كتاب مبين  
وقال وهو اصدق القائلين وعد الله الذين آمنوا منكم وبوا الصالحات  
ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم - الى آخر ما قال رب العالمين  
وكذا قال اني ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى وهو الصادق الامين  
صلى الله عليه وسلم - ان الله يبعث في هذه الامة على راس كل مائة سنة  
من يجدد لها دينها فلنت لرحمته من المتظرين - فقصدت لهذا  
لبغية بيت الله مهبط انوار الحق واليقين فكنت اجرب البراري - واقطع الصحار

واستقرى عبداً من العباد الربانيين +

فتوسمت في البقعة المباركة المكرمة شيخنا الشيخ السيد حسين الهاجر  
 الورع - الزاهد - التقى وشيخنا الشيخ محمد الخرجي الانصاري وفي مدينة الطيبة  
 تشرفت ببقاء شيخنا وسيد مولانا الشيخ عبد الجبار دي الاحمدى رحمه الله  
 كما اظن من المتقين - جزاهم الله عن حسن الجزاء آمين يا رب العالمين - وهو  
 المشوخ رحمهم الله كانوا على اعلى المراتب من التقوى والعلم ولكن لم يكونوا على اعداء الذين من القائمين  
 ولا شبهاتهم مستأصلين - بل في الزوايا متعبدين - وبمناجات ربهم متغلبين -  
 وما رايت في علماء من توجه الى دعوة الانصاري - والآرية - والبراهمة - والذرية  
 والفلاسفة والمعتزلة وامثالهم من الفرق المضلن - بل رايت في الهنوزة بينف  
 على تسع مائة الف من اطلبية رفضوا العلوم الدينية واختاروا عليها العلوم  
 الانكليزية والالسينتية ودبيلوا واتخذوا بطانة مزدون المومنين +  
 وازيد من ستين الف رسالة صغت في مقابلة الاسلام والمسلمين  
 هذه المصيبة - وعليها نسمع مشايخ واتباعهم انهم يقولون ان الدعوة و  
 المناظرات خلاف دين اهل الكمال واصحاب البيعين - وسماه زانوس  
 شاء الله ما يعملون ما يفعل بالدين واهل الدين - متكلمون بشتى بددناهم  
 مسئلة امكان كذب ابباري (في حق الله) ومثانة تكلم ارك فريز  
 ورد مكاند معاندين - ومع هذه الاشياء فنشكر مسدي شيخنا ارسل واستاذي  
 الاكمل رحمة الله له همدى المكي والدكتور زيرحان رحمهما الله نعم والسيد  
 المصطفى الهوى وانزلى الفطن السيد علي كاكوري ومسيد سبب سبب سبب



ومنا الصبر سببهم الله فشكر الله سعيهم وهو خير الشاكرين +  
 لكن جهادهم مع شعبة واحدة من مخالفى الاسلام ثم ما كان بالآيات  
 السارية والبشارات الالهية +

وكنت حريصاً على رؤية رجل اى رجل واحد من افرام الدهر فاشتم المضمار  
 لتأيد الدين - وافحام المخاصمين فرجعت الى الوطن وانا كالهائم الولهان خط  
 ورق نهاري بصاقتسيارى ومن المتعطشين الطالبين + فينبأ انتظار النداء من  
 الصادقين +

اذ جاءتنى بشارة من جناب السيد الاجل والعالم الخبير الابل مجد  
 امانة ومهدا الزمان ومسيح الدران **مؤلف البراهين** -

فجئت لا نظر حقيقة انما تفكرت انه هو الموعود بالحكم العدل وانه الذى  
 انتدبه الله لتعبد الدين فقال **ليتك يا الله العالمين** فيجود لله  
 شكر على هذه المنحة العظيمة - لك الحمد والشكر والنعمة يا ارحم الراحمين -  
 ثم اخبرت محبتا واستحسنيت بيعتا - حتى غمرته سرافته وغشيت مودته وصرفت  
 في حبه من الشغوفين غاشته على طارفي ونالدي - بل على نفسي اهدى والذي

واعزني الاقربين صبي قلبه علمه وعرفانه فشكر المراتح الى القيانه

ومن دة جداني اشرته على العلمين فشتت في مئة تشهير

يا ابو في مبدى المبدأين حافى الحمد لله العا

الى وهو خير المحسنين

وعرفت من تفهيم احمد احمد

فوالله من لا قيتا زادنى الهدى

وكم من عويعين مشكل غير واضح  
وما ان راينا مثله بطريق  
واكفرة قوم جهول ظالم  
وهذا على الاسلام احد المصائب  
ان في القوم ثمة يا مكفر ضايق  
نبتت هدى العرفان جهلا وبعده  
وان كنت تسمى اليوم في الارض مفسدا  
ولو قبل افكار تفكرت ساعة  
قصدت لترضى القوم من سوء نيته  
وما في يديك لتبعدن مقربا  
وقد كنت تقبل صدقا وكتبت  
الا انه قد فاق صدقا خواصكم  
اتكفروا غول البراءة مثيله  
وتعسنا لكم يا زمر شيخ مزور  
له كذب لسبب الشتم تنو  
اصل كثر من ضلالاتهم  
وما ان امر به فيه الفضيلة صيته  
بسمع رسالات لبغى مشايد  
وما كان له نغضيه وعدوفا

انا على فصرت منة مسهد  
وما ان راينا مثله قاتل العدا  
وكذب من كان فظا ومليدا  
يكفر من جاء السبب مؤيدا  
الا ان اهل الحق سموك مفيدا  
اخذت طريقا قد دعا لك الرد  
فخرق في يوم البشور من ودا  
لعمري هديت وما ابيت ندا  
وكان رضى الباري بتمه وكمدا  
الله البرايا قد دناه واحسدا  
فمثلك كفر ما رينا ضفندا  
ودا فاروس الصاكتين وارجدا  
اتلعن مقبولا يجب محمدا  
هلكتم وادداكم وعقا وفسدا  
شهر وبستقرى لشروا تمدا  
وباعد من حق مبين والجددا  
نعم في طريق المقدس ين تقريبا  
ويجلب الحق اليها ويرفدا  
وفي الله عاد بناء اذ ذم احدا



<p>فخذ يا الله راس كل معاند لتكون آيات كل مكذب ويا ط لب العرقان خذ ذيل نورة وفي الدين اسرار وسبل خفية</p>	<p>كاخذ لك من عادي وليا وشدا حريص على سبب مباحه تحدا ودع كل ذي قول بقول المهتدي يلاحظها بصريلا في اشدا</p>
---	--

وأخبر عونا ان الحمد كله  
لربهم بعث فينا محمدا

قد تممت لك القصا وقد جئنا ان نلحقها ببعض قصا بليغة فصيحة من كل املا ديبا لمفلح الياس  
محمد سعيد الشافعي الطرابلسي سدد الله تعالى قدرتها ودمج بها شيد ومرتشد المنشا اليها  
وهي الفرقة النصرانية ومن خالفها

<p>خضعت لرفعة مجدك العظماء ورنت اليك مع الوقار وملت ولاسد الامان من الزمان وما على قد خربت فضلا من الهالك فوقما وحويت علما ليس فيه مشارك يا من اذا انزل الوفود ببابه انت الذي وعد الرسول وحيدا انف الذي ابن حل جد في الملا هو بلي العبد قد رضى بك بلجاء طوبى ليقوم انت بيضتكم</p>	<p>وانك تحب ذيلها العلياء وتقاخرت بمدحك الشعراء من لا ذفيك من الزمان عناء قد حازه من قبلك الانباء لك في الانام وللا له عطاء اغناهم عما اليه جاوا وعده قد صحت الانباء ودعوت مراك حله الازواء اذ لا يخيب ومراحتاه ملاء وكذا العصر انت فيه ذكاء</p>
---	--

صوبتي لدارانت فيها قاطن  
 يا ايها الحبيب الاجل ومن به  
 اني لا رغبت ان امرى لا يسكن  
 يا واحد في ذاته وصفاته  
 وبك استقامت للعلا اركان  
 ايدت دين الحق يا علم الهدى  
 ورفعت للاسلام حصنا باذخا  
 ونكحت اهل الشرك حتى اصبحوا  
 وسللت سيف الشرعية بينهم  
 ما زلت تضرب فيهم حتى استوا  
 جاءني تنصرت عليك ما دروا  
 صالوا واصلوا ان يفوزوا الذي  
 وتفرقت اخرا بيه لما رءوا  
 ما ضرهم لو امنوا اذ جنتهم  
 هيهاكت ان يصلوا الى ما امنوا  
 بش الذي قصدوا اليه من الركب  
 ضلوا وقالوا ان عيسى لم يميت  
 قد مات عيسى مثل مودة امته  
 من كان ينكر ذا قلب سليم

فلقد سدت في سوح الزهراء  
 بركة المراد وتكشفت اخفرا  
 وجه اعلي من الجمال رداء  
 قد حققت بوجوه ذلك الاشياء  
 وتزينت بمقامك المجوزاء  
 وايدت طرق اطهرها الجبهلاء  
 تفنن الدهور وما يليه فناء  
 في غيهم قد مسهم اقواء  
 لما رءوا اكبرهم عبا  
 من وقع في كائنهم هباء  
 ان الاله عليك منه الواء  
 قصدوا اليه قصدهم اعماء  
 اسداه صورا كفه عضباء  
 بل كذبوك فخابت الآراء  
 حتى تلبس وتنبت الصمماء  
 وتنزلت بقلوبهم باساء  
 بل في السماء واين منه سوء  
 والموت حق ليس فيه خفاء  
 فيما اري والرب منه براء



ان كان عيسى ياتين بعيداً  
لا مرحبا بهم ولا اهلاً ولا  
كلاً ولا برحت صبا حامع  
قوم صبا انهم الذباب اذا عوت  
لا يقربون من الخلال عندهم  
والى الحرام شواخص ابصارهم  
يا ايها البحر الذى ما مثله  
بل ايها الغيث الذى اوائه  
حيالك ربي كلما هبت صبا

ذاق الحمام فهكذا القداماء  
سهلاً ولا حيلة لهم الغبراء  
مر الدهور تغذهم حصبة  
فاستخوزت بها اكلب ورعاء  
ان الحلال طريقة شنعاء  
ان الحرام لمن يرمه غذاء  
بحر ما كجبيله احصاء  
فعلت بما لا تفعل الا نواء  
نجد وما قد غنت الورقاء

او ما تزينم في مدحى منشد  
خضعت لرفعة مجدك العطاء

المحمدي الشيك  
السيد سعيد

# ولله الحمد

حمد غزير صادق الاذعان  
فرد كثير البقو والاحسان  
اذ قد ابيرت دولتنا الصليان  
في الحرب اذ يعدو بجند سنان

للرب داعم الغفران  
منشئ الانام ومنزل الفرقان  
من وقع شههم حاذق الطعان  
على المنون وموقد النيران

كالليث صادف عذبا الضيعة  
اسد هزير ثابت الجذان  
بتل الشكوك يقاوع ابرهات  
حبرامد موائل العرفان  
ردع الخصوم بقذرة المنان  
يا ايها المولى العظيم الشان  
اذ كنت علما فخر كل زمان  
فانعم ودم بالعز والامان

ولد رحمه الله تعالى متغزلا وممتر حلينا بالمشار اليه

الا لا ارسى من احب بعيني  
يا لقومي ويا لصعي الحقوني  
من يحاظر اشقات بقلبه  
وخدود ابيع الشقيق عليها  
ظبية من قاديان سبقتي  
حبذا قدها اذا يمت مشي  
ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم  
كلا وسست في الجنان براض  
ولقد ارا في بعد ما كنت ليثا  
برهب الاحس المدرج صولتي

في يوم مخصصة على اسوان  
لم يكثر بكثرة الفرسان  
ودلا مثل قوت بها العبدان  
واسم اجسر هاعلى الظهران  
يدعون ويلا تكسر الاخ قان  
هيها ت عينان ترى لك شان  
ولقد تناقل فضلك الشقدان  
ما هن ريج ميد الاغصان

وعروى اراة بكرة واصيلا  
وادركوني فقد غررت قتيلا  
اسهما عنه لا ترى غي بلا  
ورضاب مزج زنجبلا  
اذ رنت رنوة وطر فاكحيدا  
كتثنه الغصون دنت تدبلا  
في حلاها ارك لها تمشيدا  
بسواها ان اراها بدبلا  
مصملا عمتها خف شلبيلا  
وبعيني يرى اعز يز دليلا



تسحب النملات يا فديتك جبي  
غيراني وان جنت غراما  
فعمى الهما الذي اليه المطايا  
خير عبد يراه اشرف قوم

وابن آوى يدعوك العويلا  
في هواها لا صبرن جميللا  
قد تخطت ثلاثا وسهولا  
من لعيسى المسيح اصح مثيلا



ان يراني ويكشف ما بي  
عن قبيل اذى الرجيلا



وقال رحمه الله تعالى على هذا الكفار المليك وما للحبنا

الافدس نفع الله  
المسلمين

كتاب حكم زهر الربيع نضارة  
يقنع الاديب فكاهة ومسرة  
قد صارت الخبر الذي انواره  
خله دسر القاديان فانها  
بلد بها غيث المواقيد هم  
فكانت ما هي ايليا عراذ حوت  
قرم تقاصر عن ثناء خصاله  
يجر تلافهم بالمعارف موجه

وحوى من انتظم البديع طرو  
عن ان يكون له الحبيب جليسا  
تدع الليال اذا دجيت شموشا  
كالشام حيث اقام فيها عيسى  
وتقدس ارجائها تقديسا  
جبل احباه ربه الناموسا  
قوة الزمان ولا ترى تدليسا  
شهم علار تبك لكمال عروسا

وَقَالَ مُظْكَرٌ عَلَيْهِ اَيْضًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين -  
 اما بعد - فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة النبيان - واجلت  
 قراح فكري في حديقة بستان الازهار - عن الجمالة التي ابتكرها  
 نتيجة افكار الزمان - محطد جبال العرفان - نابغة دهره - وسبحان  
 قطره - سيدنا ومرشدنا ميسع الزمان - مركز العز والامان - الشيخ  
 العالم العلامة - الحبر الفاضل الجليل الفهم - سمي من انزل عليه  
 الفرقان - سيد ولد عدنان - علي الصلوة والسلام - احمد الفعال و  
 النخصال - ادام الله عليه سوانح الاجلال - ومنابع الافضال ولا زال  
 مرفوع الجناح مقبل الاعتاب فوجدتها القدر المعلى والدرة الميتمه  
 والروضه الارضيه والحريقه المنيرة ~~ببر كيفة~~ وموجدها جبريل اليب  
 بالانامل وعجز ليس له من ساحل فكانما فلاح غنمه بقولي اذ كان به احرى  
 وبسره ادرى

هيئات يوجد في الزمان نظيره  
 بالله رب الرافضات الى امتنا

ولقد حلفت بالله لا يوجد  
 والقائمين ظلامهم منهجوا

فله دره ولا فض فوه ولا عديمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالع ينابه اوده

تست



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي طبع شمس الهداية في قلوب اهل العرفان واطمع نفوس  
 اهل النواية في وود منهل العفوان - وابتغى ينابيع المكارم ليرد على نلالها كل ظلمة -  
 ورفيع منابر التقدير في التحسين وخفض اعلام البهتان - والصلوة والسلام على  
 سيد ولد عدنان سيد نبينا محمد الذي اتى بالبيان على الله وامن به وازواجه  
 وكل وقت واولاد - اما بعد فيقول اسير خنيه وفقير عفوري به المنار محمد الطريفي  
 الشامي الشهير بجميدان - انني لما دخلت الهند بلدة قاديان - واجتمعت بحزبها  
 بل وجبر جميع البلدان مولادا وسيد الشيخ ميرزا غلام احمد صاحب الوقت  
 ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب في اذكار اذما المنة استلمته واني  
 اراه قد انتفى الحج لا زعاج الخالقين والحق المخاصمين ذوالعوج اعطى كل ذي سهم  
 سهمه وما لخطاء سهمه يدعو الضالين الى الصلاح وما يدع نكتت من لوازم  
 الفلاح وجب على المسلمين اطاعت امره وقد اشرب قلمي انه  
 من الضاد قين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجهرهم ويعلم ما  
 في السموات والارضين واخر دعوانا  
 ان الحمد لله رب العلمين



## رواية غريبة

اعلموا اني قمت في فجر الليل على العادة لصلوة الفجر ثم بعد اذ اتممت غلظت عيني بالنوم فرأيت كأن  
 مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاما كثيرا فاخراد دعا اليه جماعة غفيرا من الخلق من بلاد مختلفة  
 عربا وعجماء ثم بسط سفرار وموائد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة عشرة انا معهم  
 في اخرهم فاكلوا دقا من اذيقيت منفردا اندخلت الخجل وقمت غير شبع ففطرت عن يميني  
 مكانا عملوا من الرق نصرت اغتبت منه حتى اكتفيت ثم انتهيت انتهى الناس الى امكان  
 المذكور وقد فرشوا انواع الفطر النفيسة فجلسوا يجيبونهم وفيهم العلماء والامراء وغيرهم  
 فقام رجل منهم يعظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكأنه نسب الى الاولياء فقال  
 احداهل المحفل لعز الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل بالعلم تكذب اولياء الله  
 وجرى ذلك امام الجوهري فنبه رجل منهم فغضبت عليه وقلت انتم امام الدنيا في اللغة  
 العربية ولا تخاف من الله تعالى ورايت كان المذكور رايا الله تعالى قد اخذ بيدي رسولك في منفر  
 طريقا مستقيما محفوفا بالازهار والاشجار وقال لي اني قد اردت ان اقامت انا في الشام اذ في  
 امر فسمارايك هذا فقلت له ان رأيي ان تقيم في الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمين  
 وبها تساهل وتبني لك بيتا وتتخذ بيتا نارا وارضنا وان اقمتم معي في مكان نجيب ذكرت لكم انه  
 احسن واتكفل اليك جميع فلك فقال لي ان شاء الله انخل ما اشرت به ورايت كان قد جرى بيني وبين  
 القامة صهر البهجة والحمية في ثياب رثة وهياة قبيحة كأنه يرا دقله ثم هبت من رقتي متجها  
 من ذلك واظنه خيرا واقبالا للمذكور وامننا له من ان يشك النعمان هذا ما رايت من غير

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

محمد الشامي  
 السيد سعيد



# انتماء الحجة على الملوك من العلماء المشايخ كلهم اجمعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت انكم ايها الاخوان كفرة قومي وكذبة قومي وحسن  
مفتريا وفاضلتموني حتى نثرت الكناثن وتبين الحق وظهر الامر الكاين لكم ما اريدت زعازعكم وما  
اخذتكم هيبته الحق بل جزتم من الفصد جدا وحسبتم الحق شيئا اداو كنتم على قولكم من المسترين  
فلما اذيتهم في امري وصبرتم قوين للناس وبغي الوسوس توحيث ما يحسن انكاركم ونظنت لما  
يظن من استنكاركم فنصفت كتابا قد حسن ترتيبها وصفق فوج تعاجيبها وجمعت على التحقيق صفا  
الدردسكرا الحق وقنوع العقيق وكان فيها ازعاج اوهاهم المتوهمين سواعج نفعات الشياطين  
واصلاح نزوات المفسدين وبيان اعنات الباعين ومعانات الطافين ومعاداة العادين وحل  
المتالين وسطوة المايزين وكيد الكائدين - مع كثير من الدلائل والبراهين - وكانت اسمائها فتح  
الاسلام وتوضيح المرام وازالة الادهام وبراءة كالات الاسلام ولكنكم ما رايتم وتعاميتم وكفرتم داعي  
الله وعصيتم وكنتم قوما عادين - واصبرتم على انكاركم حتى انتهت امركم الى كفير المسلمين ولغير المؤمنين  
وكذبتهم اسرار الرعيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقة وكنتم تقنقون على مرتاحين -  
وكمن دلو ادليتهم الى انها ركم لعلي احد قطرة من علمكم واخباركم ركنها لم ترجع بيلة ولي عجب  
نفع غلة وما زادني شئ منكم غير يا س قنوط ودرهمين - فاسترجعت على انقراض العلم وروسة  
واقول الثمار لا وشروسه وذرقت هيناي على حال قوم فيه ثلاث العلماء الذين هم معروفون بالعظم  
والمعذون من اسر اللذين - ومع ذلك وجدت كل واحد منكم سادرا في غلوانه وسادرا في  
خيالنه ومفارقا من ارجاء حجابنه ومن اكابر المفسدين فلما انشرت جلباب خضركم واما طحت جلباب  
النفس خضركم فموتوا نرتيج دفركم - فهت ان البهم لا ياخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصع كما لا  
ينفع المترحين - فتاوهت اهل السكوان وعيناي هملان ودعوت الله اياها سجدا وقيا ما دخرت  
امام حضرة واستطرحتم بين يديه ستيغيا اليه اذ يال دسيلة - ورفعت صرخي كعقيرة المتألمين -  
فري الله برحائي واعتدا اعدائي وقلتم اخلائي وبشرني بفتوحات وايات وكرامات  
من علي بتايد الميامين فمها ما وعدني ربي في عشرين الايام - انهم كانوا يكذبون بايات الله وكانوا  
يهاكمزون ويكفرون بالله ورسوله وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله انما نحن  
ذقوا لا نتقبل اية حتى يرينا الله ايتي في انفسنا واننا لا نؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسا وما الايمان وانما الكافر



فدعوتني بالتصريح والابتناء الى وسادة اليه ايدي السوال في الهوى ربي وقال ساكنهم اية من انفسهم  
واخبرني فقال انني ساجد شاكرا لله في كل يوم فاجابني فقال انما يجعل ثيبته وموت بعلمها وابوها الى  
سنة من يوم الكناح ثم نودها اليك بعد موتها ولا يكون احدهما من العاصين وقال انا ارادها اليك بعد  
كلمات الله ان ربك فعال لما يريد فقد ظهر احد من رسله وما ابرها رقت من عود فكونوا الوعد الاخر من المتقين  
فما لمواني هذا انا من المتقدين انظر الى المصباح المتقد هل هو فعل الله تعالى اركبنا انفتحين - وهل عيون  
يستجيب الله دعاء ملجود كافر كما يستجيب دعاء المتقين - وكيف يخفى امر رجل يميت الله كاجل عزاء واجبر  
رجلين ويجعل في انبياءه فيصيح الصائدين ان الله لا يظهر على طيبة احد الا من اتقى من رسله الذي ارسله  
لاصلاح الخلق في ربي الانبياء والمحدثين - ومنها ما اودع في ربي واستجاب دعائي في سجن مفسد عدو الله  
ورسوله ليكلهم الفشار في راخبرني انه من الله لكن الله كان يستجب الله في شانه بكلمات  
فدعوت عليه فبشرني ربي بموته في ست سنة ان في ذلك كايته للطالبين -

ومنها ما اودع في ربي اذ جادلني رجل من المتصممين الذي اسبه عبد الله فتم خبره في انه كان اراد  
ان يشتد جبارا ليرحل على دين النصارى ويوارى سوته فصال على الاسلام وكان من المتشددين - وبما جئت  
في حلقة منقصة بالانام مخضعة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين - ففتيت اليه دعاء  
وابشدة من معارف بيا في وجعلته من المفهمين -

فما وجسم من قلة الحيا بعد كائن في جهالة ويسد في الغلواء واستدت اليها  
الى نصف الشهر وكنا نغزو اليه بعد صلوة الفجر نرجع في وقت العجوة عند اشتداد حر الظهيرة  
وتركنا الاستراحة كالمجاهدين - فبينما انا في فكر لا اجل فطرا لاسلام وانحازم اليك فاذ البشرى  
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم خاتمة البحث فاستيقظت فكنيت من المطمئنين  
ثم جئت واجتمعت للحلقة وحضر الحاضرون وراحت الذاكرة والافلام فما لبثت ان قدت دابة  
من كرايا الخبرت من ربي لا راي املية في الكتاب شعاع تحت من راغرتي وحسبت ذلك البحث الفصل في  
وحسبت ذلك البناء نهمة من نعام ربي العالين - فتفكر وانا في الله ولا تعجلوا في تكفيرى ولا تسبوا ربه فقد  
واكنتم في شاكرا فافظروا هذا الانباء المذكورة فانا معكم كصدق وكذبي لان له تتهوا انقذت من عليم حجة  
وحجتي ولن تغروني شيئا مستسلمون عذرا لك يوم الدين وان توبوا فاقوا الله لا يضيع الجحش من

الحمد لله

وروي عن بعض السلفاء انهم كانوا يمشون في الصحراء وهم يقولون سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم  
في كل يوم سبعين مرة وكانوا يقولون سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم في كل يوم سبعين مرة  
فكانوا يقولون سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم في كل يوم سبعين مرة